احادیث صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) سے
منتخب شدہ مثالوں اور مسائل ونصائح پر مشتمل کتاب

امثال الحدیث

مؤلف
مُفتی محمد کریم خان

ھجویری بُک شاپ گنج بخش روڈ لاہور

امثال الحدیث

مفتی محمد کریم خان
Ph.D (سکالر) وایم فل علومِ اسلامیہ

ہجویری بک شاپ، گنج بخش روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ----- امثال الحدیث

تصنیف ----- مفتی محمد کریم خان

نظرثانی ----- علامہ محمد طاہر

بار اول ----- ۱۴۳۴ھ/2013ء

صفحات ----- ۲۷۲

تعداد ----- ۱۱۰۰

کمپوزنگ ----- عزیز کمپوزنگ سنٹر لاہور 0344-4996495

باہتمام ----- الحاج ملک علی محمد

ناشر ----- ہجویری بک شاپ، گنج بخش روڈ لاہور

قیمت ----- روپے

ملنے کے پتے

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆ منہاج القرآن سی ڈی سنٹر دربار مارکیٹ لاہور

☆ روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ دربار مارکیٹ لاہور

☆ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کر رہے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں

انتساب

ملت اسلامیہ کے ان محدثین کی طرف جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کر کے امت محمدیہ ﷺ کے لیے حدیث نبوی ﷺ کا عظیم سرمایہ محفوظ کیا، اوران علماء کی طرف جنہوں نے عصرِ حاضر میں مسلمانان عالم میں علمی، فکری، دینی اور نظریاتی شعور کو بیدار کیا۔

فہرست مشمولات

عنوانات	صفحہ نمبر

کلماتِ تحسین

مفتی محمد حسیب قادری

ناظم اعلیٰ: المرکز الاسلامی، شادباغ // خطیب: جامعہ نعیمیہ، لاہور

الحمدلله الرحمان والصلوة والسلام علی سیدالانس والجان

اللہ جل قدوس اور اس کے محبوب مکرم شفیع معظم رحمت دو عالم ﷺ نے قرآن وسنت میں ہدایت اور راہنمائی عطا فرمانے کے مختلف ذرائع اور انداز اختیار فرمائے ہیں، جس میں ایک طریقہ امثلہ کے ذریعے مخاطب کو بات سمجھانا ہے اور انداز کلام میں یہ ایک بلیغ انداز ہے جس میں مثال کے ذریعے غیر واضح حقیقت کو متکلم مخاطب کے فہم وشعور میں اجاگر کرنے یا قریب تر لانے کے لیے اسے کسی محسوس واضح چیز سے تشبیہ دیتا ہے، اسی لیے قرآن عزیز میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْن (حشر ۵۹:۲۱)

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر کریں۔

کتاب اللہ کی طرح ذخیرہ حدیث میں بھی ہمیں متعدد ارشادات مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ملتے ہیں جس میں ہادی برحق رسول صادق ﷺ نے مثالوں کے ذریعے بہت سی باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔

نبی محتشم ﷺ نے مؤمن اور منافق کی تلاوت کا فرق ایک مثال سے بیان فرمایا: **مثل المؤمن الذی یقرء القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لایقرأ القرآن مثل التمرة لاریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی لایقرأ القرآن کمثل الحنظلة لیس لها ریح وطعمها مر۔** (بخاری، رقم ۵۰۲۰)

اس مؤمن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اترجہ (ترنج) میوہ کی طرح ہے، جس کی خوشبو پاکیزہ اور ذائقہ عمدہ ہوتا ہے۔ اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو تو نہیں ہوتی البتہ ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا حنظل (اندرائن) کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

مفسرین کرام اور محدثین عظام نے ہر دور میں امثال القرآن اور امثال الحدیث کے عنوان سے قرآن وحدیث میں مذکور امثلہ پر قلم اٹھایا ہے اور اپنے انداز میں اپنے ذوق کے مطابق ان کے مختلف علمی، فکری پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی سعی جمیل کرنے کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ امثال الحدیث کے موضوع پر برادر مکرم مفتی محمد کریم خان صاحب زید مجدہ کی یہ کاوش انتہائی اہم اور عمدہ ہے، جس میں کتب حدیث میں سے صحاح ستہ کی وہ احادیث جو عقائد، عبادات، اخلاق وفضائل اور دیگر موضوعات پر امثلہ پر مشتمل ہیں انہیں زیر بحث لایا گیا ہے۔ فرمودات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کرنا اگرچہ خود ایک عظیم واہم کام ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ اس سے عبرتوں اور نصیحتوں کو اخذ کرنا مزید اہمیت کا حامل ہے۔ مفتی صاحب چونکہ قدیم وجدید علم وفنون کے فاضل ہیں، بالخصوص جدید تحقیق کے اسالیب اور مناہج سے بخوبی واقف ہیں اور ایم فل، پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالہ جات تحریر کر چکے ہیں، اس لیے مولانا موصوف کی یہ کتاب علم حدیث میں علماء اہلسنت کی تصانیف میں ایک معتد بہ اضافہ ہے۔

کتاب میں امثال الحدیث پر مشتمل صحاح ستہ کی کتب حدیث سے روایات کو جمع کرنے کے ساتھ ساتھ مسند احمد بن حنبل، سنن بیہقی، سنن دارمی اور مصنف عبدالرزاق سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کے جدید اسلوب کے مطابق تخریج احادیث کی گئی ہے۔ سنن اربعہ کی اسناد پر جرح وتعدیل کی گئی ہے۔ جرح وتعدیل میں راویوں کے طبقات کا ذکر بھی موجود ہے۔ احادیث سے مستنبط عبرتوں اور نصیحتوں کو کتب شروحات احادیث سے استفادہ کر کے مدلل باحوالہ ذکر کیا گیا ہے۔ عصر حاضر میں اس کے اطلاقی پہلو پر گفتگو کی گئی ہے۔ الغرض اردو زبان میں اس موضوع پر مفتی صاحب کی یہ کتاب علم حدیث کے اساتذہ، علماء، طلباء اور عام مسلمانوں کے لیے انتہائی مفید ہے۔

بندہ عاجز ذاتِ علام الغیوب کی بارگاہ میں دعا گو ہے کہ احکم الحاکمین اس کتاب کو علم نافع کا عظیم سرمایہ بنائے، مصنف اور ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے، اس کے علمی نفع کو تا قیامِ قیامت جاری فرمائے۔ ہم سب کو قرآن وسنت کا فہم، قرآن وسنت کی محبت اور ان پر عمل کی توفیق رفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مقدمہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا، مسلمان بنایا، اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا اور اسلام جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔

اور بے انتہا درود وسلام ہو، اس کے محبوب مکرم رسول معظم ﷺ پر کہ جنہوں نے اپنی ساری زندگی، ہم جیسے گناہگاروں کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے گذاری، اور جب بھی کوئی اہم موقع آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایات ونوازشات ہونے لگیں، تو اس غمخوار اور سراپا رحمت ہستی نے یہ دعا ضرور کی: یا اللہ میری اُمت کو بخش دے۔

حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنی تمام عمر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنے اُمتیوں کی ہدایت وراہنمائی فرماتے ہوئی گذاری اور جب اس دنیا سے وصال فرمایا تو بھی امت کو ہدایت و راہنمائی کے دو سرچشمے عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما:
کتاب اللہ وسنۃ نبیہ"(۱)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں ہیں) اللہ کی کتاب اور سنتِ نبی ﷺ یعنی حدیث،،

قرآن اور حدیث دو ایسے مجموعے ہیں جن سے مسلمانوں کو اپنی تعلیمی، معاشرتی، سیاسی، معاشی اور مذہبی غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہر طرح کی معلومات ملتی ہیں۔ قرآن اور حدیث کئی طریقوں سے ہمیں ہدایات اور راہنمائی فراہم کرتے ہیں، جن میں سے ایک طریقہ ہدایت کی بات بذریعہ مثالیں ہمارے ذہن نشین کرانا بھی ہے۔ چنانچہ قرآن وحدیث دونوں میں توحید، رسالت، عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور دیگر موضوعات کے بارے میں سابقہ انبیاءِ کرام علیہم السلام اور گذشتہ اقوام کی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ تا کہ یہ ہمارے لیے ہدایت کا باعث بنیں اور ہم ان

۱۔i۔ موطا امام مالک، رقم الحدیث ۱۵۹۴ ii۔ مستدرک امام حاکم، رقم الحدیث ۳۱۹

سے عبرت حاصل کریں، یہ طریقہ یعنی مثالوں کے ذریعے سے کوئی بات لوگوں کو سمجھانا، ایسا طریقہ ہے جسے ہر زمانے، ہر علاقے اور ہر زبان کے عقلاء اور فلاسفہ استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ آپ کو کوئی ایسی زبان نہ ملے گی جس میں مثالیں موجود نہ ہوں۔ چنانچہ جیسے:

اردو میں: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

فارسی میں: مال مفت دل بے رحم

انگریزی میں: PAY BACK IN THE SAME COIN

اسی طرح عربی میں بھی بہت ساری مثالیں بیان ہوئی ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے:

○المرء یقیس علی نفسہ ○الناس اعداء لماجھلوا

چنانچہ اسی رواج کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث میں بھی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ جن کا مقصود صرف مثالیں بیان کر دینا نہیں ہے بلکہ ان مثالوں کے ذریعے درس عبرت دینا، اور لوگوں کو پند ونصائح کرنا ہے۔

مثال کا مقصد

مثال بیان کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی غیر واضح اور غیر محسوس حقیقت کو مخاطب کے فہم سے قریب تر لانے کیلئے کسی ایسی چیز سے تشبیہ دی جائے جو واضح اور محسوس ہو، دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ جو چیز عام نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے مثال کے ذریعے سے گویا اس کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں یہ طرز بیان بڑی کثرت کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے کیونکہ جن حقائق سے یہ دونوں آگاہ کرنا چاہتے ہیں، زیادہ تر غیر مرئی وغیر محسوس ہیں۔ اس لیے تمثیلات کا مضمون بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں تدبر کرنا قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے، قرآن مجید میں ہے:

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ۔ (۲)

ترجمہ: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔

۲۔ الحشر ۵۹:۲۱

قرآن مجید نے بہت ساری باتیں ہمیں مثالوں کے ذریعہ سمجھائی ہیں، جیسا کہ قرآن مجید مؤمن کی مثال بیان فرماتا ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ٥ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ۔ (۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کے جیسی فرمائی، جس کی جڑ قائم ہو اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کی نصیحت کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے۔

قرآن مجید کی اتباع میں نبی کریم ﷺ نے بہت ساری باتیں مثالیں دے کر سمجھائی ہیں، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں منافق کی مثال بیان ہوئی ہے:

مثل المنافق کمثل الشآة العائرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرة والی هذه مرة۔ (۴)

ترجمہ: منافق کی مثال اس بکری کی طرح جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس ریوڑ میں اور کبھی اس ریوڑ میں۔

اسی طرح کتب احادیث میں بے شمار باتیں مثالیں دے کر سمجھائی گئی ہیں۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ احادیث میں جو باتیں سمجھائی گئی ہیں، ان کو عام کیا جائے، لوگوں تک پہنچایا جائے اور ان سے حاصل ہونے والی عبرتیں، نصیحتیں اور مسائل کو بیان کیا جائے تاکہ لوگ ان سے استفادہ کرسکیں۔

چونکہ امثال القرآن پر تو پہلے کافی کام ہو چکا ہے لیکن امثال الحدیث ایک ایسا موضوع ہے جس پر کام بہت کم ہے۔ اس موضوع سے متعلق جو مواد ہے وہ بڑی بڑی کتب میں پھیلا ہوا ہے، جن تک عام لوگوں کی رسائی بہت مشکل کام ہے۔ چونکہ یہ مواد بڑی بڑی ضخیم کتب میں پھیلا ہوا ہے اور ان تمام کتب میں موجودہ مثالوں کا تجزیہ کرنا اور ان سے مستنبط مسائل

۳۔ ابراہیم ۱۴: ۲۴-۲۵ ۴۔ مسلم، رقم ۷۰۴۳

ونصائح کا احاطہ کرنا، یہ ایک وسیع موضوع ہے اور اس کیلئے کئی دفتر درکار ہیں۔ اس لیے اس مقالہ میں کتب احادیث صحاح ستہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) سے امثال الحدیث کا انتخاب کیا گیا ہے تا کہ ممکنہ حد تک ان کتب میں موجود مثالوں کا احاطہ ہو سکے۔ اور جو مثالیں ان کتب میں بیان ہوئی ہیں، اور ان سے حاصل ہونے والی عبرتیں اور نصیحتیں ایک کتابی شکل میں جمع ہو جائیں تا کہ لوگ آسانی کے ساتھ ان مثالوں سے مستفید ہو سکیں۔ اس مقالہ کو سات مراحل میں مکمل کیا گیا ہے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ مواد کا جمع کرنا

سب سے پہلے کتب احادیث صحاح ستہ سے موضوع سے متعلق احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

۲۔ تخریج

اس مرحلہ میں جمع شدہ احادیث کی دوسری کتب احادیث سے تخریج کی گئی ہے۔ تخریج میں کتب صحاح ستہ کے علاوہ مسند امام احمد بن حنبل، سنن بیہقی، سنن دارمی اور مصنف عبدالرزاق سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۳۔ نقدِ سند

اس مرحلہ میں سنن اربعہ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) کی احادیث کی اسناد پر بحث کی گئی ہے اور راویوں پر جرح وتعدیل کے اعتبار سے حکم لگایا گیا ہے۔ (صحیحین بخاری ومسلم کی احادیث کی اسناد پر ان کی ثقاہت کی وجہ سے بحث نہیں کی گئی۔)

۴۔ غریب احادیث

اس مرحلہ میں وہ احادیث جن پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے غریب کا حکم لگایا ہے، ان احادیث کی دوسری اسناد سے تخریج کی گئی ہے اور ان احادیث سے غرابت کا حکم رفع کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

۵۔ترجمہ

اس مرحلہ میں جمع شدہ تمام احادیث کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۶۔عبر ونصائح

اس مرحلے میں تمام احادیث سے مستنبط عبر ونصائح کو ذکر کیا گیا ہے۔عبر ونصائح کے لیے کتب احادیث صحاح ستہ کی عربی اور اردو شرح سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۷۔متفرق امور

آخری مرحلہ میں مقدمہ، خلاصہ بحث،فہرست آیات واحادیث،فہرست مصطلحات فہرست مصادر ومراجع اور دوسرے ضروری امور کی تکمیل کی گئی ہے۔

ابواب بندی

اس مقالہ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور پھر ہر باب کی مختلف فصول کی گئی ہیں اس طرح پہلے،تیسرے اور چوتھے باب کی تین تین فصل ہیں،دوسرے باب کی پانچ فصول ہیں اور پانچواں باب متفرقات پر مشتمل ہے۔ابواب کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

باب اول

اس باب میں حدیث،مثل،عبر اور نصائح کا لغوی واصطلاحی مفہوم بیان کرنے کے ساتھ ساتھ موضوع کی اہمیت اور امثال القرآن اور امثال الحدیث کے باہمی ربط وتعلق کا بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم

اس باب میں عقائد (اللہ تعالیٰ،انبیاء کرام علیہم السلام،ایمان،کفر اور دیگر عقائد) سے متعلق امثال الحدیث،حاصل شدہ عبرتیں،نصیحتیں اور مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

باب سوم

اس باب میں عبادات (مالی،بدنی،لسانی) سے متعلق،امثال الحدیث اور عبر ونصائح

بیان کی گئی ہیں۔

باب چہارم

اس باب میں اخلاق وفضائل (دعوت دین، معاشرتی اخلاقیات، فضائل) سے متعلق امثال الحدیث اور عبر ونصائح بیان کی گئی ہیں۔

باب پنجم

اس باب میں متفرق امثال الحدیث اور ان سے مستنبط عبر ونصائح بیان کی گئی ہیں۔

خلاصہ بحث

ابواب کے آخر میں پورے مقالہ کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

اشاریہ

اس عنوان کے تحت فہرست آیات، فہرست احادیث، فہرست مصطلحات ذکر کی گئی ہیں۔

مصادر ومراجع

مقالہ کے آخر میں فہرست مصادر ومراجع ذکر کی گئی ہے۔

ضروری وضاحت

۱۔ مقالہ کے ابواب وفصول میں احادیث حسب ذیل ترتیب پر ذکر کی گئی ہیں۔

۱۔ صحیح بخاری ۲۔ صحیح مسلم ۳۔ سنن ترمذی

۴۔ سنن ابوداؤد ۵۔ سنن نسائی ۶۔ سنن ابن ماجہ

۲۔ مقالہ میں احادیث کو مسلسل نمبر کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

۳۔ نقد اسناد میں علامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

بخاری کے لیے	خ	مسلم کے لیے	م
ترمذی کے لیے	ت	نسائی کے لیے	س
ابن ماجہ کے لیے	ق	صحاح ستہ کے لیے	۶
صحیح بخاری ومسلم کے لیے	۲	سنن اربعہ کے لیے	۴

بخاری فی ادب المفرد کیلئے بخ

۵۔ نقد سند میں وہ احادیث جن کا حوالہ پہلے موجود ہے ان کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ البتہ اگر مذکورہ حوالہ کے علاوہ سند ذکر کی گئی ہے تو اس کے ساتھ صرف حدیث نمبر قوسین ( ) میں لکھ دیا گیا ہے۔

۶۔ راوی کے نام کے بعد قوسین ( ) میں تاریخ وفات دی گی ہے۔

۷۔ طبقات

اصحاب جرح وتعدیل نے راویوں کے طبقات مختلف بیان کیے ہیں لیکن اس مقالہ میں جہاں بھی طبقات کا ذکر ہوگا، اس سے مراد وہ طبقات ہیں، جو علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنے تصنیف ''تقریب التہذیب'' کے مقدمہ میں ذکر کیے ہیں۔ انہوں نے راویوں کے بارہ طبقات لکھے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا طبقہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

دوسرا طبقہ: کبار تابعین جیسے ابن مسیب

تیسرا طبقہ: تابعین کا طبقہ وسطیٰ جیسے امام حسن وابن سیرین

چوتھا طبقہ: وہ طبقہ جو کبار تابعین سے روایت کرتا ہے جیسے امام زہری وقتادہ

پانچواں طبقہ: تابعین کا طبقہ صغار، جنہوں نے ایک یا دو کی زیارت کی لیکن ان کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع ثابت نہیں جیسے امام اعمش۔

چھٹا طبقہ: تابعین کے طبقہ صغار کے معاصرین، جن کی ملاقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہ ہو، جیسے امام ابن جریج

ساتواں طبقہ: کبار تبع تابعین جیسے امام مالک وسفیان ثوری

آٹھواں طبقہ: تبع تابعین کا طبقہ وسطیٰ جیسے ابن عیینہ وابن علیہ

نواں طبقہ: تبع تابعین کا طبقہ صغار جیسے یزید بن ہارون، امام شافعی، ابوداؤد الطیالسی اور امام عبدالرزاق

دسواں طبقہ: ایسے کبار محدثین جو تبع تابعین سے روایات نقل کرتے ہیں اور ان کی

ملاقات تابعین سے نہ ہوئی ہو جیسے امام احمد بن حنبل

گیارہواں طبقہ: تبع تابعین سے روایت کرنے والے محدثین وسطیٰ جیسے امام ذہلی وامام بخاری

بارہوں طبقہ: تبع تابعین سے روایت کرنے والے محدثین صغار جیسے امام ترمذی

اس مقالہ کے تحریر کرنے میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ متعلقہ موضوع کو عام فہم انداز میں بیان کرتے ہوئے عالمانہ بحث کی جائے اور امثال الحدیث سے مستنبط عبر ونصائح اور مسائل کا ممکنہ حد تک احاطہ کیا جائے تا کہ یہ کتاب لوگوں کیلئے زیادہ سے زیادہ نفع رسائی کا سبب بنے اور اس سے مستنبط عبرتوں، نصیحتوں اور مسائل کا عصر حاضر میں اطلاق کیا جا سکے۔

اس مقالہ میں کتب احادیث صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) سے امثال الحدیث کا انتخاب کیا ہے تا کہ ممکنہ حد تک ان کتب میں موجود مثالوں کا احاطہ ہو سکے، اور جو مثالیں ان کتب میں بیان ہوئیں ہیں ان سے حاصل ہونے والے مسائل اور نصیحتیں ایک کتابی شکل میں جمع ہو جائیں تا کہ لوگ آسانی کے ساتھ ان مثالوں سے مستفید ہو سکیں۔

آخر میں میں نہایت شکر گزار ہوں اپنے تمام اساتذہ کرام اور خاص طور پر اپنے شفیق اور مہربان استاذ محترم اور نگران مقالہ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی (پروفیسر ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب) اور مفتی عبدالعلیم سیالوی (شیخ الحدیث والفقہ جامعہ نعیمیہ، لاہور) کا، کہ جن کی خصوصی تربیت وشفقت اور توجہ نے مجھے علمی، فکری، ذہنی اور قلبی جلاء بخشی۔ اور قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح میں اپنے تمام مخلص دوستوں اور خصوصی طور پر محمد حسیب اور محمد حماد انور کا بھی ممنون ہوں، جنہوں نے اس مقالہ کے تحریر کرنے میں میرے ساتھ مخلصانہ تعاون فرمایا۔

اس مقالہ کو کتابی شکل دینے میں علامہ محمد طاہر نے خصوصی تعاون کیا اور مقالہ کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور نظر ثانی بڑی عرق ریزی سے کی، میں ان کا مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ اور اس مقالہ کی اشاعت کے لیے برادرم مخدوم طارق حیدر نے مخلصانہ مشورے بھی دیے اور اشاعتی مراحل بھی خود ہی سرانجام دیے۔

تقریب التہذیب، مقدمہ، ص ۲۸

میں جناب مخدوم طارق حیدر کا خصوصی معاونت پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آخر میں ملک محمد اعجاز تبسم صاحب (مالک ہجویری بک شاپ) کا خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے اس مقالہ کی اشاعت کے لیے مالی و اشاعتی انتظامات کیے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے دنیا و آخرت کی وافر نعمتیں عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آقا کریم ﷺ کے توسل سے میری اس کوشش کو قبول فرمائے، اس کا نفع دائمی فرمائے اور میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین

مفتی محمد کریم خان عفی عنہ

اچھرہ، لاہور

۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ بمطابق ۲۴ مارچ ۲۰۱۳ء

رابطہ نمبر: 0321-4268967

باب اول

معنٰی ومفہوم اور ضرورت واہمیت

فصل اول

حدیث، مثال، عبر اور نصائح کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفاہیم

فصل دوم

امثال الحدیث کی ضرورت واہمیت

فصل سوم

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا باہمی ربط و تعلق

فصل اوّل

حدیث، مثال، عبر اور نصائح کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفاہیم

حدیث کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ و مفہوم

لغوی معنیٰ

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور مؤنث کے طور پر استعمال ہوتا ہے یہ لفظ قدیم کی ضد ہے اور واحد کا صیغہ ہے، اس کی جمع کیلئے حداث، حدثاء، احادیث، حدثان، کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ لفظ درج ذیل معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

بات، نئی چیز، بیان، ذکر، قصہ، کہانی، تاریخ، خبر، جدید، نیا، داستان، افسانہ۔(۱)

اصطلاحی معنیٰ

اصطلاح شرع میں لفظ حدیث نبی کریم ﷺ کے قول، فعل یا تقریر کو کہتے ہیں اور اثر صحابی کے قول، فعل یا تقریر کو، اسی طرح تابعی کے قول، فعل یا تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں، اور کبھی اثر کو حدیث اور حدیث کو اثر بھی کہتے ہیں۔(۲)

(i) المنجد، ح، ص۱۹۳ (ii) فیروز اللغات (اردو)، ح، ص (iii) علمی اردو لغات، ح، ص۶۴۳ (iv) کریم اللغات مع اضافہ عظیم اللغات، ح، ص۸۱ (v) مصباح اللغات، ح، ص۱۴۱ vi۔ لغات القرآن، ح، ج ۲ ،ص۴۷۸ (vii) قاموس القرآن، ح، ص۲۰۵ (viii) لغات الحدیث، ح، ص۳۱ (ix) القاموس الوحید، ح ،ص۳۱۷ (x) غیاث اللغات (فارسی)، ح، ص۱۶۹ (xi) معجم متن اللغۃ، ج ۲، ص۴۰ (۲) المعجم الوسیط، ح ، ج ۱، ص۳۱ (ii) لسان العرب، ث، ج ۲، ص۳۱ (iii) لغات الحدیث، ح، ص۳۱ (iv) قاموس القرآن، ح، ص۲۰۵ (v) لغات القرآن، ح، ج ۲، ص۴۷۸ (vi) مصباح اللغات، ح، ص۱۴۱ (vii) المنجد، ح، ص ۱۹۳ (viii) القاموس الوحید، ح، ص۳۱۷ (ix) غیاث اللغات، ح، ص۱۶۹

علم الحدیث

i۔ ایسا علم جو رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور حالات بتانے والا ہو اور اسی طرح صحابی یا تابعی کے اقوال وافعال اور حالات بتانے والے علم کو بھی علم الحدیث کہتے ہیں۔

ii۔ جس کی نسبت اور اضافت نبی کریم ﷺ کی طرف ہو خواہ قول ہو یا فعل، سکوت وتقریر ہو یا صفت وخوبی، وہ حدیث ہے اور اس کا جاننا علم الحدیث کہلاتا ہے۔ (۳)

لفظ مثل لغوی واصطلاحی معنیٰ ومفہوم

لغوی معنیٰ

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی جمع امثال ہے یہ لفظ درج ذیل مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

مانند، نظیر، کہاوت، افسانہ، مشہور قول، تشبیہ، عبرت، روایت، معیار، نمونہ، صفت، بات، دلیل، مقدار، ہم صورت، ہم شکل، کہانی، داستان، یکساں، ویسا ہی، موافق، جیسا، تصویر، صورت، حکایت۔ (۴)

اصطلاحی معنیٰ

اصطلاحی طور پر لفظ مثل اور امثال مختلف مفاہیم کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

ا۔ کسی غیر واضح اور غیر محسوس چیز کو واضح اور محسوس شئے کے ساتھ تشبیہ دینا۔

۳۔ (i) لغات الحدیث، ح، ص ۳۱ (ii) فتح الملہم، ج ۱، ص ۲ (iii) تیسیر مصطلح الحدیث، ص ۱۹ (iv) تذکرۃ المحدثین (اردو) ص ۳۴ (v) عمدۃ القاری (مقدمہ)، ج ۱، ص ۸ (vi) فیوض الباری (مقدمہ)، ج ۱، ص ۳۵

۴۔ (i) لسان العرب، ل، ج ۱۱، ص ۶۱۰ (ii) تاج العروس، ل، ج ۱۵، ص ۶۸۰ (iii) المفردات فی غریب القرآن، م، ص ۴۶۲ (iv) الصحاح، ل، ج ۵، ص ۱۸۱۶ (v) المنجد (عربی)، م، ص ۷۴۶ (vi) المنجد، م، ص ۹۴۶ (vii) القاموس الوحید، م، ص ۱۵۲۳ (viii) فیروز اللغات، الف، ص ۱۲۱ (ix) ایضاً، م، ص ۱۲۰۳ (x) غیاث اللغات، م، ص ۴۵۲

۲۔نگاہوں سے اوجھل چیز کا موجود شئے کے ذریعے استعارہ کے ساتھ مشاہدہ کروانا۔
۳۔سانچہ یا نمونہ یا ناپ جس کے ذریعے کوئی چیز بنائی جائے۔
۴۔کوئی حقیقی یا فرضی واقعہ جو عبرت ونصیحت کے طور پر بیان کیا جائے۔
۵۔کوئی مشہور قول یا بات جس سے کوئی عبرت یا نصیحت حاصل کی جائے۔(۵)

عبر کا لغوی واصطلاحی معنیٰ ومفہوم

لغوی معنیٰ

یہ لفظ عربی زبان کا ہے اور لفظِ عبرۃ کی جمع ہے۔ یہ لفظ درج ذیل معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

نصیحت، خوف، اندیشہ، پند، تنبیہ، انجام سے ڈرنا، غوروفکر، تعجب۔(۶)

اصطلاحی معنیٰ

اصطلاحی طور پر یہ لفظ مختلف مفاہیم ومطالب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

i۔اس حالت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی دیکھی چیز کی وساطت سے ان دیکھے نتائج تک پہنچا جائے۔(۷)

ii۔احوال میں غوروفکر کرنے کو عبرت کہتے ہیں۔(۸)

iii۔عبرت اس اصل کو کہتے ہیں جو نظائر کا مرجع ہو۔(۹)

iv۔احوال وکیفیات میں سوچ وبچار کرنے کا نام عبرت ہے۔(۱۰)

v۔نصیحت جو ماسبق سے حاصل کی جائے۔(۱۱)

vi۔ماضی سے حاصل کیا ہوا سبق۔(۱۲)

۵۔(i) المفردات فی غریب القرآن، م، ص۴۶۳ (ii) الصحاح، ل، ج۵، ص۱۸۱۶ (iii) المنجد، (عربی) م، ص۴۷۷ (iv) تاج العروس، ل، ج۱۵، ۶۸۱ (v) القاموس الوحید، م، ص۱۵۲۳ (vi) لسان العرب، ل، ج۱۱، ص۶۱۳ (vii) غیاث اللغات، م، ص۴۵۲ (۶)۔(i) المنجد مترجم، ع، ص۶۲۶ (ii) القاموس الوحید، ع، ص۱۰۴۰ (iii) فیروز اللغات، ع، ص۸۰۴ (iv) علمی اردو لغت، ع، ص۱۰۰۵ (v) لسان العرب، ر، ج۴، ص۵۳۱ (vi) غیاث اللغات، ع، ص۳۲۶ (vii) لغات القرآن، ع، ج۳، ص۱۱۲۷ (viii) نسیم اللغات، ع، ص۶۴۷ (۷)۔لغات القرآن، ع، ج۳، ص۱۱۲۷ (۸)۔المنجد (مترجم)، ع، ص۶۲۶ (۹)۔مصباح اللغات، ع، ص۵۲۸ (۱۰)۔لسان العرب، ر، ج۴، ص۵۳۱ (۱۱)۔معجم متن اللغۃ، ع، ج۴، ص۱۱ (۱۲)۔المعجم الوسیط، ر، ج۲، ص۵۸۰

نصائح کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ و مفہوم

لغوی معنیٰ

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور جمع کا صیغہ ہے، اس کا واحد عربی میں نصح اور اردو میں نصیحت ہے، عربی زبان میں جمع کے صیغے کیلئے دو لفظ اور نصاح، نصّح استعمال ہوتے ہیں۔

اس لفظ کے درج ذیل معانی آتے ہیں۔

نصیحت، پند، اچھی صلاح، نیک مشورہ، اچھی بات، تنبیہہ، عبرت، بھلائی، ہدایت، خالص ہونا، صاف ہونا، سچی اور پختہ توبہ کرنا، خالص اور سچی دوستی کرنا، نصیحت کرنا، بے غل وغش ہونا، سیراب کرنا، ہمدردی۔(۱۳)

اصطلاحی معنیٰ

اصطلاحی طور پر یہ لفظ درج ذیل مفاہیم ومطالب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔کسی کو ایسی بات بتانا جس میں سننے والے کا مفاد ہو۔(۱۴)

۲۔ایک دوسرے کی ہمدردی کے طور پر اچھی بات کہنا۔(۱۵)

۳۔کسی سے ہمدردی و خیر خواہی کا طالب ہونا۔(۱۶)

۴۔کسی غلطی یا گناہ پر لوٹنے کے شائبے سے توبہ کا صاف وخالص ہونا۔(۱۷)

۵۔خیر خواہانہ مشورہ جس میں نیکی کی دعوت اور فساد سے اجتناب کی ترغیب ہو۔(۱۸)

۶۔ایسی توبہ کرنا جس میں کسی قسم کی ریا کاری وتردد کا شائبہ تک نہ ہو۔(۱۹)

---

(۱۳)۔(i) المنجد، ن، ص۱۰۲۰ (ii) القاموس الوحید، ن، ص۱۶۵۴۔۱۶۵۵ (iii) غیاث اللغات، پ، ص۱۰۳ (iv) لسان العرب، ح، ج۲، ص۶۱۵ (v) المنجد (عربی)، ن، ص۸۱۱ (vi) الصحاح، ح، ج۱، ص۴۰۱ (vii) المفردات فی غریب القرآن، ن، ص۴۹۴ (viii) تاج العروس، ح، ج۴، ص۲۳۰ (ix)۔فیروز اللغات، ن، ص۱۳۶۲ (۱۴)۔لسان العرب، ح، ج۲، ص۶۱۶ (۱۵)۔الصحاح، ح، ج۱، ص۴۱۱ (۱۶)۔تاج العروس، ح، ج۴، ص۲۳۱ (۱۷)۔المفردات فی غریب القرآن، ن، ص۴۹۴ (۱۸)۔القاموس الوحید، ن، ص۱۶۵۵ (۱۹)۔غیاث اللغات، ن، ص۵۲۵

فصل دوم

امثال الحدیث کی ضرورت واہمیت

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ لھو ولعب سے خوش رہتا ہے لیکن جب اسے کوئی نیکی، اصلاح اور عبرت کی بات کی جائے تو اس کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے۔ آپ سارا دن بیٹھے گپیں ہانکتے رہیں، جھوٹے قصے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے رہیں کوئی آپ پر اعتراض نہیں کرے گا۔ لیکن اگر آپ لوگوں کی اصلاح کی بات کریں، کوئی نیکی اور عبرت کی بات کریں تو لوگ فوراً اکتاتے ہوئے محسوس ہوں گے۔

چنانچہ لوگوں کی اس فطرت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جب اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی تو اس میں لوگوں کی توجہ کیلئے مثالیں دے کر بات سمجھانے کا اسلوب اپنایا تاکہ لوگ انہیں شوق سے پڑھیں، غور سے سنیں اور غیر شعوری طور پر ان سے عبرت ونصیحت حاصل کریں۔ قرآن مجید سے تین مثالیں:

جیسا کہ قرآن مجید نے ایمان نہ لانے والوں کی مثال بیان فرمائی۔

۱۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ۝ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ (۱)

ترجمہ ان کی مثال (جو ایمان نہیں لائے) اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو جب اس سے آس پاس روشن ہو گیا تو اللہ ان کی روشنی لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا۔ وہ بہرے گونگے ہیں اور لوٹنے والے نہیں ہیں۔

کفار کی مثال قرآن مجید نے بیان فرمائی:

۲۔ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ط صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ (۲)

۱۔ البقرۃ ۲: ۱۷۔۱۸ ۲۔ ایضاً: ۱۷۱

ترجمہ کفار کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایسے شخص کو پکارے کہ جو چیخ و پکار کے علاوہ کچھ اور نہ سنے، وہ (کفار) بہرے گونگے اندھے اور بے عقل ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں اہل ایمان جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال بیان ہوئی۔

۳۔مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (۳)

ترجمہ ان لوگوں کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، اس دانہ کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں اور ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھائے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔

قرآن کریم کی اتباع میں حضور اکرم ﷺ نے بھی لوگوں کی رہنمائی کیلئے مثالوں سے اپنے کلام کو مزین کیا۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مؤمن اور کافر کی مثال بیان فرمائی۔

ا۔ مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الريح تصرعها مرة وتعدلها اخرى حتى تهيج ومثل الكافر الارزة المجذبة على اصلها لا يفيئها شئى حتى يكون انجعافها مرة واحدة ۔ (۴)

ترجمہ مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے ہوا اُسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

۳۔ایضاً:۲۶۱ ۴۔ بخاری، المرضی، رقم ۶۵۰۵، ص ۵۴۶

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی مثال بیان فرمائی:

۲۔مثل المنافق کمثل الشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ ۔ (۵)

ترجمہ منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے۔کبھی اس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔

چنانچہ ان مثالوں میں ہمارے لیے بے شمار عبر و نصائح موجود ہیں۔ان مثالوں کی روشنی میں ہم اپنا حال بہتر بنا سکتے ہیں اور اپنے مستقبل کیلئے ایک روشن لائحہ عمل تیار کر سکتے ہیں۔چنانچہ امثال القرآن کی طرح امثال الحدیث بھی ہمارے لیے نہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔

اب ان مثالوں کے متعلق دو باتیں غور طلب ہیں کیونکہ مثالیں تو قرآن نے بھی بیان کی ہیں اور حدیث نے بھی۔تو پہلی غور طلب بات یہ ہے کہ آیا امثال القرآن اور امثال الحدیث کا آپس میں کوئی ربط و تعلق بھی ہے یا کہ نہیں؟ اور دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ حدیث میں مثال بیان کرنے کی وجہ کیا ہے؟ لہٰذا اب ہم انہی دو باتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

۵۔ مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۴۳، ص ۱۱۶۳

فصل سوم

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا باہمی ربط و تعلق

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا کئی لحاظ سے آپس میں ربط و تعلق ہے، ذیل میں ہم باہمی ربط و تعلق کے چند نکات کے حوالے سے جائزہ لیتے ہیں۔

ا۔ دونوں بذریعہ وحی

امثال القرآن اور امثال الحدیث دونوں کا ہم تک پہنچنے کا ذریعہ ایک ہی ہے اور وہ ذریعہ وحی ہے۔ قرآن کی امثال بھی وحی کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں اور حدیث کی مثالیں بھی بذریعہ وحی ہم تک پہنچی ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ قرآن کی مثالیں وحی متلو ہیں اور حدیث کی امثال وحی غیر متلو ہیں (۱)۔ ورنہ امثال القرآن کی وحی بھیجنے والا بھی وہی خالق و مالک ہے اور امثال الحدیث کی وحی بھیجنے والا بھی وہی اللہ تعالیٰ ہے۔

حدیث کے وحی الٰہی ہونے اور محفوظ ہونے کے دلائل

جس طرح قرآن مجید وحی الٰہی ہے اسی طرح حدیث مبارکہ بھی وحی الٰہی ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (۲)

ترجمہ وہ یعنی نبی کریم ﷺ اپنی مرضی سے نہیں بولتے بلکہ جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ (وہ وہی کلام فرماتے ہیں)

اس آیت مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کو وحی کہا گیا ہے اور اس سے قرآن کی طرح حدیث مبارکہ بھی مراد ہے۔ (۳)

۱۔ علوم القرآن، ص ۴۰ ۲۔ النجم ۵۳: ۳، ۴ ۳۔ ضیاء القرآن، ج ۵، ص ۱۱

علامہ ابن حزم ظاہری اپنی کتاب الاحکام فی اصول الاحکام میں قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کو ذکر کرتے ہیں۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ ٥(۴)

اس آیت مبارکہ سے آپ ثابت کرتے ہیں کہ حدیث رسول بھی وحی ہے اور ذکر سے مراد حدیث بھی ہے اور حدیث بھی محفوظ ہے۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے متنبہ کیا اور فرمایا کہ:

اس کے نبی کا کلام سب کا سب وحی ہے اور وحی بالاتفاق ذکر ہے اور ذکر محفوظ ہے۔ اس لیے یہ بات درست ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا کلام تمام کا تمام محفوظ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اور اس نے ضمانت دی ہے کہ اس کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوگا۔ اس لیے جس چیز کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے وہ یقیناً محفوظ رہے گی۔ پس کلام نبوی ﷺ ہم تک سب کا سب منقول ہو چکا ہے اور اس بناء پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہم پر ہمیشہ کیلئے قائم ہو چکی ہے۔ (۵)

۲۔ دونوں ایک ہی شخصیت کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں

جس طرح امثال القرآن کی وحی اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر کی اور حضور ﷺ کے ذریعے یہ مثالیں ہمارے کانوں تک پہنچیں، بالکل اسی طرح امثال الحدیث کی وحی بھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر کی۔ اور حضور اکرم ﷺ کے ذریعے یہ مثالیں ہماری راہنمائی کا باعث بنیں۔ چنانچہ اس سے بڑھ کر اور کیا ربط اور تعلق ہوگا کہ دونوں طرح کی امثال کی وحی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر نازل کی اور آپ ﷺ کے ذریعے ہم آج ان سے عبرت اور راہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔

۴۔ الحجر ۹:۱۵ ۵۔ الاحکام فی اصول الاحکام، ج ۱، ص ۹۹

قرآن اور حدیث دونوں ایک ہی شخصیت کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں۔اس کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے۔

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال

تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی قال ھمام احسبہ قال متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار ۔(۶)

مفہوم

اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجھ پر تو قرآن بھی نازل ہوتا ہے اور حدیث بھی۔ میں تو تمہیں قرآن بھی بیان کرتا ہوں اور حدیث بھی۔مگر اے میرے صحابہ اس وقت جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے مجھ سے سوائے قرآن کے کوئی چیز نہ لکھو تاکہ قرآن اور حدیث کا آپس میں التباس نہ ہو۔اور جس کسی نے قرآن کے علاوہ مجھ سے کوئی چیز سیکھی وہ اسے مٹا دے۔اس فرمان کے ساتھ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہاں مجھ سے زبانی روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔مجھ سے زبانی روایت کرو اور جس کسی نے میری طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کی اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت صرف قرآن کریم لکھنے کا اہتمام کرو۔اس وقت فقط قرآن کریم کی کتابت کا اہتمام ضروری ہے۔اس لیے حضور ﷺ نے خاص اہتمام تو کتابت قرآن کا فرمایا، کاتبین وحی مقرر فرمائے البتہ جن لوگوں نے از خود حدیث نبوی ﷺ کی کتابت کی اجازت چاہی ان کو اجازت دے دی اور بوقت ضرورت خود بھی خاص خاص احکام اور خاص خاص خطبوں کے لکھنے کا حکم دیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ کتابت حدیث میں ذرہ برابر کوئی حرج نہیں بلکہ یہ امر مستحسن ہے۔(۷)

۶۔مسلم، الزھد، رقم ۷۵۱۰، ص ۱۱۹۷ ۔ ۷۔حجیت حدیث، ص ۱۱۳

اس عبارت میں دو مقامات پر ''اس وقت کے'' الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ممانعت کتابت بھی ایک خاص وقت کیلئے تھی۔ اور پھر حدیث کی روایت کی ممانعت تو اس وقت بھی نہ تھی۔ یہ فقرہ کہ ''اس وقت فقط قرآن کریم کی کتابت کا اہتمام ضروری ہے'' بتا رہا ہے کہ اس خاص وقت میں بھی صرف اور صرف قرآن اور حدیث کے آپس میں خلط ملط ہونے کی وجہ سے ممانعت تھی اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہ تھی۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ پورا کا پورا قرآن جس میں امثال القرآن بھی شامل ہیں حضور ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا اور پوری کی پوری حدیث جس میں امثال الحدیث بھی شامل ہیں، حضور ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں اور ان دونوں کو ہم تک پہنچانے والی شخصیت صرف اور صرف ایک حضور ﷺ ہی ہیں۔

۳۔ امثال القرآن کی امثال الحدیث سے وضاحت

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں ہمارے لئے پوری زندگی کیلئے رہنما اصول موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں مضامین تفصیل سے بیان کیے ہیں اور بعض اختصار کے ساتھ۔ پھر ان مضامین کی جملہ تفاصیل حضور اکرم ﷺ نے احادیث مبارکہ میں بیان فرمائیں۔ اسی طرح قرآن مجید نے بعض امثال کو اختصار کے ساتھ بیان کیا اور ان امثال کی تفصیل آپ ﷺ نے بیان فرمائیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (۸)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی کیسی مثال بیان فرمائی جیسے پاکیزہ درخت کی جس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

اس مثال کی مزید تشریح نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درخت کی مثال سے بیان فرمائی جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

۸۔ ابراہیم ۱۴: ۲۴

عن عبدالله بن عمر یقول :قال رسو ل الله صلي الله عليه وسلم :

"اخبرونی بشجرة کالرجل المسلم تؤتی اکلها کل حین باذن ربها، لا یتحات ورقها؟ ثم قال :

ھی النخلة"(۹)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے پھر فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

لہٰذا ہمیں قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے بھی امثال الحدیث کی ضرورت ہے۔

۴۔ مقصدیت کے لحاظ سے آپس میں ربط و تعلق

کسی چیز کی اچھائی یا برائی کا تعلق اس کے مقصد تخلیق سے ہے۔ اچھا مقصد اچھائی اور برا مقصد برائی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

انما الاعمال بالنیات وانما لأمری مانوی فمن کانت ھجرته الی دنیا یصیبھا او الی امرأته ینکحھا فھجرته الی ماھاجر الیه ۔(۱۰) وفی حدیث اخر فمن کانت ھجرته الی الله ورسوله فھجرته الی الله ورسوله(۱۱)

ترجمہ بے شک عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر کسی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس نے دنیا کی نیت کی اسے وہی ملے گی یا جس نے عورت کیلئے ہجرت کی وہ اس سے نکاح کرے گا۔ پس ہر کسی کیلئے وہی ہے جس کیلئے اس نے ہجرت کی۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہجرت کی تو اس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہے کہ جس مقصد کیلئے کوئی کام کیا جائے اس کا صلہ ویسے ہی ہوگا۔

۹۔ بخاری، العلم، رقم ۶۱، ص ۷ — ۱۰۔ بخاری، بدء الوحی، رقم ۱، ص ۱

۱۱۔ ایضاً، الایمان، رقم ۵۴، ص ۷

من بنی مسجداللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ۔ (۱۲)

ترجمہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

لیکن اگر ہم تاریخ کی ورق گردانی کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایک مسجد ایسی بھی ہے کہ جو کچھ لوگوں نے بنائی وہ بظاہر اس میں نمازیں بھی پڑھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جنت میں گھر بنانا تو کجا، الٹا اس مسجد کو ہی گرانے کا حکم دیا اور خود حضور ﷺ نے اس کے گرانے کیلئے آدمی روانہ کیے۔ (۱۳)

اس مسجد کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۴)

ترجمہ اور وہ جنہوں نے مسجد نقصان پہنچانے، کفر کیلئے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے بنائی اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ بے شک وہ جھوٹے۔

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا مقصد ایک ہے مقصدیت کے لحاظ سے ان میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہے جو مقصد امثال القرآن بیان کرنے کا ہے بالکل وہی مقصد امثال الحدیث کے ذکر کرنے کا ہے۔ ان دونوں کا مقصد لوگوں کو غور وفکر کی دعوت دینا اور عبرت ونصیحت دلانا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔ (۱۵)

ترجمہ یہ امثال ہم لوگوں کیلئے اس لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔

۱۲۔ مسلم، الزھد، رقم ۷۴۷۰، ص ۱۱۹۴ ۱۳۔ تفہیم القرآن، ج ۲، ص ۲۳۴۷

۱۴۔ التوبۃ ۹: ۱۰۷ ۱۵۔ الحشر ۵۹: ۲۱

لہٰذا یہ واضح ہوا کہ امثال القرآن اور امثال الحدیث دونوں کا مقصد لوگوں کو درس عبرت ونصیحت دینا ہے چنانچہ یہ مقصد واحد اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ امثال القرآن اور امثال الحدیث کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے اور اس سے گہرا تعلق کیا ہوسکتا ہے کہ دونوں ایک ہی مقصد کے تحت بیان کیے گئے ہیں۔ دونوں لوگوں کی اصلاح اور پاکیزگی چاہتے ہیں اور انہیں خدا کے احکام کی پیروی کا پابند بنانا چاہتے ہیں دونوں کا مقصد برائی کا خاتمہ اور نیکی کی ترویج ہے دونوں میں عبرت اور نصیحت کے بے بہا خزانے موجود ہیں۔ اب یہ ہم پر ہے کہ ہم کس حد تک عبرت ونصیحت حاصل کرتے ہیں۔

باب دوم
عقائد

فصل اوّل — اللہ تعالیٰ جل جلالہ

فصل دوم — انبیاء کرام علیہم السلام

فصل سوم — ایمان، کفر، نفاق، فتن

فصل چہارم — موت، قیامت، جنت، دوزخ

فصل پنجم — متفرق

فصل اوّل

اللہ تعالیٰ جل جلالہ

(۱) عن جریر بن عبداللہ قال کنا مع النبی ﷺ فنظر الی القمر لیلۃ البدر فقال : "اما انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۱)*

ترجمہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارہ گاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا:

خبردار! عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔

عبر ونصائح

☆ رویت باری تعالیٰ ممکن ہے۔ ☆ اہل جنت اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار کریں گے۔
☆ دیدار الٰہی نعمت عظمیٰ ہے۔ (۲)
☆ مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر کسی پردہ کے ہوگا جیسا کہ چاند سورج کو بغیر پردہ کے دیکھا جاتا ہے۔ (۳) ☆ جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا مشتاق ہو وہ نمازوں کی پابندی کرے۔ (۴)
☆ اژدہام ناظرین کیوجہ سے کوئی شخص رویت باری تعالیٰ سے محروم نہیں ہوگا۔ (۵)
☆ روز قیامت دیدار الٰہی میں کوئی مشقت، تکلیف اور دشواری نہیں ہوگی اور ہر مسلمان آسانی کے ساتھ دیدار الٰہی کر سکے گا۔ اور جب دیدار الٰہی ہوگا تو کسی کو اس میں شک وشبہ نہیں ہوگا۔ (٦)

۱۔ i. بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۵۴، ص ۴۵ ii. مسلم، المساجد، رقم ۱۴۳۴، ص ۷۷٦

iii. ترمذی، صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۵۱، ص ۱۹۰۸ iv. مسند احمد، رقم ۱۹۲۱۱، ۱۹۲۲٦

*نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۴، ص ٦۳ ۳۔ نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۲۳۰

۴۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۳۴ ۵۔ انوار الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۴، ص ۱۴۴

٦۔ فیوض الباری شرح صحیح البخاری، ج ۳، ص ۲۴۸

(۲) حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ، قال :
”جآء عصفور حتی وقع السفینۃ فنقر فی البحر نقرۃ او نقرتین قال لہ الخضر ، یا موسیٰ ، ما نقص علمی و علمك من علم اللہ الا مثل ما نقر ھذا العصفور بمنقارہ من البحر“
قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۷)**

ترجمہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پس ایک چڑیا آئی اور کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اے موسیٰ علیہ السلام! میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔

عبر ونصائح

☆ یہ تشبیہ مماثلت کیلئے نہیں بلکہ حقارت اور قلت کیلئے ہے۔(۸) ☆ بات کو سمجھانے کیلئے تشبیہ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔ ☆ یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کیلئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(۹)
☆ اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(۱۰) ☆ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔ ☆ علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(۱۱)
☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔ ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

۷۔ i۔ بخاری ،احادیث الانبیاء، رقم ۳۴۰۱، ص ۷۷۱ ii۔ مسلم، الفضائل، رقم ۲۳۸۰، ص ۱۰۹۶

iii۔ ترمذی، تفسیر القرآن، رقم ۳۱۴۹، ص ۱۹۷۱

**نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۱۳۱ ۹۔ ایضاً

۱۰۔ نزھۃ القاری، ج ۱، ص ۴۸۰، ۴۸۱ ۱۱۔ انوار الباری، ج ۶، ص ۲۶۹

(۳) عن انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی ﷺ یرویہ عن ربہ قال:
"اذا تقرب العبد الی شبرا تقربت الیہ ذراعا و اذا تقرب الی ذراعا تقربت منہ باعا" (۱۲)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روایت کی کہ اُن کے رب نے فرمایا:

جب بندہ بالشت بھر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف بڑھ جاتا ہوں۔ جب وہ ایک گز میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔

عبر و نصائح

☆ یہ روایت حضور اکرم ﷺ نے براہ راست اللہ تعالی سے روایت کی ہے۔
☆ رب تعالی اپنے بندوں کو اپنا قرب عطا کرتا ہے۔
☆ رب تعالی کے قریب ہونے سے مراد اس کی رحمت ہے۔ (۱۳)
☆ بندوں کے قرب سے مراد ان کی اطاعت کرنا ہے۔ (۱۴)
☆ بندوں کو رب تعالی کا قرب فرائض اور نوافل ادا کرنے سے ملتا ہے اللہ کا قرب اس کی اطاعت کے بغیر نہیں ملتا۔ (۱۵)
☆ یہاں پر لفظ قرب، ذراع اور باع استعارہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں اور ان سے مراد رب تعالی کا اپنے بندوں کو ثواب عطا کرنا ہے۔ (۱۶)

---

(۱۲) i بخاری، کتاب التوحید، رقم ۷۵۳۶_۳۷، ص ۱۳۳۹ ii_ مسلم، الذکر و الدعاء، رقم ۶۷۵۵، ص ۱۱۴۲
iii ابن ماجہ، الادب، رقم ۳۸۲۱، ص ۲۷۰۴ iv_ مسند احمد، ۲/۵۰۹
۱۳۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۵۱۳ ۱۴۔ ایضاً ۱۵۔ ایضاً
۱۶۔ عمدۃ القاری، ج ۲۶، ص ۷۱۹

(۴) عن جابر بن عبداللہ الانصاری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یوما فقال :

"انما مثلک ومثل امتک کمثل ملک اتخذ دارا ثم بنی فیها بیتا ثم جعل فیها مائدۃ ثم بعث رسولا یدعو الناس الی طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من ترکه فاللہ هو الملک والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسول فمن اجابک دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اکل ما فیها ۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث مرسل (۱۷)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ:

آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دستر خوان لگا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے دعوت قبول کی اور بعض نے قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے وہ بڑا مکان اسلام ہے، اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رسول ہیں۔ جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھائیں۔

عبر ونصائح

☆ ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔ ☆ اس دنیا کے علاوہ اور بھی جہان ہیں۔ ☆ نجات کی راہ دین اسلام ہے۔ ☆ جنت کا ہونا برحق ہے۔ ☆ جنت رب تعالیٰ کی نعمتوں کی جگہ ہے۔ ☆ جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کے لئے دین اسلام پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔ (۱۸)

---

(۱۷) i بخاری ۹۶ الاعتصام ، رقم ۷۲۸۱ ، ص ۶۰۶ ii ترمذی ۴۵ الامثال ، رقم ۲۸۶۰ ، ص ۱۹۳۲

تفرد: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۸۔ عمدۃ القاری ج ۱۲ ، ص ۵۰۶

(۵) عن ابی ذر عن النبی صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم فیما روی عن الله تبارك الله و تعالٰی انه قال :

"فاعطیت کل انسان مسألته ما نقص ذلك مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا دخل البحر "(۱۹)

ترجمہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

میں ہر انسان کو جو وہ مانگے عطا کردوں تو پھر بھی میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے کمی ہوتی ہے۔

عبرونصائح

☆ ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔(۲۰) ☆ ہر چیز کا عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔(۲۱) ☆ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔(۲۲) ☆ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ ☆ تمام مخلوقات کو دینے سے اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ ☆ کمی ہونا محدود اور فانی ہونے کی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی صفتیں لامحدود اور غیر فانی ہیں۔(۲۳) ☆ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت اور کرم قدیم ہیں۔(۲۴) ☆ یہ مثال مفہوم سمجھانے کیلئے ہے وگرنہ سمندر میں سے سوئی نکالنے سے پھر بھی تھوڑی کمی واقع ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں بالکل کمی واقع نہیں ہوتی۔ ☆ اللہ تعالیٰ بادشاہ مطلق ہے اور تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔(۲۵)

---

(۱۹) i مسلم، البر، رقم ۶۵۷۲، ص ۱۱۲۹ ii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۵۷، ص ۲۷۳۵

iii مسند احمد، ۲۱۴۶۵، ۲۱۴۷۷، ۲۱۵۹۶

۲۰۔ البقرۃ ۲: ۲۸۴ ۲۱۔ الرعد ۱۳: ۲۶ ۲۲۔ الاخلاص ۱۱۲: ۲

۲۳۔ شرح صحیح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۳۳ ۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی مترجم، ج ۶، ص ۲۱۷

(۶) عن زید بن ارقم قال رسول الله قال :

"کتاب الله هو حبل الله" (۲۶)

ترجمہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے۔

عبر ونصائح

☆ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے۔(۲۷) ☆ قرآن مجید پر عمل کرنے سے ہدایت ملتی ہے۔(۲۸) ☆ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے اس کی رضا ملتی ہے۔ ☆ دین اسلام پر عمل پیرا ہونے سے بندہ آخرت میں دوزخ سے بچے گا۔(۲۹)
☆ قرآن مجید پر عمل کرنے سے بندہ رب تعالیٰ کی رحمت اور رضا حاصل کرسکتا ہے۔(۳۰)
☆ قرآن مجید ایسا نور ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ دکھاتا ہے۔(۳۱)

(۷) عن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم :

"فضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۳۲)

ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کلام کی تمام کلاموں پر فضیلت ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی مخلوق پر ہے۔

---

(۲۶) مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۲۲۸، ص ۱۱۰۲

۲۷۔ النحل ۱۶: ۴۴ ۲۸۔ البقرۃ ۲: ۲۶ ۲۹۔ تبیان القرآن، ج ۲، ص ۲۹۰

۳۰۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۴، ص ۱۸۱ ۳۱۔ ایضاً

(۳۲) i۔ ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۹۲۶، ص ۹۴۵ ii۔ سنن دارمی، فضائل القرآن، رقم ۳۳۹۹

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن امام دارمی نے اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے۔

(i) اخبرنا اسماعیل بن ابراهیم الترجمانی حدثنا محمد بن الحسن الهمدانی عن عمرو بن قیس عن عطیة عن ابی سعید الخدری قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

(ii) سلیمان بن حرب، حدثنا حماد بن سلمة، عن أشعث الجدانی، عن شهر بن حوشب قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

عبر ونصائح

☆ قرآن مجید تمام کلاموں سے اعلیٰ کلام ہے۔ (۳۳) ☆ تلاوت قرآن پر اجر تمام اذکار سے زیادہ ہے۔ (۳۴) ☆ تلاوت قرآن کرنے والا کا اجر بہت زیادہ ہے۔ (۳۵)
☆ اللہ تعالیٰ خود اعلیٰ ہے اس کی صفات بھی اعلیٰ ہیں۔ ☆ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے۔

(۸) عن قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:
"اذا احب اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء"
قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب (۳۶)

ترجمہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے اس طرح روکتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے روکتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ دنیا کے مناصب اور مال ومتاع کی حرص سے بچنا محبت الٰہی کی علامت ہے۔ (۳۷)
☆ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کیلئے دنیا کا حصول مشکل بنا دیتا ہے۔ (۳۸) ☆ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کو دنیا کی برائیوں سے دور کر دیتا ہے۔ (۳۹) ☆ جیسے مریض کیلئے پانی کا استعمال نقصان دہ ہے اسی طرح دنیاوی کاموں میں الجھنا نیک بندوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ (۴۰)
☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بندہ گناہوں سے دور ہو جاتا ہے۔ ☆ ہمیں آخرت میں نجات حاصل کرنے کیلئے دنیاوی برائیوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۳۳۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۲۲۳ ۳۴۔ ایضاً ۳۵۔ ایضاً

(۳۶) i۔ ترمذی، الطب، رقم ۲۰۳۶، ص ۱۸۵۵ ii۔ مسند احمد، ۵/۴۲۸، ۴۲۷

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو دو سندوں سے نقل کیا ہے۔

(i) حدثنا عبداللہ حدثنی أبی ثنا ابو سعید ثنا سلیمان عن عمرو عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن محمود بن لبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(ii) حدثنا عبداللہ حدثنی أبی ثنا أبو سلیمان انا عبدالعزیز عن عمرو بن أبی عمرو عن عاصم بن قتادۃ عن محمود بن لبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال۔

۳۷۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۱۸۹ ۳۸۔ ایضاً ۳۹۔ ایضاً ۴۰۔ ایضاً

فصل دوم

انبیاء کرام علیہم السلام

(۹) عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال لعلی رضی اللہ عنہ۔

"الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی بعدی۔" قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب صحیح(۱)

ترجمہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

---

(۱) i بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶، ص ۳۶۱ ii مسلم، الفضائل، رقم ۷ ۶۲۱، ص ۱۱۰۱

iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۳۳، ص ۲۰۳۵

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام بخاری نے اسے ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس کے علاوہ دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی: حدثنا قتیبۃ حدثنا حاتم بن اسماعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سند بخاری: حدثنا مسدد حدثنا یحی عن شعبۃ عن الحکم عن مصعب بن سعد عن ابیہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سند مسلم: (i) یحی بن یحی التمیمی و ابو جعفر محمد بن الصباح و عبید اللہ القواریری و سریج بن یونس کلھم عن یوسف ابن الماجشون و اللفظ لابن الصباح حدثنا یوسف ابو سلمۃ الماجشون حدثنا محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ii) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا غندر عن شعبۃ ح و حدثنا محمد بن المثنیٰ و ابن بشار قالا: حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن الحکم عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عبر ونصائح

☆ نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل تھا۔☆ کسی بھی نبی علیہ السلام کا اپنے کسی امتی کو کسی کام کی انجام دہی کیلئے خلیفہ بنانا جائز ہے۔☆ وصف نبوت میں خلافت نہیں ہوتی۔(۲) ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے اہل تھے۔

(۱۰) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:
"مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ و یعجبون لہ و یقولون ھلا و ضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔" قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب (۳)

۲۔عمدۃ القاری، ج ۱۲، ص ۳۶۹

(۳) i بخاری، المناقب، رقم ۳۵۳۵، ص ۲۸۸ ii. مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۶۱، ص ۱۰۸۴

iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۲، ص ۱۹۳۹

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس سند کے علاوہ چار اسناد سے ذکر کیا ہے۔

سند ترمذی: حدثنا محمد بن اسمعیل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان بصری حدثنا سعید بن میناء عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سند بخاری: (i) یہ سند امام ترمذی والی ہے ۔(۳۵۳۴)

(ii) حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عبداللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ ﷺ۔

سند مسلم: (i) حدثنا عمرو الناقد حدثنا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ ﷺ ۔(۵۹۵۹)

(ii) حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن ھمام بن منبۃ، عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رقم۔۵۹۶۰)

(iii) یہ سند امام بخاری والی ہے۔(رقم ۵۹۶۱)

(iv) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وابو کریب قالا حدثنا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ ۔ (رقم ۵۹۶۲)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا، اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں، میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

عبر ونصائح

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لقب خاتم النبیین ہے۔(۴) ☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام وصف نبوت میں برابر ہیں۔☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام ایک جسم کی مانند ہیں۔(۵) ☆ شریعت محمدیہ اور پہلی شریعتوں کی بنیاد ایک ہے۔☆ تمام شریعتیں کامل واکمل اور خوبصورت تھیں۔☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نبوت کی عمارت نامکمل تھی۔(۶) ☆ شریعت محمدیہ میں پہلی شرائع کی ساری خوبیاں جمع ہیں۔☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارے انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں۔(۷) ☆ لوگوں کی نجات کیلئے کسی نبی کا امتی ہونا لازم ہے۔☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں۔(۸)

(۱۱) حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، قال:

”جآء عصفور حتی وقع السفینة فنقر فی البحر نقرة او نقرتین قال له الخضر، یا موسیٰ، ما نقص علمی و علمك من علم الله الا مثل ما نقر هذا العصفور بمنقاره من البحر“

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۹)

۴۔فتح الباری، ج۶، ص۵۵۹ ۵۔ایضاً

۶۔عمدۃ القاری، ج۱۱، ص۲۸۵ ۷۔ایضاً ۸۔نزھۃ القاری، ج۴، ص۵۱۰

(۹) i بخاری، احادیث الانبیاء، رقم ۳۴۰۱، ص۲۷۷ ii مسلم، الفضائل، رقم ۲۳۸۰، ص۱۰۹۶

iii ترمذی، تفسیر القرآن، رقم ۳۱۴۹، ص۱۹۷۱

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ   حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پس ایک چڑیا آئی اور کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اے موسیٰ علیہ السلام! میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔

عبر ونصائح

☆ یہ تشبیہ مماثلت کیلئے نہیں بلکہ حقارت اور قلت کیلئے ہے۔(۱۰) ☆ بات کو سمجھانے کیلئے تشبیہ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔ ☆ یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کیلئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(۱۱) ☆ اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(۱۲) ☆ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔ ☆ علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(۱۳) ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔ ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

(۱۴)   عن ابن عمرو رضی اللہ عنهما عن النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال:

"امامکم حوض کما بین جرباء و اذرح" (۱۴)

ترجمہ   حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے سامنے حوض ہوگا اتنے فاصلے پر جتنا فاصلہ جربا اور اذرح کے درمیان ہے۔

۱۰۔ عمدۃ القاری، ج ۲، ص ۱۳۱   ۱۱۔ ایضاً   ۱۲۔ نزہۃ القاری، ج ۱، ص ۳۸۰، ۳۸۱

۱۳۔ انوار الباری، ج ۶، ص ۲۶۹

(۱۴) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۷۷، ص ۵۵۱   ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۸۳، ص ۱۰۸۴

iii۔ ابوداود، السنۃ، رقم ۴۷۴۵، ص ۱۰۷۳   iv مسند احمد، رقم ۶۰۸۶

عبر ونصائح

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کا ملنا برحق ہے۔ ☆ حوض کا ملنا بھی خیر کثیر ہے۔ ☆ یہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گا۔(۱۵) ☆ روز محشر اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارفع شان عطا فرمائے گا۔ ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حوض پل صراط سے پہلے عطا ہوگا اور دوسرا جنت میں عطا ہوگا۔(۱۶) ☆ روز محشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو اس حوض سے فیض یاب فرمائیں گے۔ ☆ حوض سے پانی ملنا بخشش کی علامت ہے۔(۱۷) ☆ حوض قیامت کے دن موجود ہوگا اور لوگوں کو نظر آئے گا اور قریب ہوگا۔(۱۸) ☆ حوض بہت وسیع وعریض ہوگا۔ اس کی لمبائی وچوڑائی قابل رشک ہوگی۔(۱۹)

(۱۱۳) عن عباد بن تمیم عن عمه عبدالله بن زید بن عاصم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:

"انی حرمت المدینة کما حرم ابراهیم مکة" (۲۰)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا۔

عبر ونصائح

☆ مکہ بڑے احترام والی جگہ ہے۔ ☆ مکہ کی طرح مدینہ بھی محترم ہے۔ ☆ مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حرم بنایا۔ ☆ مدینہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی۔ ☆ مدینہ برکت وخیر والی جگہ ہے۔

۱۵۔ بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۷۸، ص ۵۵۱ ۱۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۶۶ ۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۶۳۳ ۱۹۔ نزہۃ القاری، ج ۵، ص ۶۹۶

(۲۰) i۔ بخاری، البیوع، رقم ۲۱۲۹، ص ۱۶۶ ii۔ مسلم، الحج، رقم ۳۳۱۳، ص ۹۰۳

iii۔ مسند احمد، رقم ۱۶۴۳۶

☆ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے مکہ اور اہل مکہ کو (۲۱) ☆ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مدینہ اور اہل مدینہ کو برکت عطا کی۔ (۲۲) ☆ اللہ تعالیٰ نے مکہ اور مدینہ کو دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے رحمت و برکت والی جگہ بنا دیا ہے۔ (۲۳) ☆ مکہ اور مدینہ کے حرم ہونے میں فرق ہے، مدینہ کے حرم ہونے سے مراد ہے کہ اسے عزت والی جگہ سمجھا جائے اور اس کی زیب و زینت وخوبصورتی کی حفاظت کی جائے لیکن یہاں پر شکار کرنے یا اور ممنوع امور کے کرنے پر دم نہیں آتا۔ جب کہ مکہ میں شکار وغیرہ کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ (۲۴)

(۱۴) عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"ان مثل ما بعثنی اللہ به عز و جل من الهدیٰ و العلم كمثل غیث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طیبة قبلت المآء فانبت الكلأ و العشب الكثیر و كان منها اجادب امسكت المآء فنفع اللہ بها الناس فشربوا منها وسقوا ورعوا واصاب طائفة منها اخریٰ انما هي قیعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه فی دین اللہ و نفعه بما بعثنی اللہ به فعلم وعلم و مثل من لم یرفع بذلك رأسا ولم یقبل هدی اللہ الذی ارسلت به" (۲۵)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس ہدایت اور علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اس کی مثال زور دار بارش جیسی ہے، جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگاتی ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے تو لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر برسی جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ پس یہی مثال اس کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اسے سیکھا اور سکھایا ہے۔

۲۱۔ البقرۃ ۲:۱۲۶ ۲۲۔ بخاری، البیوع، رقم ۲۱۳۰، ص ۱۶۶

۲۳۔ عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۴۱۵ ۲۴۔ نزھۃ القاری، ج ۳، ص ۲۵۹

(۲۵) i بخاری، العلم، رقم ۷۹، ص ۹ ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۳، ص ۱۰۸۲

iii مسند احمد، رقم ۱۹۵۹۰

جب کہ وہ دوسرے کی مثال جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے۔

عبر ونصائح

☆ دین اسلام کا مقصد لوگوں کی ہدایت ورہنمائی ہے۔ ☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔ ☆ علم خود مقصود نہیں بلکہ ہدایت کا ذریعہ ہے۔ (۲۶) ☆ علم دین کو سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہی نجات کی راہ ہے۔ ☆ علم دین سے منہ موڑنا گمراہی ہے۔ ☆ نبی کریم ﷺ جو دین لے کر آئے ہیں، ہدایت ونجات کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ ☆ آپ ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد دین اسلام کے علاوہ باقی ادیان میں انسانیت کی نجات نہیں ہے۔ ☆ علم دین کو سیکھنا اور سکھلانا بہت بڑی نیکی ہے۔ ☆ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے اور عمل کیلئے علم ضروری ہے۔ (۲۷) ☆ علم دین خود سیکھ کر دوسرے تک پہنچانا دینی فریضہ ہے اور دین پھیلانے کے جو ذرائع ہیں انہیں استعمال میں لانا بھی دینی فریضہ ہے۔ اس وقت جو زبانیں مروج ہیں جیسے انگریزی، فرانسیسی، جاپانی وغیرہ ان کو سیکھنا اور پھر ان لوگوں تک دین کی تبلیغ پہنچانا مسلمانوں کا مذہبی ودینی فریضہ ہے۔ (۲۸) ☆ تبلیغ دین کیلئے عالم ہونا لازم ہے۔ (۲۹)

(۱۵) عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

"لأذودن عن حوضی رجالا كما تذاد الغريبة من الابل "(۳۰)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔

۲۶۔ عمدۃ القاری، ج ۲، ص ۱۱۰ ۲۷۔ فتح الباری، ج ۱، ص ۱۷۶

۲۸۔ انوار الباری، ج ۵، ص ۱۱۸ ۲۹۔ ایضاً

(۳۰) i بخاری، المساقاۃ، رقم ۲۳۶۷، ص ۱۸۵ ii مسلم، فضائل، رقم ۵۹۹۳، ص ۱۰۸۵

iii مسند احمد، رقم ۲/۲۹۸

عبر ونصائح

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض اور جو کچھ اس میں ہوگا، اس تمام پر حق ملکیت عطائی ہوگا۔(۳۱)
☆ حوض سے سیراب وہی ہوگا جسے حضور اکرم ﷺ اجازت دیں گے۔ ☆ بعض لوگوں کی خواہش کے باوجود انہیں حوض سے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ☆ منافق، گمراہ، مرتد اور کافروں کو حوض سے روکا جائے گا۔(۳۲) ☆ حوض سے وہی پیے گا جسے اللہ اور اس کے حبیب مصطفیٰ ﷺ کی رضا حاصل ہوگی۔ ☆ کسی بھی چیز کے مالک کو اس چیز پر دوسروں سے زیادہ حق ہوتا ہے۔(۳۳)

(۱۶) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"ان مثل ومثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی قومہ فقال یا قوم انی رأیت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء۔ فاطاعہ طائفۃ من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی مھلتمھم وکذبت طائفۃ منھم فأصبحوا مکانھم فصبحھم الجیش فاھلکھم واجتاحھم فذلک مثل من اطاعنی واتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی وکذب ماجئت بہ من الحق"۔(۳۴)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
بے شک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا۔ اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں، لہٰذا اپنے آپ کو بچالو۔ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی۔ لہٰذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا۔ اور صبح تک اپنے اپنے مقامات پر ہی رہے۔ منہ اندھیرے لشکر نے ان پر حملہ کردیا۔ پس انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار

۳۱۔ عمدۃ القاری، ج۹، ص۸۰ ۳۲۔ عمدۃ القاری، ج۹، ص۸۰ ۳۳۔ فتح الباری، ج۵، ص۴۳

(۳۴) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۸۲، ص۵۴۴/۲۰۶ ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۴، ص۱۰۸۳

گرم کیا۔ پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی ۔ اس شخص کی مثال جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔

عبر ونصائح

☆ نبی کریم ﷺ نے جنت و دوزخ کا مشاہدہ فرمایا ہے ۔ ☆ نجات نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں ہے ۔ ☆ قرآن ہدایت کی راہ ہے ۔ ☆ دین اسلام میں داخل ہو کر ہی نجات حاصل کی جا سکتی ہے ۔ ☆ دین اسلام کو جھٹلانا گمراہی اور بے دینی ہے ۔ ☆ نبی کریم ﷺ رب تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والے ہیں ۔ (۳۵) ☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب اور تکذیب کفر ہے ۔ (۳۶) ☆ نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والے کیلئے عذاب ہے ۔

(۱۷) ان جابر بن عبدالله الانصاری قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یوما فقال :

"انما مثلك ومثل امتك كمثل ملك اتخذ دارا ثم بنی فیها بیتا ثم جعل فیها مائدة ثم بعث رسولا یدعوالناس الیٰ طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من ترکه فالله هو الملك والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسول فمن اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اکل ما فیها ۔" قال ابو عیسیٰ هذا حدیث مرسل (۳۷)

۳۵۔ البقرة ۲:۱۱۹ ۳۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۱۷

(۳۷) i۔ بخاری، الاعتصام، رقم ۷۲۸۱، ص ۶۰۶ ii۔ ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۰، ص ۱۹۳۸

iii۔ ابن ماجہ، الادب، رقم ۳۸۲۱، ص ۲۷۰۴ iv۔ مسند احمد، رقم ۲/۵۰۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ:

آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دستر خوان لگا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے دعوت قبول کی اور بعض نے قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے، وہ بڑا مکان اسلام ہے، اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رسول ہیں۔ جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جو جنت میں داخل ہوگیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔

عبر ونصائح

☆ ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔ ☆ اس دنیا کے علاوہ اور بھی جہان ہیں۔ ☆ نجات کی راہ دین اسلام ہے۔ ☆ جنت کا ہونا برحق ہے۔ ☆ جنت رب تعالیٰ کی نعمتوں کی جگہ ہے۔ ☆ جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کے لئے دین اسلام پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔ (۳۸) ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ ☆ اسلام سچا مذہب ہے۔ ☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام ہدایت یافتہ ہیں۔ (۳۹) ☆ کوئی نبی گمراہ یا بھٹکا ہوا نہیں ہے۔ (۴۰) ☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ (۴۱) ☆ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے جنت میں وہی داخل ہوگا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا۔ (۴۲) ☆ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ (۴۳)

۳۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص ۵۰۶ ۳۹۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۲۵۱ ۴۰۔ ایضاً

۴۱۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص ۵۰۵ ۴۲۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۲۵۶

۴۳۔ بخاری، الاعتصام، رقم ۷۲۸۱، ص ۶۰۶

(۱۸) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :
"فینزل عیسیٰ ابن مریم فامھم فاذا راہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی المآء۔" (۴۴)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے پس جب اللہ کا دشمن (دجّال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا۔(۴۵) ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلام کی تبلیغ کیلئے آئیں گے۔☆ قرب قیامت فتنہ دجال پیدا ہوگا۔(۴۶) ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجّال کا مقابلہ ہوگا۔☆ دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں شکست کھائے گا۔☆ دجال آپ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔(۴۷) ☆ دجّال کا تمام لشکر تباہ و برباد ہو جائے گا۔☆ حق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔☆ دجال اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کا دشمن ہوگا۔(۴۸) ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول عیسیٰ علیہ السلام اور فتنہ دجال کا علم عطا کیا گیا ہے۔(۴۹)

(۱۹) عن ابی ذر قال :قلت یا رسول اللہ ما انیۃ الحوض؟ فقال
"والذی نفس محمد بیدہ لا نیتہ اکثر من عدد نجوم السمآء و کواکبھا الا فی لیلۃ المظلمۃ المصحیۃ" قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب (۵۰)

ترجمہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

---

(۴۴) مسلم، الفتن، رقم ۷۲۷۸، ص ۱۱۸۰
۴۵۔ النساء۴: ۱۵۹، الزخرف ۴۳: ۶۱
۴۶۔ شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۸۲۳
۴۷۔ ایضاً، ص ۸۲۵
۴۸۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۹۱
۴۹۔ ایضاً، ص ۹۶
(۵۰) i۔ مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۸۹، ص ۱۰۸۵ ii۔ ترمذی، صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۴۴، ص ۱۸۹۷

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے۔اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور اس رات کے تارے جو رات اندھیری ہو اور جس میں بدلی ہو۔

عبر ونصائح

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض کوثر عطا کر دیا گیا ہے۔(۵۱) ☆ اس حوض پر کثیر تعداد میں پینے کے برتن بھی ہیں۔☆ اس حوض سے حضور اکرم ﷺ اپنی امت کے پیاسوں کو پلائیں گے۔(۵۲) ☆ اس حوض پر موجود برتن بہت خوبصورت اور چمکدار ہیں۔☆ اس حوض سے فیض روز محشر جاری ہوگا۔☆ کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے۔(۵۳) ☆ اس حوض سے جو ایک دفعہ پیئے گا اسے دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔(۵۴) ☆ آپ ﷺ کو دو حوض عطا ہوئے ہیں ایک میدان حشر میں پل صراط سے پہلے اور دوسرا جنت میں۔ان دونوں کو کوثر کہا جاتا ہے۔(۵۵) ☆ حوض برحق ہے اور اس کو ماننا واجب ہے۔(۵۶)

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور دونوں کو غریب لکھا ہے۔امام مسلم نے بھی اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور ایک سند امام ترمذی والی سندوں سے علاوہ ہے۔

سندِ ترمذی:(i) حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا یحی بن صالح حدثنا محمد بن مهاجر عن العباس عن ابی سلام الحبشی، عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم ۔ (رقم۔۲۴۴۴)

(ii) حدثنا محمد بشار حدثنا ابو عبدالصمد العمی عبدالعزیز بن عبدالصمد حدثنا ابو عمران الجونی عن عبدالله بن الصامت عن ابی ذر عن رسول الله ﷺ ۔

سندِ مسلم:(i) حدثنا حرملة بن یحی حدثنا عبدالله بن وهب حدثنی عمر بن محمد عن نافع عن عبدالله ، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔(رقم۔۵۹۸۸)

(ii) امام ترمذی (ii) والی سند سے بھی ذکر کی ہے۔(رقم ۵۹۸۹)

نتیجہ بحث: اس طرح یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

۵۱۔الکوثر ۱:۱۰۸
۵۲۔ضیاء القرآن، ج۵،ص ۶۸۶
۵۳۔تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس، ص ۶۶۰
۵۴۔مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۶۸، ص ۱۰۸۳
۵۵۔شرح صحیح مسلم، ج۶، ص ۷۴۵
۵۶۔فتح الباری، ج۱۱، ص ۴۶۷

(۲۰) عن عائشة ان الحارث بن هشام سأل النبی ﷺ کیف یأتیک الوحی؟ فقال:

" احیانا یا تینی فی مثل صلصلة الجرس وھو اشدہ علی ثم یفصم عنی وقد وعیته واحیانا ملك فی مثل صورة الرجل فاعی ما یقول۔"(۵۷)

ترجمہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو آپ ﷺ فرمایا:

مجھ پر وحی کبھی تو گھنٹی کی جھنکار کیطرح آتی ہے اور وہ کیفیت مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے۔ پھر وہ کیفیت موقوف ہو جاتی ہے اور میں اس وحی کو محفوظ کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

عبر و نصائح

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر اس کی امانت کو محفوظ کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔(۵۸) ☆ انسان کے علاوہ کوئی اور مخلوق اسے اٹھانے کی متحمل نہیں ہے۔(۵۹) ☆ رب تعالیٰ کے رموز و اشارات کو سمجھنا صرف انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے۔☆ نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ سخت کرب میں مبتلا ہو جاتے تھے۔(۶۰) ☆ وحی کی سختی کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو جاتی تھی۔(۶۱) ☆ انبیاء علیہم السلام خشیت الٰہی میں تمام سے بڑھ کر ہیں۔(۶۲) ☆ نزول وحی کے وقت آپ ﷺ کو پسینہ بھی آ جاتا تھا۔☆ نزول وحی کی صورتیں مختلف ہوتی تھیں۔(۶۳) ☆ نزول وحی زیادہ تر گھنٹی کی آواز یا فرشتہ کا انسانی صورت میں آنا، انہی دو صورتوں میں تھا۔(۶۴)

---

(۵۷) i۔مسلم، الفضائل، رقم ۶۰۵۹، ص ۱۰۸۹ ii۔مسند احمد، رقم ۲۵۳۰۷

۵۸۔الاحزاب ۳۳: ۷۲ ۵۹۔ایضاً

۶۰۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۴، ص ۸۹ ۶۱۔ایضاً ۶۲۔الفاطر ۳۵: ۲۸

۶۳۔شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۹۳۷ ۶۴۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۴، ص ۸۹

(۲۱) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

"انما مثلی و مثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیه فانا اخذ بحجزکم و انتم تقحمون فیه۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۶۵)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری مثال اور میری امت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی ہوئی ہو اور سارے کیڑے، مکوڑے اور پتنگے اس میں گرتے چلے جا رہے ہوں اور میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں اور تم بلا سوچے اندھا دھند اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔

عبر و نصائح

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بڑے ہی شفیق و مہربان ہیں۔ (۶۶) ☆ غافل اور دین اسلام کے مخالف لوگ اپنی نافرمانی اور خواہشات نفس کی پیروی کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔ (۶۷) ☆ کافر لوگ روکنے کے باوجود آگ میں گرنے پر حریص ہیں۔ (۶۸) ☆ نجات کی راہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے۔ (۶۹) ☆ جو کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے رستے کے علاوہ کسی اور رستہ پر چلتا ہے تو ایسا بندہ جہنم میں جائے گا۔ (۷۰) ☆ دنیا بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں رب تعالیٰ سے دور کر دینے والی ہے۔

---

(۶۵) i مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۵، ص ۱۰۸۳ ii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۷۴، ص ۱۹۴۰

iii مسند احمد، رقم ۸۱۲۳

۶۶۔ التوبۃ ۹: ۱۲۸ ۶۷۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۵، ص ۵۰ ۶۸۔ ایضاً

۶۹۔ الاحزاب ۳۳: ۲۱ ۷۰۔ النساء ۴: ۱۱۵

(۲۲) عن ام سلمة زوجة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت ،فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"فایای لا یاتین احدکم فیذب عنی کما یذب البعیر الضال" (۷۱)

ترجمہ حضرت ام سلمہ علیہا السلام زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اس بات سے ڈرنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی میری طرف آئے اور پھر وہ مجھ سے ہٹا دیا جائے جیسا کہ گمشدہ اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر کا ملنا برحق ہے۔(۷۲) ☆ کچھ لوگوں کو حوض پر سے پانی پینے سے روک دیا جائے گا۔(۷۳) ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر کا علم دیا گیا ہے۔(۷۴) ☆ منافقین اور مرتدین کو حوض پر پینے سے روک دیا جائے گا۔(۷۵) ☆ مسلمانوں کو اس حوض سے پانی پلایا جائے گا۔(۷۶) ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت اجابت کے اعمال کا علم دیا گیا ہے۔(۷۷) ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام امت کے اعمال کا علم عطا کیا گیا ہے۔(۷۸) ☆ جن کو حوض پر سے روکا جائے گا وہ دوزخ میں جائیں گے۔

---

(۷۱) مسلم، الفضائل ،رقم ۵۹۷۴،ص ۱۰۸۴
۷۲۔ الکوثر ۱:۱۰۸
۷۳۔ مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۷۸،ص ۱۰۸۴
۷۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۵،ص ۵۹
۷۵۔ شرح صحیح مسلم، ج ۶،ص ۷۴۸
۷۶۔ مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۷۲،ص ۱۰۸۴
۷۷۔ فتح الملہم، ج ۱،ص ۴۱۳
۷۸۔ شرح صحیح مسلم، ج ۶،ص ۷۵۰۔۷۵۱

(۲۳) حدثنا موسیٰ بن عبد الرحمٰن الکندی حدثنا زید بن حباب اخبرنی المسعودی حدثنا عمرو بن مرۃ عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ قال نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، فقال :

''مالی ومالدنیا مااانا فی الدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح و ترکھا۔'' قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۷۹)

ترجمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا:

مجھے دنیا سے کیا کام۔ میں تو دنیا میں اس طرح ہوں کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سائے کی وجہ سے بیٹھ گیا پھر وہاں سے روانہ ہوگیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

عبر ونصائح

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے الفت ومحبت نہیں تھی۔ ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی خواہشات کی طرف میلان نہیں رکھتے تھے۔(۸۰) ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخرت کے طلبگار تھے۔(۸۱) ☆ جس طرح سایہ جلدی سے ڈھل جاتا ہے یہ دنیا بھی اسی طرح ختم ہوجائے گی۔(۸۲) ☆ دنیا میں اصل عبادت یہ ہے کہ دنیا سے چھٹکارا حاصل ہوجائے۔(۸۳) ☆ ہمیں اپنی موت اور آخرت کو یاد رکھنا چاہیے اور اس کی تیاری کرنی چاہیے۔

(۲۴) حدثنا عبداللہ بن محمد الفضیلی قال اخبرنا ابن المبارک عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

''انما انا لکم بمنزلۃ الوالد'' (۸۴)

---

(۷۹) i ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۷، ص ۱۸۹۰ ii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۰۹، ص ۲۷۲۷

iii مسند احمد، ۱/۳۹۱، ۴۴۱

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۹۳ ۸۱۔ ایضاً ۸۲۔ ایضاً ص ۹۴

۸۳۔ العرف الشذی شرح سنن الترمذی، ج ۴، ص ۱۷

(۸۴) i ابوداود، الطھارۃ، رقم ۸، ص ۱۲۲۳ ii نسائی، الطھارۃ، رقم ۴۰، ص ۲۰۸۹

۳۱۱، ص ۲۴۹۶

نقد سند:(۱) **عبداللہ بن محمد النفیلی :**

پورا نام ابوجعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن نفیل الحرانی (م ۲۳۴ھ) ہے نفیل کی وجہ سے النفیلی کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ حافظ راوی ہیں۔ /خ ۴

(الف) تقریب التہذیب ج۱، ص۴۲۰ (ب) الجرح والتعدیل، ج۵، ص۱۵۹

(ج) الثقات، ج۸، ص۳۵۶

(۲) **ابن المبارک :**

پورا نام عبداللہ بن المبارک المروزی (م ۱۸۱ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ فقیہ راوی ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۴۱۸ (ب) تاریخ الثقات، ص۲۷۵

(۳) **محمد بن عجلان :**

پورا نام محمد بن عجلان المدنی (م۔ ۱۴۸ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ /م ۴

(الف) العلل ومعرفۃ الرجال، ج۱، ص۱۹

(ب) تاریخ ابی زرعۃ الدمشقی، ص۵۱۹ (ج) تہذیب الکمال، فی اسماء الرجال، ج۲۶، ص۱۰۶

(۴) **قعقاع بن حکیم :**

پورا نام قعقاع بن حکیم الکنانی المدنی ہے۔ یہ رواۃ کے چوتھے طبقہ سے ہیں اور یہ ثقہ راوی ہیں۔ /۶

(الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۳۴ (ب) سؤالات ابن جنید، ص۲۰۵

(ج) الثقات، ج۵، ص۳۲۳

(۵) **ابوصالح :**

پورا نام ابوصالح ذکوان المدنی تابعی مولیٰ ام ھانی (م۱۰۱ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ

سے ہیں۔ یہ ثقہ تابعی راوی ہیں

(الف) الطبقات الکبریٰ، ج۶، ص۲۲۶ (ب) تاریخ الثقات، ص۱۵۰

(ج) الجرح والتعدیل، ج۳، ص۴۵۰

(۶) ابوهريرة :

پورا نام ابوھریرہ عبدالرحمٰن بن صخر اور ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن عائذ الدوسی (م۔۵۹ھ) ہے۔ یہ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ صحابی تمام کے تمام عادل ہیں۔ سب سے زیادہ حدیثیں انہی سے مروی ہیں۔ ان کی روایات کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) ہے۔ حدیث کی تقریباً تمام کتب میں ان کی روایات ہیں۔ تقریباً آٹھ سو محدثین نے ان سے روایت لی ہیں۔ (۱)

(۱) (الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۴۶۴

(ب) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ص۲۱۴۔۲۱۷

(ج) اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۶، ص۳۱۳

(د) سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۱۷۵

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک میں تمہارے لیے باپ کی قائمقام ہوں۔

عبر ونصائح

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت پر شفقت اور تربیت کرنے میں باپ کی مثل ہیں۔(۸۵) ☆ رتبہ اور مرتبہ کے لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کوئی نہیں ہوسکتا۔(۸۶) ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت پر بہت شفیق ومہربان ہیں۔(۸۷) ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ دین کیلئے لوگوں کو قرب عطا کرتے تھے تاکہ لوگ مسائل پوچھنے اور دین سیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں۔(۸۸) ☆ شیخ یا استاد کا رتبہ باپ سے زیادہ ہے۔(۸۹)

۸۵۔ المنهل العذب المورود شرح سنن الامام ابی داؤد، ج۱، ص ۴۵۔۴۶ ۸۶۔ ایضاً
۸۷۔ التوبۃ ۹: ۱۲۸ ۸۸۔ معالم السنن شرح سنن ابی داؤد، ج۱، ص ۱۳
۸۹۔ بذل المجهود فی حل ابی داؤد، ج۱، ص ۲۲

فصل سوم
ایمان
کفر
نفاق
فتن

ایمان

(۲۵) عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم:

" ان الجنة لا يدخلها الانفس مسلمة ما انتم فی الشرک الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور وہ مسلمان شرک کرنے والوں میں سے اس طرح نمایاں ہوگا جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں۔

عبر ونصائح

☆ روز محشر مسلمان دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔ ☆ مشرکین قیامت کے دن رسوا ہوں گے۔ ☆ قیامت کے دن امت محمدیہ دوسری امتوں سے ارفع واعلیٰ شان والی ہوگی۔ (۲) ☆ جس طرح سفید بال کالے بالوں میں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح امت محمدیہ بھی پہچانی جائے گی۔ (۳) ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان والو اور مشرکین کے بارے میں علامات بتادی گئی ہیں۔ ☆ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔ (۴)

(۲۶) عن کعب قال قال رسول الله صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم:

" مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریح تصرعها مرة وتعدلها اخری حتیٰ تهیج ومثل الکافر کمثل الارزة المجذبة علی اصلها لایفیئها شئ حتی یکون انجعا فها مرة واحدة "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۵)

---

(۱) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۲۸، ص ۵۴۷ ii مسلم، الایمان، رقم ۵۳۰، ص ۷۱۸

iii ترمذی، صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۴۷، ص ۱۹۰۷ iv ابن ماجہ، الزهد، رقم ۴۲۸۳، ص ۲۷۳۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۸۸ ۳۔ ایضاً ۴۔ آل عمران ۳: ۸۵

(۵) i بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۳، ص ۴۸۳ ii مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۹۴، ص ۱۱۶۷

iii ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۶، ص ۱۹۳۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ مؤمن کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ ☆ یہ کبھی خوش حال ہوتا ہے اور کبھی آزمائش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (۶) ☆ اس کیلئے دونوں حال رب تعالیٰ کا انعام ہیں۔ ☆ کافر عموماً خوش حال رہتا ہے۔ ☆ اسی خوشحالی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اور یہ دائمی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (۷) ☆ مؤمن جب خوش حال ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی واقع ہو جائے لیکن پھر جب آزمائش میں آتا ہے تو توبہ واستغفار کر کے مطیع بن جاتا ہے۔ (۸) ☆ مؤمن کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

(۲۷) عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه و آله وسلم قال:
"ان الايمان ليارز الى المدينة كما تارز الحية الى جحرها" (۹)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ مدینہ منورہ میں اہل ایمان ہمیشہ باقی رہیں گے۔ ☆ مدینہ منورہ کے علاوہ باقی دنیا میں اہل ایمان تیزی سے کم ہوتے جائیں گے۔

۶۔ نزهة القاری، ج ۵، ص ۴۸۶ ۷۔ عمدة القاری، ج ۱۴، ص ۲۴۰ ۸۔ ایضاً

(۹) بخاری، فضائل المدینة، رقم ۱۸۷۶، ص ۱۴۷۔

☆ آخر زمانہ میں اہل ایمان مدینہ منورہ میں لوٹ آئیں گے۔ (۱۰) ☆ مدینہ منورہ کی عظمت و بزرگی ہر حال میں قیامت تک برقرار رہے گی۔ (۱۱) ☆ ایمان جس طرح مدینہ منورہ سے پھیلا ہے اسی طرح آخری زمانے میں اسی شہر میں لوٹ آئے گا۔ (۱۲)

(۲۸) حدثنا علي بن حجر اسعدی اخبرنا بقية بن الوليد عن بحيربن سعد عن خالد بن معدان عن جبيربن نضيرعن النواس بن سمعان الكلابی قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :

" ان الله ضرب مثل صراطا مستقيما على كنفي الصراط زوران لهما ابواب مفتحة على ابواب ستورو داع يدعوعلى راس الصراط و داع يدعوفوقه و الله يدعو ا الى دارالسلام يهدى من يشآء الى صراط مستقيم ـ والابواب على كنفى الصراط حدود الله فلا يقع احد فى حدود الله حتى يكشف الستر والذى يدعومن فوقه واعظ ربه "

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب (۱۳)

ترجمہ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی اس طرح مثال دی ہے کہ وہ ایسی راہ ہے جس کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں جابجا دروازے لگے ہوئے ہیں۔ جن پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پھر ایک بلانے والا اس راستے کے سرے پر کھڑے ہو کر اور ایک اس کے اوپر کھڑے ہو کر بلا رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے۔ اور وہ دروازے جو راستے کے دونوں جانب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ ان میں اس وقت تک کوئی گرفتار نہیں ہو سکتا جب تک پردہ نہ اٹھائے اور اس راستے کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نصیحت کرنے والا ہے۔

۱۰۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۰۵ ۱۱۔ ایضاً ۱۲۔ عمدۃ القاری، ج ۷، ص ۵۸۴

(۱۳) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۵۹، ص ۱۹۳۸ ii مسند احمد، رقم ۱۸۲/۴، ۱۸۳

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ لیکن امام احمد بن حنبل نے اسے اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند احمد: (۱) حدثنا عبدالله حدثنى أبى ثنا الحسن بن سوار أبو العلاء ثناليث يعنى ابن سعد عن معاوية بن صالح ان عبدالرحمن بن جبير حدثه عن أبيه عن النواس بن سمعان الانصارى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ـ

عبر ونصائح

☆ مثال دے کر بات سمجھانا بہترین انداز تبلیغ ہے۔ (۱۴) ☆ اللہ تعالیٰ لوگوں کو نجات والی راہ کی طرف بلاتا ہے۔ (۱۵) ☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کیلئے کچھ بندوں کو مامور کیا ہے۔ (۱۶) ☆ سیدھا راستہ اسلام ہے۔ (۱۷) ☆ دروازے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ چیزیں ہیں۔ (۱۸) ☆ پردے اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ (۱۹) ☆ سیدھے راستے کی طرف بلانے والا قرآن ہے۔ (۲۰) ☆ ہر مؤمن کا دل اچھائی کی طرف بلاتا ہے اور برائی پر بے چین ہوتا ہے۔

(۲۹) حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی ثنا عبدالعزیز بن ابی حازم عن العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

" الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر "(۲۱)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

۱۴۔ تحفۃ الاحوذی، ج۸، ص۱۵۷ ۱۵۔ یونس ۱۰: ۲۵ ۱۶۔ تحفۃ الاحوذی، ج۸، ص۱۵۸

۱۷۔ آل عمران ۳: ۸۵ ۱۸۔ تحفۃ الاحوذی، ج۸، ص۱۵۸

۱۹۔ ایضاً ۲۰۔ ایضاً

(۲۱) ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۱۳، ص ۲۷۲۷

نقد سند: (۱) **ابومروان محمد بن عثمان العثمانی:**

پورا نام ابومروان محمد بن عثمانی بن خالد العثمانی الاموی المدنی (م: ۲۴۱ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ ا/دق

(الف) الجرح والتعدیل، ج۸، ص۲۵ (ب) الثقات، ج۹، ص۹۴

(۲) عبدالعزیز بن ابی حازم :

پورا نام عبدالعزیز بن ابی حازم سلمۃ بن دینار المدنی (م: ۱۸۴ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں یہ ثقہ فقیہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج ۸، ص ۲۵ (ب) الطبقات، ج ۵، ص ۴۲۴

(ج) الثقات، ج ۷، ص ۱۱۷ (د) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۴۷۱

(۳) العلاء بن عبدالرحمن:

۔ پورا نام العلاء بن عبدالرحمن بن یعقوب الحرقی المدنی (م: ۱۳۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ رم ۴

(الف) العلل ومعرفۃ الرجال، ج ۱، ص ۱۶۲ (ب) الثقات، ج ۵، ص ۲۴۱

(ج) ترمذی، رقم ۵۲، ص ۱۶۳۶

(۴) عبدالرحمن:

پورا نام عبدالرحمن بن یعقوب الجہنی المدنی مولی الحرقۃ ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ /م ۴

۱۔ تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۴۶۶

(۵) ابوھریرہ:

ان کے حالات حدیث نمبر ۲۴ صفحہ ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

عبرونصائح

☆ دنیا میں کتنی ہی راحت ہو مگر آخرت کے مقابلے میں مؤمن کیلئے قید ہے۔ (۲۲) ☆ مؤمن کی اصل راحت وسکون جنت میں ہے۔ (۲۳) ☆ کافر کو تمام سکون دنیا میں ہی ہے۔ (۲۴) ☆ آخرت میں کافر کیلئے عذاب ہی عذاب ہے۔ (۲۵) ☆ کافر دنیا کی زندگی کو اصل زندگی سمجھتا ہے اور آخرت کی فکر نہیں کرتا۔ (۲۶) ☆ مسلمان اس دنیا میں دل نہیں لگا تا بلکہ آخرت کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ (۲۷) ☆ مؤمن اس دنیا میں مسافر کی طرح رہتا ہے اور آخرت کی منزل کی فکر میں رہتا ہے۔ (۲۸)

(۳۰) حدثنا عبدالرحمن بن ابراهیم الدمشقی و ابراهیم بن المنذر قالا ثنا ابن ابی فدیك ثنا حماد بن ابی حمید الزرقی عن عون بن عبدالله بن عتبة بن مسعود عن ابیه عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ :

" مامن عبد مؤمن یخرج من عینیه دموع وان کان مثل راس الذبابمن خشیة الله الاحرمه الله علی النار۔" (۲۹)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس مسلمان کی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر خوف خداوندی کی وجہ سے آنسو بہیں گے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرمادے گا۔

۲۲۔ حاشیہ سندھی، ج ۲، ص ۵۲۷ ۲۳۔ ایضاً ۲۴۔ یونس ۱۰: ۷ ۲۵۔ الفرقان ۲۵: ۶۹

۲۶۔ فوائد سنن ابن ماجہ، ج ۳، ص ۵۱۴ ۲۷۔ ایضاً ۲۸۔ حاشیہ سندھی، ج ۲، ص ۵۲۷

(۲۹) ا ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۹۷، ص ۲۷۳۲

نقدِ سند: (ا) **عبدالرحمن بن ابراهیم الدمشقی:**

پورا نام ابوسعید عبدالرحمن بن ابراہیم بن عمرو العثمانی الدمشقی (م: ۲۴۵ھ) ہے۔ ان کا لقب دحیم ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ حافظ راوی ہیں۔ ان کی عمر پچھتر (۷۵) سال ہوئی۔ رخ دس ق

(الف) الجرح والتعدیل، ج ۶، ص ۴۲ (ب) الطبقات، ج ۶، ص ۳۹۱

(ج) تقریب التھذیب، ج ۱، ص ۴۴۰ (د) تاریخ الثقات، ص ۲۸۷

(۲)ابراهیم بن المنذر:

پورا نام ابراہیم بن المنذر بن عبداللہ بن المنذر بن المغیرۃ الاسدی الحزامی (م:۲۳۶ھ) ہے۔ یہ بھی رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔/خ ت س ق

(الف)تقریب التہذیب، ج۱، ص۵۸ (ب) الجرح والتعدیل، ج۲، ص۱۳۹

(ج) الثقات، ج۸، ص۷۳

(۳)ابن ابی فدیک:

پورا نام ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابی فدیک الدیلی المدنی (م:۱۸۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔

(الف) تہذیب الکمال، ج۲۴، ص۴۸۸ (ب) الثقات، ج۹، ص۴۲

(ج) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۵۵

(۴)حماد بن ابی حمید الزرقی:

پورا نام ابو ابراہیم محمد بن ابی حمید ابراہیم الزرقی الانصاری المدنی ہے۔ ان کا لقب حماد ہے یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ضعیف راوی ہیں۔/ت ق

(الف) التاریخ الصغیر، ج۲، ص۱۸۴ (ب) العلل ومعرفۃ الرجال، ج۱، ص۴۰۵

(ج) الکامل فی ضعفاء الرجال، ج۶، ص۱۹۶

(۵)عون بن عبدالله بن عتبة بن مسعود:

پورا نام ابو عبداللہ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود الھذلی الکوفی (م۔۱۲۰ھ) ہے یہ رواۃ کے چوتھے طبقہ سے ہیں اور ثقہ عابد راوی ہیں۔/۶

(الف) الجرح والتعدیل، ج۶، ص۳۸۴ (ب) الثقات، ج۵، ص۲۶۳

(ج) تاریخ الثقات، ص۳۷۷

(۶)عبدالله بن عتبة بن مسعود(عن ابيه):

پورا نام عبداللہ بن عتبہ بن مسعود الھذلی (م:۷۰ھ) ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور رواۃ کے دوسرے طبقہ سے ہیں یہ ثقہ راوی ہیں۔/۲د س ق

(الف) الطبقات، ج۶، ص۱۲۰ (ب) الثقات، ج۵، ص۱۷ (ج) تقریب التہذیب، ج۱، ص۴۰۷

(۷)عبدالله بن مسعود:

پورا نام ابو عبدالرحمن عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب الھذلی (م:۳۶ھ) ہے۔ آپ السابقین الاولین میں سے مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کا امیر بنا دیا تھا۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۴۲۲ (ب) تدریب الراوی، ص۲۱۸

(ج) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۳، ص۳۸۱ (د) سیر اعلام النبلاء، ج۳، ص۲۹۰

عبر ونصائح

☆ دوزخ سے بچنے کیلئے نیک اعمال اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا لازم ہے۔(۳۰) ☆ اللہ تعالیٰ کی یاد میں رونے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص ہوتی ہے۔(۳۱) ☆ اعمال صالحہ اور گریہ زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے قوی اُمید رکھنی چاہیے کہ وہ اہل ایمان کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔ (۳۲) ☆ نیک اعمال اور خشیت الٰہی کا نہ ہونا جہنم میں دخول کا سبب ہے۔(۳۳)

کفر

(۳۱) عن عبداللہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم :

"یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۳۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
وہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ اعتقادی منافق کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرنا منافقین کا طرز عمل ہے۔(۳۵) ☆ جس طرح تیر کمان میں واپس نہیں آتا اسی طرح منافق کی واپسی کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔ ☆ تیر کی سرعت کی طرح یہ بھی اسلام سے نکل جاتا ہے۔ (۳۶) ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کا علم دیا گیا تھا۔(۳۷) ☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی صحبت سے نکل جانا بدبختی ہے۔ ☆ امام المسلمین اور خلفاء اسلام کی اطاعت نہ کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔(۳۸) ☆ خوارج دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔(۳۹)

۳۰۔فوائد سنن ابن ماجہ، ج۳،ص۵۴۶ ۳۱۔حاشیہ سندھی، ج۲،ص۵۵۹ ۳۲۔ایضاً
۳۳۔فوائد ابن ماجہ، ج۳،ص۵۴۶
(۳۴) i بخاری، المغازی، رقم ۴۳۵۱،ص۳۵۶ ii مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۴۵۱،ص۸۴۶
نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
۳۵۔عمدۃ القاری، ج۱۲،ص۳۲۱ ۳۶۔ایضاً ۳۷۔فیوض الباری، ج۷،ص۱۱۰
۳۸۔فتح الباری، ج۸،ص۶۹ ۳۹۔ایضاً

(۳۲) عن كعب قال قال رسول الله صلى اللهعليه وآله وسلم:

" مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الريح تصرعها مرة وتعدلها اخرى حتیٰ تهيج ومثل الكافر كمثل الارزة المجذبة على اصلها لايفيئها شئ حتى يكون انجعا فها مرة واحدة

قال ابو عيسیٰ هذا حديث حسن صحيح (۴۰)

ترجمہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرادیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کردیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہوجاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ مؤمن کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ ☆ یہ کبھی خوش حال ہوتا ہے اور کبھی آزمائش میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ☆ اس کیلئے دونوں حال رب تعالیٰ کا انعام ہیں۔ ☆ کافر عموماً خوش حال رہتا ہے۔ ☆ اسی خوشحالی میں اس کی موت واقع ہوجاتی ہے اور یہ دائمی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ☆ مؤمن جب خوش حال ہوتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی واقع ہوجائے لیکن پھر جب آزمائش میں آتا ہے تو توبہ واستغفار کرکے مطیع بن جاتا ہے۔

☆ مؤمن کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

(۳۳) ان ابا هريرة رضى الله عنه كان يحدث قال النبى صلى اللهعليه وآله وسلم:

" مامن مولود الايولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او

(۴۰) i بخاری، المرضیٰ، رقم ۵۶۴۳، ص ۴۸۳ ii مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۹۴، ص ۱۱۶۷

ii ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۶، ص ۱۹۳۹

يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء." (۴۱)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم ان میں سے کسی کو کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟

عبر ونصائح

☆ ہر پیدا ہونے والا بچہ اسلام پر ہوتا ہے۔ (۴۲) ☆ انسان دوسروں کی محبت سے سیکھتا اور دوسروں کی عادات واطوار اپناتا ہے۔ ☆ اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب پر ہونا انسانیت کا عیب ہے۔ ☆ بچہ والدین کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ ☆ ہر پیدا ہونے والے بچے میں معرفت الٰہی کی قدرت ہوتی ہے۔ (۴۳) ☆ انسان کی معرفت الٰہی کی قوت کو کوئی ختم نہیں کرسکتا ہے۔ (۴۴) ☆ بچوں کو جیسا ماحول ملتا ہے ویسا ہی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ (۴۵) ☆ بچوں کی پیدائش کا عمل فطرتاً نکاح کے ساتھ ہے۔ ☆ جس طرح جانور کا بچہ صحیح سلامت پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کے اعضاء پر کوئی آفت نہ آئے تو وہ پورا کام کریں گے۔ مگر آفت کے ساتھ بیکار یا عیب دار ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی انسان کے بچے پر ذہنی آفت نہ آئے تو اس کی فطرت صحیح کام کرے گی اور وہ مسلمان ہوگا مگر اس کے ماں باپ اس پر صحبت کی ذہنی آفت ڈال کر کسی دوسرے مذہب کا پیروکار بنا دیتے ہیں۔ (۴۶)

---

(۴۱) i بخاری، الجنائز، رقم ۱۳۵۸، ص ۱۰۶ ii مسلم، القدر، رقم ۶۷۵۵، ص ۱۱۴۱

۴۲۔ نزھۃ القاری، ج ۲، ص ۸۴۸ ۴۳۔ فیوض الباری، ج ۵، ص ۱۳۳

۴۴۔ الروم ۳۰: ۳۰ ۴۵۔ فیوض الباری، ج ۵، ص ۱۳۴

۴۶۔ نزھۃ القاری، ج ۲، ص ۸۴۷۔ ۸۴۸

(۴۴) حدثنا احمد بن حنبل ومحمد بن یحیٰی قالا: حدثنا ابوالمغیرة حدثنا صفوان قال حدثنی ازھر بن عبداللہ الحزاری عن ابی عامر الھوزنی عن معاویہ بن ابی سفیان ، فقال: الا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قام فینا فقال:

"سیخرج فی امتی اقوام تجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب لصاحبہ" (۴۷)

ترجمہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی ان میں یوں سرایت کر جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔

(۴۷) ابوداؤد، السنۃ، رقم ۴۵۹۷، ص ۱۵۶۱

نقدِ سند: (۱) **احمد بن حنبل**:

پورا نام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الشیبانی المروزی (م: ۲۴۱ھ) ہے۔ آپ آئمہ اربعہ میں سے ہیں۔ اور رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ آپ ثقہ حافظ فقیہ راوی ہیں۔ آپ کی عمر ستانوے (۹۷) برس تھی۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج ۲، ص ۶۸ (ب) الطبقات، ج ۱، ص ۹۹

(ج) تقریب التھذیب، ج ۱، ص ۴۱

(۲) **محمد بن یحیٰی**:

پورا نام ابوجعفر محمد بن یحیٰی بن ابی سمینۃ التمار البغدادی (م: ۲۳۹ھ) ہے۔ آپ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ صدوق راوی ہیں۔

(الف) تقریب التھذیب، ج ۲، ص ۲۲۶ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۸، ص ۱۲۴

(ج) الثقات، ج ۹، ص ۸۶

(۳) **ابوالمغیرة**:

پورا نام ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن الحجاج الخولانی الحمصی (م: ۲۱۲ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے نویں

طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۶، ص۵۶ (ب) تقریب التہذیب، ج۱، ص۴۷۷

(ج) الثقات، ج۸، ص۴۱۹

(۴) صفوان:

پورا نام ابوعمرو صفوان بن عمرو بن هرم السکسکی الحمصی (م: ۱۵۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔/۶

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۳۵۱ (ب) تہذیب الکمال، ج۱۳، ص۲۰۲

(ج) تاریخ الثقات، ص۲۲۸

(۵) ازهر بن عبدالله الحزاری:

پورا نام ازهر بن عبداللہ بن جمیع الحزاری الحمصی ہے۔ یہ بھی رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ صدوق راوی ہیں۔ امام بخاری نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔/دت س

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۶۵

(۶) ابوعامر الهوزنی:

پورا نام ابوعامر عبداللہ بن یحیی الھوزنی الحمصی ہے۔ یہ رواۃ کے دوسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔/دس ق

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۴۱۷ (ب) الثقات، ج۵، ص۱۹

(ج) سؤالات البرقانی للدارقطنی، ص۲۶۰

(۷) معاویۃ بن ابوسفیان:

پورا نام ابوعبدالرحمٰن معاویہ بن صخر بن حرب بن اُمیہ الاموی (م: ۶۰ھ) ہے اور معاویہ بن ابوسفیان کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں آپ رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار تھے۔ آپ کاتب وحی بھی ہیں۔ بنواُمیہ کے پہلے خلیفہ بھی آپ ہی تھے۔

(الف) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۵، ص۲۰۱ (ب) تقریب التہذیب، ج۲، ص۲۶۵

(ج) سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۲۸۵

عبر ونصائح

☆ دین اسلام میں گمراہ فرقے پہلی امتوں سے زیادہ ہوں گے۔(۴۸) ☆ باولے کتنے کے کاٹنے سے انسان مرجاتا ہےاوراس میں زندگی کی رمق باقی نہیں رہتی۔ایسے ہی گمراہ فرقے اسلام سے نکل جاتے ہیں اوران میں ایمان کی رمق باقی نہیں رہتی۔(۴۹) ☆ گمراہ انسان اسلام کونقصان ہی پہنچاتا ہے،فائدہ نہیں پہنچاتا۔(۵۰) ☆ بدعات مسلمان کو گمراہ کرتی ہیں اور ایسے شخص کا دوبارہ ایمان میں داخل ہونا مشکل ہے۔(۵۱) ☆ قرآن وحدیث،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور علماء سلف کا طریق ہی نجات کا ذریعہ ہے۔(۵۲)

(۳۵) حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی ثنا عبدالعزیز بن ابی حازم عن العلآء بن عبدالرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

"الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر" (۵۳)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دنیامؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

عبر ونصائح

☆ دنیا میں کتنی ہی راحت ہومگر آخرت کے مقابلے میں مؤمن کیلئے قید ہے۔☆ مؤمن کی اصل راحت وسکون جنت میں ہے۔☆ کافر کو تمام سکون دنیا میں ہی ہے۔☆ آخرت میں کافر کیلئے عذاب ہی عذاب ہے۔☆ کافر دنیا کی زندگی کو اصل زندگی سمجھتا ہےاور آخرت کی فکر نہیں کرتا۔☆ مسلمان اس دنیا میں دل نہیں لگاتا بلکہ آخرت کی فکر میں لگا رہتا ہے۔
☆ مؤمن اس دنیا میں مسافر کی طرح رہتا ہےاور آخرت کی منزل کی فکر میں رہتا ہے۔

۴۸۔ابوداؤد،السنة،رقم ۴۵۹۷،ص ۱۵۶۱ ۴۹۔معالم السنن،ج ۴،ص ۲۷۳ ۵۰۔ایضاً
۵۱۔عون المعبود،ج ۱۲،ص ۳۴۲ ۵۲۔ایضاً
(۵۳)ابن ماجہ،الزھد،رقم ۴۱۱۳،ص ۲۷۲۷

نفاق

(۳۶) عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" تجد من شر الناس یوم القیامۃ عنداللہ ذاالوجھین الذی یاتی ھولآء بوجہ وھولآء بوجہ "(۵۴)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ قیامت کے دن براترین اس شخص کو پاؤ گے جس کے دو چہرے ہیں۔ کبھی اس چہرے سے آتا ہے اور کبھی اس چہرے سے۔

عبر ونصائح

☆ منافق کا انجام برا ہے۔(۵۵) ☆ دوہرے معیار والے آدمی کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ (۵۶) ☆ انسان کو سچا اور کھرا ہونا چاہیے۔ ☆ روز محشر منافق رسوا ہوں گے۔(۵۷) ☆ منافق آدمی قابل مذمت ہے۔(۵۸)

(۳۷) عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

" مثل المنافق کمثل الشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ "(۵۹)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے۔ کبھی اُس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔

---

(۵۴) بخاری، الادب، رقم ۶۰۵۸، ص ۵۱۲ ۵۵۔ النسآء ۴: ۱۴۵

۵۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۲۱۰ ۵۷۔ ایضاً ۵۸۔ فتح الباری، ج ۱۰، ص ۴۷۵

(۵۹) i مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۴۳، ص ۱۱۶۳ ii نسائی، الایمان، رقم ۵۰۴۰، ص ۲۴۱۵

iii۔ مسند احمد، رقم ۵۰۷۹، ۵۶۱۴

عبر ونصائح

☆ منافق ہمیشہ شک اور تذبذب کی حالت میں مبتلا رہتا ہے۔(۶۰) ☆ اہل نفاق کو یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ وہ کس کی پیروی کریں۔(۶۱) ☆ اعتقادی منافق کا ٹھکانہ جہنم ہے۔(۶۲) ☆ اللہ تعالیٰ کی رضا دین اسلام کی پیروی اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں ہے۔(۶۳) ☆ دین اسلام ہی سچا دین اور نجات کی راہ ہے۔(۶۴) ☆ اس دین کو چھوڑنے والوں کا انجام عذاب ہے۔(۶۵)

(۳۸) عن قیس بن عباد قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال:

" فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنة و لا یجدون ریحها حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منهم تکفیکهم الدبیلة سراج من النار یظهر فی اکتافهم حتی ینجم من صدورهم۔"(۶۶)

ترجمہ حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میری امت میں بارہ منافق ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہوسکتا ہے۔ان میں سے آٹھ کیلئے دبیلہ (آگ کا شعلہ) کافی ہوگا جو ان کے کندھوں سے ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

عبر ونصائح

☆ منافقین ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔(۶۷) ☆ جیسے اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہوسکتا اسی طرح منافق کبھی جنت میں نہیں جائیں گے۔(۶۸) ☆ منافقین کو مختلف

---

(۶۰)۔النساء۴: ۱۴۳ (۶۱)۔شرح مسلم للنووی، ج۱۷،ص۱۲۸ (۶۲)۔التوبہ۹: ۶۸

(۶۳)۔آل عمران۳: ۳۱ (۶۴)۔ایضاً: ۱۹ (۶۵)۔ایضاً

(۶۶) i مسلم ،صفات المنافقین، رقم ۷۰۳۵،ص۱۱۶۳ ii مسند احمد، رقم ۲۳۲۷۹

۶۷۔التوبہ۹: ۱۱۳ ۶۸۔شرح مسلم للنووی، ج۱۷،ص۱۲۵

قسم کے عذاب دیئے جائیں گے جو ان کے جسموں کو جلا کر رکھ دیں گے۔(۶۹) ☆ ان کے جسموں میں پھوڑوں کے ذریعے پیپ ڈال دی جائے گی۔(۷۰) ☆ ان کیلئے مغفرت کی دعا جائز نہیں ہے۔(۷۱) ☆ تمام مسلمانوں کیلئے لازم ہے کہ وہ منافقوں کے عقائد و اعمال سے بچیں اور آخرت کے عذاب سے ڈریں۔ ☆ جنت میں اہل ایمان ہی جائیں گے۔(۷۲)

(۳۹) حدثنا محمد بن عبداللہ بن محمد النفیلی حدثنا محمد بن سلمٰی عن محمد بن اسحق قال حدثنی رجل من اهل الشام یقال له ابو منظور عن عمه قال حدثنی عمی عن عامر الرام اخی الخضر، فذکر رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم الاسقام فقال :

" المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقله اهله ثم ارسلوه "(۷۳)*

ترجمہ قبیلہ خضر کے عامر الرام نے حضرت نفیلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

منافق جب بیمار پڑے اور شفایاب ہو جائے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اس کا مالک باندھے اور کھول دے

عبر و نصائح

☆ مسلمان جب بیمار ہوتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(۷۴) ☆ منافق کو بیماری کوئی فائدہ نہیں دیتی۔(۷۵) ☆ مؤمن بیماری کی وجہ سے کیے ہوئے گناہوں پر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ کیلئے نصیحت حاصل کرتا ہے۔(۷۶) ☆ منافق بیمار ہو کر بھی غافل بھی رہتا ہے۔ ☆ منافق بیماری سے نہ نصیحت حاصل کرتا ہے اور نہ گناہوں سے معافی مانگتا ہے۔(۷۷) ☆ منافق جانور کی طرح ہے اور اس پر غفلت کے پردے پڑے ہوتے ہیں۔(۷۸) ☆ مؤمن جب بیمار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور شکوہ و شکایت نہیں کرتا۔(۷۹)

۶۹۔ ایضاً ۷۰۔ شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۵۷۶ ۷۱۔ التوبۃ ۹: ۸۴

۷۲۔ ایضاً: ۷۲ (۷۳) ابوداؤد، الجنائز، رقم ۳۰۸۹، ص ۱۴۵۶

*نقد سند: (۱)**عبداللہ بن محمد النفیلی:**

ان کے حالات حدیث نمبر ۲۴ صفحہ ۲۴ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲)**محمد بن سلمۃ:**

پورا نام ابوعبداللہ محمد بن سلمۃ بن عبداللہ الباھلی الحرانی (م:۱۹۱ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے گیارہویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ رم۴

(الف) تہذیب الکمال، ج۲۵، ص۲۹۰ (ب) الثقات، ج۹، ص۸۴

(ج) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۷۶ (د) سیر اعلام النبلاء، ج۸، ص۲۲

(۳)**محمد بن اسحاق:**

پورا نام ابوعبداللہ محمد بن ابویعقوب اسحاق بن حرب البلخی اللـؤلـؤی (م: ۲۳۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) سیر اعلام النبلاء، ج۹، ص۶۰۷ (ب) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۵۳

(۴)**ابومنظور:**

پورا نام ابومنظور شامی ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان سے روایت لی ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے انہیں مجہول لکھا ہے۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۴۶۰ (ب) التاریخ الکبیر، ج۸، ص۳۸۷

(۵)**عامر الرام:**

پورا نام عامر الخضری الرامی المحاربی ہے۔ یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ امام ابوداؤد نے ان سے روایات لی ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۳۷۲ (ب) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۳، ص۱۱۸

۷۴۔ حدیث محولہ بالا ۷۵۔ عون المعبود، ج۸، ص۳۵۲

۷۶۔ ایضاً، ص۳۵۱ ۷۷۔ ایضاً، ص۳۵۲

۷۸۔ الاعراف ۷:۱۷۹ ۷۹۔ بذل المجہود، ج۱۴، ص۴۶

فتن

(۴۰) قال سمعت اسامة رضی الله عنه قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، فقال:

" انی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر "(۸۰)

ترجمہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کی جگہوں میں فتنے ایسے گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں۔

عبر ونصائح

☆ فتنے ظہور پذیر ضرور ہوں گے۔ ☆ فتنے مسلسل ہوں گے۔ ☆ مسلمان فتنوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کے بارے میں علم دیا گیا ہے۔ (۸۱) ☆ قرب قیامت فتنوں سے کوئی جگہ محفوظ نہیں رہے گی۔ ☆ مدینہ منورہ میں فتنوں کا ظہور کثرت سے ہو گا۔ (۸۲) ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ کچھ دیکھتے ہیں جو غیر نبی نہیں دیکھ سکتا۔ (۸۳) ☆ مستقبل کے حالات کی خبر دینا علامات نبوت میں سے ہے۔ (۸۴)

(۴۱) عن حذیفة قال سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا" (۸۵)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فتنے دلوں پر ایک کے بعد ایک اس طرح آئیں گے کہ جس طرح بوریا اور چٹائی کے تنکے ایک کے بعد ایک ہوتے ہیں۔

عبر ونصائح

☆ قرب قیامت مسلسل فتنے بپا ہوں گے۔ ☆ جس طرح چٹائی کے تنکے ایک دوسرے سے پیوستہ ہوتے ہیں امت محمدیہ میں فتنے بھی اسی طرح آئیں گے۔ (۸۶)

---

(۸۰) i بخاری، فضائل المدینۃ، رقم ۱۸۷۸، ص ۱۴۷ ii مسلم، الفتن، رقم ۷۲۴۵، ص ۱۱۷۷

۸۱۔ عمدۃ القاری، ج ۷، ص ۵۸۶ ۸۲۔ ایضاً ۸۳۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۰۶

۸۴۔ عمدۃ القاری، ج ۷، ص ۵۸۶

(۸۵) i مسلم، الایمان، رقم ۳۶۹، ص ۷۰۲ ii مسند احمد، رقم ۲۳۳۴۰، ۲۳۵۰۰

۸۶۔ فتح الملھم، ج ۲، ص ۲۳۸

☆ یہ فتنے دلوں پر اثر انداز ہونے والے ہوں گے۔(۸۷)☆اس وقت مسلمانوں کا دور ابتلاء ہوگا اور ایمان کو سلامت رکھنا بہت مشکل ہوگا۔(۸۸)☆فتنوں کے دور میں ہر وقت اللہ کی پناہ اور اس سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔(۸۹)☆آج فتنوں کا زمانہ ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں، مال کی حرص، بے حیائی وفحاشی کا عام ہونا، امانت کا اٹھنا، انسانوں کا قتل ہونا، مسلمانوں کا دین سے دور ہونا، فرقہ واریت کا ہونا۔☆آج ہمیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرنا چاہیے اور فتنوں سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔(۹۰)

(۴۲) حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابنة السدی الکوفی حدثنا عمر بن شاکر بن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

یاتی علی الناس زمان الصابر فیهم علی دینه کالقابض علی الجمر۔

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب من هذا الوجه وعمر بن شاکر قد روی عنه غیر واحد من اهل العلم وهو شیخ بصری۔(۹۱)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح تکلیف میں مبتلاء ہوگا۔

۸۷۔فتح الملھم، ج ۲، ص ۲۳۸ ۸۸۔شرح مسلم للنووی، ج ۲، ص ۱۷۱

۸۹۔ایضاً ۹۰۔التحریم ۶۶:۸

(۹۱) i.ابوداؤد، الملاحم، رقم ۴۳۴۲، ص ۱۵۳۹ ii ابن ماجہ، الفتن، رقم ۳۹۵۷، ص ۲۷۱۴

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔عمر بن شاکر بصری ہیں ان سے کئی اہل علم نے احادیث نقل کی ہیں۔

عبر ونصائح

☆ سخت فتنوں کے دور میں دین اسلام پر عمل پیرا ہونا بہت مشکل کام ہے۔ (۹۲) ☆ جس طرح آگ کا انگارہ پکڑنا مشکل کام ہے اسی طرح آج کے دور میں دین پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مشکلات پر صبر کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ (۹۳) ☆ دین اسلام کے بارے میں متزلزل ہونا ایمان کی کمزوری ہے۔ (۹۴) ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دور کی پیشن گوئی فرمائی تھی وہ آج کا دور ہے۔ (۹۵)

(۴۳) حدثنا هشام بن عمار ومحمد بن الصباح قالا ثنا عبدالعزيز بن ابی حازم حدثنی ابی عن عمارة بن حزم عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال :

" كيف بكم وبزمان يوشك ان ياتی يغربل الناس فيه غربلة وتبقى حثالة من الناس ، كانوا هكذا وشبك بين اصابعه "(۹۶)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس زمانے میں تمہارا کیا حال ہوگا یا ایسا زمانہ آئے گا کہ اچھے لوگوں کا اس میں قحط پڑ جائے گا اور لوگوں کا کوڑا کرکٹ رہ جائے گا، بلکہ ان انگلیوں کی طرح دست وگریبان رہیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

عبر ونصائح

☆ آخر زمانہ میں نیک لوگ اُٹھ جائیں گے۔ ☆ قرب قیامت رذیل لوگ اہم عہدوں پر فائز ہو جائیں گے۔ (۹۷) ☆ اس وقت وعدہ خلافی عام ہوگی۔ ☆ اس وقت امانت میں خیانت کرنے میں اکثر لوگ ملوث ہوں گے۔ (۹۸) ☆ امین اور خائن، نیک اور فاجر میں فرق کرنا مشکل ہوگا۔ (۹۹) ☆ اس وقت دینی امور بھی خلط ملط ہو جائیں گے۔ (۱۰۰)

۹۲۔ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، ج ۱۱، ص ۴۹۷
۹۳۔ ایضاً، ص ۴۹۸
۹۴۔ ایضاً
۹۵۔ ایضاً
(۹۶) ترمذی، الفتن، رقم ۲۲۶۰، ص ۱۸۷۹
۹۷۔ مختصر شرح جامع ترمذی، ج ۲، ص ۷۶
۹۸۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۴۹۹
۹۹۔ ایضاً
۱۰۰۔ مختصر شرح جامع ترمذی، ج ۲، ص ۷۶

فصل چہارم

- موت
- قیامت
- جنت
- دوزخ

موت

(۴۴) عن ابی بن کعب عن النبی ﷺ :

" انی ضربت للدنیا مثلاً ولابن آدم عند الموت مثله مثل رجل له ثلاثه أخلاء ـ فلما حضره الموت قال لأحدهم :انك كنت لی خلیلا ، وكنت لی مكرماً مؤثراً ، وقد حضر نی من امرالله ماتری ، فماذاعندك ؟ فیقول خلیله ذلك :وماذا عندی وهذا أمرالله تعالی قد غلبنی علیك ولا أستطیع أن أنفس كربتك ، ولاأفرج غمك ولا أؤخر سعیك ولكن هاأنذر بین یدیك فخذ منی زاداً تذهب به معك فانه ینفعك قال ثم دعا الثانی فقال انك كنت لی خلیلاً ، وكنت آثر الثلاثة عندی ، وقد نزل بی من أمرالله ما تری فماذاعندك ؟قال ، یقول وماذا عندی وهذاأ مرالله قد غلبنی ولا أستطیع أن أنفس كربتك ولا أفرج غمك ، ولا أؤخر سعیك ولكن سأ قوم علیك فی مرضك واذا مت أتقنت غسلك وجودت كسوتك وسترت جسدك وعورتك قال ثم دعا الثالث فقال :نزل بی من أمر الله ماتری وكنت أهون الثلاثة علی ، وكنت لك مضیعاً ، وفیك زاهداً فماذا عندك ؟ قال عندی انی قرینك وحلیفك فی الدنیا والآخرة ، أدخل معك قبرك حین تدخله ، وأخرج منه حین تخرج منه ولا أفارقك أبداً :فقال النبی ﷺ : هذا ماله وأهله وعمله أما الأول الذی قال خذ منی زاداً فماله والثانی أهله والثالث عمله"۔(۱)

ترجمہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:
میں دنیا کی مثال اور ابن آدم کی موت کے وقت مثال بیان کرتا ہوں ۔اس کی

(۱) بخاری، سکرات الموت، رقم ۱۳۴۸

مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کے تین دوست ہوں، جب اس کے پاس موت آئی تو اس نے ان تینوں میں سے ایک کو کہا! بے شک تو میرا دوست ہے اور میرے لیے بڑا عزت والا ہے۔ اب میرے پاس اللہ کا یہ حکم (موت کا) آیا ہے۔ تیرا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور تیرے پاس میری مدد کیلئے کیا ہے؟ پس اس کے اس دوست نے کہا! میرے پاس کچھ نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو تیرے پاس آیا ہے، میں تم سے کوئی دُکھ دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اور نہ تیرا غم دور کر سکتا ہوں اور نہ موت کو تجھ سے دور کر سکتا ہوں۔ بس اتنا ہے کہ میرے پاس کچھ نفع دینے والی اشیاء ہیں یہ تو اپنے ساتھ لے جا یہ تجھے نفع دیں گی۔ پھر وہ دوسرے دوست کو بلاتا ہے اور کہتا ہے بے شک تو میرا دوست ہے اور تینوں میں سے قریب تر ہے۔ اب میرے پاس اللہ کا حکم (موت کا) آیا ہے تیرا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں اس بارے میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ اللہ کا حکم ہے میں تم سے دُکھ دور نہیں کر سکتا اور نہ غم دور کر سکتا ہوں اور نہ موت کو تم سے دور کر سکتا ہوں، لیکن میں تیری بیماری میں تیرے پاس رہوں گا، جب تو مر جائے گا تو تجھے غسل دے دوں گا اور تجھے کفن پہنا دوں گا اور تیرے جسم اور شرمگاہ کو ڈھانپ دوں گا۔ پھر وہ تیسرے دوست کو بلاتا ہے پس کہتا ہے کہ میرے پاس اللہ کا حکم (موت کا) آیا ہے تیرا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ جبکہ تو تینوں دوستوں میں سب سے ہلکا دوست ہے اور میں تیرے لیے ہلکا ہوں اور تیرے پاس زہد ہے۔ تو وہ تیسرا کہتا ہے کہ میں دنیا اور آخرت میں تیرا دوست اور حلیف ہوں۔ میں تیرے ساتھ قبر میں جاؤں گا اور (روز محشر) تیرے ساتھ قبر سے اٹھوں گا اور میں تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یہ اس کا مال، گھر والے اور عمل ہے۔ پہلا جس نے کہا مجھ سے کچھ لے لو وہ مال، دوسرا اس کے گھر والے اور تیسرا اس کا عمل ہے۔

عبر و نصائح

☆ موت کا وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔(۲) ☆ ہر انسان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔(۳) ☆ اللہ تعالیٰ مال، اولاد، بیوی اور دوستوں کے ذریعے آزماتا ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ زندگی اور موت کے ساتھ بندے کو آزماتا ہے۔(۴) ☆ موت کا سفر بندے نے اکیلے طے کرنا ہے۔ ☆ مال، اولاد اور دوست کچھ کام نہیں آئیں گے۔(۵) ☆ بندے کے اعمال قبر، حشر اور ہر جگہ اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اور اچھے اعمال اسے فائدہ پہنچاتے ہیں۔(۶) ☆ ہر بندے نے جو اعمال کیے ہیں، اچھے ہوں یا بُرے ان کا حساب دینا پڑے گا اور جزاء و سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔(۷)

(۴۵) اخبرنا عبدالله بن بريدة عن ابيه قال قال النبى صلى الله عليه و آله وسلم: '' هل تدرون مامثل هذه وهذه ورمى بحصاتين قالوا الله ورسوله اعلم قال هذاك الامل وهذاك الاجل ''

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب (۸)*

ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ اس کی اور اس کی کیا مثال ہے اور دو کنکریاں پھینکیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اُمید ہے اور یہ موت۔

۲۔(i) المنافقون ۶۳: ۱۱ (ii) الاعراف ۷: ۳۴ (iii) المؤمنون ۲۳: ۴۳

۳۔(i) آل عمران ۳: ۱۸۵ (ii) الاعراف ۷: ۱۸۵ (iii) الانبیاء ۲۱: ۳۵ (iv) العنکبوت ۲۹: ۵۷

۴۔ الملک ۶۷: ۲ ۵۔(i) البقرۃ ۲: ۴۸ (ii) ایضاً: ۱۲۳

۶۔(i) الفتح ۴۸: ۲۹ (ii) البقرۃ ۲: ۶۲ (iii) النحل ۱۶: ۹۷ (iv) الکہف ۱۸: ۸۸ (v) طٰہٰ ۲۰: ۷۵ (vi) الفرقان ۲۵: ۷۱ (vii) القصص ۲۸: ۸۰ (viii) سبا ۳۴: ۳۷

۷۔(i)۔ البقرۃ ۲: ۱۳۴ (ii) ایضاً: ۱۴۱ (iii) ایضاً: ۲۸۱ (iv) ایضاً: ۲۸۶ (v) ابراہیم ۱۴: ۵۱ (vi) غافر ۴۰: ۱۷ (vii) الجاثیہ ۴۵: ۲۲

(۸) ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۰، ص ۱۹۴۰

عبر ونصائح:

☆معلم کا طالب علموں کو متوجہ کرنے کیلئے سوالات کرنا بہترین ذریعہ تعلیم ہے۔(۹) ☆استاد یا شیخ کے سامنے خاموش رہنا اوران کے جواب کا انتظار کرنا حصول علم کیلئے بہترین طریقہ ہے۔(۱۰) ☆کسی حسّی شئے کے ذریعے بات سمجھانا بہترین طریقہ تعلیم ہے۔☆ بندے کی اُمیدیں بہت زیادہ اور عمر کم ہے۔(۱۱) ☆ بندے کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں لیکن موت آجاتی ہے۔(۱۲) ☆ ہمیں اپنی موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔(۱۳) ☆ ہمیں ہر قسم کے علوم وفنون سیکھنے چاہیے۔(۱۴)

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کوایک اور سند سے روایت کیا ہے۔

سند احمد: حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا عبدالملك بن عمرو ثنا علی بن علی عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم۔(رقم ۱۱۱۳۲)

نتیجہ بحث: اس طرح یہ حدیث حسن لغیرہ ہے

۹۔نزھۃ القاری، ج۳،ص۴۶۳ ۱۰۔فتح الباری، ج۴،ص۳۲۴

۱۱۔تحفۃ الاحوذی، ج۸،ص۱۷۶ ۱۲۔ایضاً

۱۳۔ایضاً ۱۴۔ایضاً

قیامت

(۴۶) عن انس قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وسلم
"بعثت انا والساعة كهاتين قال فضم السبابة والوسطى"۔
قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح (۱۵)*

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں اور قیامت ایسے ہیں ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔

عبر ونصائح

☆ قیامت کا قائم ہونا برحق ہے۔☆ قیامت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں فاصلہ نہیں ہے۔ ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول (اپنی نبوت ورسالت کے ساتھ) مبعوث نہیں ہوگا۔(۱۶) ☆ قیامت کا دن دور نہیں ہے۔☆ قیامت سے مراد زمانے کا ختم ہونا ہے۔(۱۷) ☆ بندہ کو ہروقت آخرت کے دن کی تیاری کرتے رہنا چاہیے۔☆ قیامت کا دن انتہائی قریب ہے۔(۱۸)

(۴۷) عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال :
"لأذودن عن حوضى رجالا كما تذاد الغريبة من الابل "(۱۹)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔

---

(۱۵) i بخاری، الرقاق ،رقم ۶۵۰۵ ،ص ۵۴۶ ii مسلم ،الفتن ،رقم ۷۴۰۸ ،ص ۱۱۹۰
iii ترمذی، الفتن ،رقم ۲۲۱۴، ص ۱۸۷۴ iv مسند احمد ،رقم ۱۲۲۴۷، ۱۲۳۲۴، ۱۳۳۱۸
*نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔
۱۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۴۹ ۱۷۔ ایضاً، ص ۳۴۸ ۱۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۸
(۱۹) i بخاری، المساقاۃ ،رقم ۲۳۶۸ ،ص ۱۸۵ ii مسلم ،فضائل ،رقم ۵۹۹۳ ،ص ۱۰۸۵

عبر ونصائح

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض اور جو کچھ اس میں ہوگا، اس تمام پر حق ملکیت عطائی ہوگا۔ (۲۰) ☆ حوض سے سیراب وہی ہوگا جسے حضور اکرم ﷺ اجازت دیں گے۔ ☆ بعض لوگوں کی خواہش کے باوجود انہیں حوض سے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ☆ منافق، گمراہ، مرتد اور کافروں کو حوض سے روکا جائے گا۔ (۲۱) ☆ حوض سے وہی پیئے گا جسے اللہ اور اس کے حبیب مصطفیٰ ﷺ کی رضا حاصل ہوگی۔ ☆ کسی بھی چیز کے مالک کو اس چیز پر دوسروں سے زیادہ حق ہوتا ہے۔ (۲۲)

(۴۸) عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال:

" لاتقوم الساعة حتی تقاتلوا خوزا و کرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعین کان وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر" (۲۳)*

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم اقوام خوز و کرمان سے جنگ نہ کرلو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ اُن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

عبر ونصائح

☆ مسلمانوں کو جہاد کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ ☆ مسلمانوں کا دوسری قوتوں سے جنگ کرنا لازمی امر ہے۔ ☆ خوز و کرمان کے علاقوں سے اسلام کے خلاف فتنے اٹھیں گے۔ ☆ اہل عرب کی عجمی قوموں سے لڑائی ہوگی۔ (۲۴) ☆ حضور اکرم ﷺ کو ان قوموں کا علم دیا گیا ہے۔ ☆ خوز و کرمان کے ان لوگوں کے حلیوں اور شکلوں کا علم بھی آپ ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ ☆ مسلمانوں کی ترکوں سے لڑائی ہوگی۔ (۲۵) ☆ شمالی ہند اور چین میں رہنے والوں سے مسلمانوں کی جنگ ہوگی۔ (۲۶)

۲۰۔ عمدۃ القاری، ج۹، ص۸۰ ۲۱۔ ایضاً ۲۲۔ فتح الباری، ج۵، ص۴۳

(۲۳) i بخاری، المناقب، رقم ۳۵۹۰، ص۲۹۲ ii مسلم، الفتن، رقم ۷۳۱۴، ص۱۱۸۲

۲۴۔ عمدۃ القاری، ج۱۱، ص۳۳۰ ۲۵۔ بخاری، المناقب، رقم ۳۵۸۷، ص۲۹۲

۲۶۔ فتح الباری، ج۶، ص۶۰۸

جنت

(۴۹) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" ان الجنة لا یدخلها الانفس مسلمة ما انتم فی الشرک الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۲۷)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور وہ مسلمان شرک کرنے والوں میں سے اس طرح نمایاں ہوگا جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں۔

عبر ونصائح

☆ روز محشر مسلمان دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔ ☆ مشرکین قیامت کے دن رسوا ہوں گے۔ ☆ قیامت کے دن امت محمدیہ دوسری امتوں سے ارفع واعلیٰ شان والی ہوگی۔ ☆ جس طرح سفید بال کالے بالوں میں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح امت محمدیہ بھی پہچانی جائے گی۔ ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان والو اور مشرکین کے بارے میں علامات بتادی گئی ہیں۔ ☆ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

(۵۰) عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" الجنة اقرب الی احدکم من شراک نعله والنار مثل ذلک "(۲۸)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی۔

---

(۲۷) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۲۸، ص ۵۴۷ ii مسلم، الایمان، رقم ۵۳۰، ص ۷۱۸
iii ترمذی، صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۴۷، ص ۱۹۰۷ iv ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۸۳، ص ۲۷۳۷
(۲۸) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۸۸، ص ۵۴۴ ii مسند احمد، رقم ۳۸۷۱

عبر ونصائح

☆ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرتے رہنا چاہیے۔☆ چھوٹی سی نیکی پر اللہ تعالیٰ بخشش فرما سکتا ہے۔☆ معمولی گناہ پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ ہو سکتی ہے۔☆ کسی نیکی کو حقیر نہیں جاننا چاہیے۔(۲۹) ☆ کسی گناہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔(۳۰) ☆ اطاعت الٰہی جنت کا راستہ ہے۔☆ گناہ جہنم کا راستہ ہے۔☆ جنت کا حصول آسان ہے اور اسی طرح معمولی گناہ سے جہنم کا عذاب مل سکتا ہے۔(۳۱)

(۵۱) عن سهل عن النبی صلی اللہ علیه و آله و سلم قال :

"ان اهل الجنة لیتراء ون الغرف فی الجنة کما تتراء ون الکوکب فی السمآء(۳۲)

ترجمہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جنت میں بالا خانے اس طرح نظر آئیں گے جیسے تم آسمانی ستاروں کو دیکھتے ہو۔

عبر ونصائح

☆ جنت کا ہونا برحق ہے۔☆ اہل ایمان جنت میں ضرور جائیں گے۔☆ جنتی لوگوں کے درجات مختلف ہیں۔(۳۳) ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کا مشاہدہ کروایا گیا ہے۔(۳۴) ☆ جنت میں اعلیٰ وارفع مکانات موجود ہیں۔☆ نیک وصالح اور ایمان قوی والوں کیلئے اعلیٰ مکانات اور درجات ہیں۔(۳۵) ☆ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں موجود نعمتوں کا دیدار کروائے گا۔☆ جنت کی نعمتوں کا نظارہ دور و قریب سے ہو سکے گا۔(۳۶)

۲۹۔عمدۃ القاری، ج۱۵،ص ۵۶۱ ۳۰۔ایضاً ۳۱۔فتح الباری، ج۱۱،ص ۳۲۱

(۳۲) بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۵۵ ص ۵۴۹

۳۳۔(i) الانعام ۶: ۱۳۳ (ii) الانفال ۸: ۴ (iii) الاحقاف ۴۶: ۱۹

۳۴۔بخاری، الصلوٰۃ، رقم ۳۴۹، ص ۳۰ ۳۵۔(i) طٰہٰ ۲۰: ۷۵ (ii) المجادلۃ ۵۸: ۱۱

۳۶۔عمدۃ القاری، ج۱۵، ص ۶۲۲

(۵۲) عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

"فیلقون فی نہرا لحیاۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل" (۳۷)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا۔ تو وہ اس طرح نکلیں گے۔ جیسے دریا کے کنارے دانہ تروتازہ اُگتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ جنت میں نہر حیات موجود ہے۔ ☆ گناہوں کی سزا کیلئے گناہگار مسلمانوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ ☆ نہر حیات میں نہانے کی وجہ سے خراب جسم ٹھیک ہو جائیں گے۔ ☆ اس نہر میں نہانا نعمت باری تعالیٰ ہے۔ ☆ اہل ایمان ہر حال میں جنت میں جائیں گے۔ (۳۸) ☆ دوزخ میں رہنے کی وجہ سے جسموں میں ضعف پیدا ہو جائیگا پھر اس نہر میں ڈالنے سے جسموں میں قوت پیدا ہو جائے گی۔ (۳۹) ☆ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، انبیاء، فرشتوں اور صالحین کی شفاعت سے گناہگاروں کو دوزخ سے چھٹکارا دے کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ (۴۰)

(۵۳) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

" یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر "(۴۱)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت میں کچھ ایسی قومیں داخل ہوں گی کہ جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔

---

(۳۷) بخاری، الرقاق ، ۶۵۶۰، ص ۵۴۹
۳۸۔ بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۶۰، ص ۵۴۹
۳۹۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۶۲۵
۴۰۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۴۳۰
(۴۱) i مسلم، الجنۃ، رقم ۷۱۶۲، ص ۱۱۷۱
ii مسند احمد، رقم ۸۳۹۰، ۸۳۹۱

عبر ونصائح

☆ بعض کمزور دلوں والے لوگ جنت میں جائیں گے۔☆ جس کے دل اللہ تعالیٰ کے خوف وہیبت سے ڈرتے ہیں وہ جنت میں جائیں۔(۴۲)☆ جن لوگوں پر اللہ کا خوف غالب رہتا ہے،کامیاب وہی لوگ ہیں۔(۴۳)☆ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے کا انعام جنت ہے۔(۴۴) ☆ جو دل اللہ کے خوف سے گناہوں سے دور رہتے ہیں وہ روز محشر سکون واطمینان میں ہوں گے۔(۴۵) ☆ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہی گناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔☆ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔(۴۶)

دوزخ

(۵۴) عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم : " الجنۃ اقرب الی احدکم من شراك نعلہ والنار مثل ذلك "(۴۷)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی۔

عبر ونصائح

☆ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرتے رہنا چاہیے۔☆ چھوٹی سی نیکی پر اللہ تعالیٰ بخشش فرما سکتا ہے۔☆ معمولی گناہ پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ ہو سکتی ہے۔☆ کسی نیکی کو حقیر نہیں جاننا چاہیے۔ ☆ کسی گناہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔☆ اطاعت الٰہی جنت کا راستہ ہے۔☆ گناہ جہنم کا راستہ ہے۔☆ جنت کا حصول آسان ہے اور اسی طرح معمولی گناہ سے جہنم کا عذاب مل سکتا ہے۔

۴۲۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۷،ص ۱۷۷ ۴۳۔ایضاً ۴۴۔آل عمران ۳: ۱۵۹

۴۵۔یونس ۱۰: ۶۳، ۶۴ ۴۶۔الرعد ۱۳: ۲۸

(۴۷) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۸۸، ص ۵۴۴ ii مسند احمد، رقم ۳۸۷۱۱

(۵۵) عن ابن عباس رضی الله عنه قال :خرج رسول الله صلی اللہعلیه وآله وسلم قال :

ارایتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من سفح هذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیك کذبا قال :

"فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید "(۴۸)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا: بتاؤ! اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے۔ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔فرمایا۔تو میں تمہیں (جہنم کے) اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے۔

عبر ونصائح

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے تھے۔☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کی تصدیق کفار ومشرکین بھی کرتے تھے۔☆ دوزخ کا عذاب برحق ہے۔(۴۹) ☆ دین اسلام کے نہ ماننے والوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔(۵۰) ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرنے والے دوزخ میں جائیں گے۔(۵۱) ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالیٰ کی طرف سے دوزخ کا ڈر سنانے والے ہیں۔(۵۲)

---

(۴۸) بخاری، التفسیر، رقم ۴۹۷۱، ص ۴۳۱

۴۹۔i۔الطور ۵۲: ۷ ii۔الزمر ۳۹: ۱۹

۵۰۔i۔آل عمران ۳: ۸۵ ii۔النسآء ۴: ۱۱۵

۵۱۔i۔البقرۃ ۲: ۸۹ ii۔التوبۃ ۹: ۶۱

۵۲۔ i۔الفرقان ۲۵: ۱ ii۔فاطر ۳۵: ۲۴

(۵٦) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" صنفان من اھل النار لم ارمثلھما : ناس معھم سیاط کانھا اذناب البقر یضربون بھا الناس ونسآء کاسیات عاریات مائلات ممیلات علی رؤو سھن مثل کاسنمۃ البخت "(۵۳)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دوزخ والوں کی دو قسمیں ہیں جن کی مثل میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں۔ وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہیں۔

عبر ونصائح

☆ آنے والے حالات کی خبر دینا نبوت کے معجزات میں سے ہے۔(۵۴) ☆ مخلوق خدا کو بلاوجہ مارنا یا دکھ تکلیف دینا دوزخیوں کی نشانی ہے۔(۵۵) ☆ عورتیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود ناشکری کرتی ہیں۔(۵٦) ☆ اکثر عورتوں کا تنگ لباس پہننا یا جسم کے بعض حصوں کو ننگا رکھنا جہنمی ہونے کی علامت ہے۔(۵۷) ☆ ایسا باریک لباس پہننا کہ جس سے جسم کا اندر والا حصہ جھلکتا ہوا یا عریاں نظر آئے جائز نہیں ہے۔(۵۸) ☆ عورتوں کا خاوند کے علاوہ کسی اور کیلئے زیب وزینت کرنا اور بلاوجہ بازاروں میں پھرنا یا غیر محرم مردوں سے میل جول رکھنا شرعاً ناجائز ہے۔(۵۹) ☆ اطاعت الٰہی نہ کرنا، عزت کی حفاظت نہ کرنا، بے حیائی اور بے پردگی کی وجہ سے عورتوں کو عذاب دیا جائے گا۔(٦۰) ☆ عورتوں کا سروں کو ننگا رکھنا یا بالوں کو بناؤ سنگھار دوسروں کو متوجہ کرنے کیلئے کرنا جائز نہیں ہے۔(٦١)

---

(۵۳) i مسلم، اللباس، رقم ۵۵۸۲، ص ۱۰۵۸ ii مسند احمد، رقم ۸٦۷۳

۵۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۱۱۰ ۲۔ البقرۃ ۲: ۴۹ ۵۵۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۴: ۱۱۰

۵٦۔ شرح صحیح مسلم، ج ٦، ص ۴۸۸ ۵۷۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۴، ص ۱۰

۵۸۔ الاحزاب ۳۳: ۳۲، ۳۳ ۵۹۔ ایضاً: ۳۰

٦۰۔ شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ٦۸۷ ٦۱۔ ایضاً، : ٦۸۸

(۵۷) حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا بکر بن عبدالرحمٰن ثنا عیسٰی بن المختار عن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"ان الکافر لیعظم حتی ان فرسہ لاعظم من احد وفضیلة جسدہ علی فرسہ کفضیلة جسد احدکم علی فرسہ" (۶۲)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دوزخی کافر کی داڑھ اتنی بڑی ہوگی جتنا کوہ اُحد، اور اس کا جسم داڑھ سے اتنا ہی بڑا ہوگا جیسے تمہارا جسم داڑھ سے بڑا ہوتا ہے۔

---

(۶۲) ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۳۲۲، ص ۲۷۴۰

نقدِ سند: (۱) **ابوبکر بن ابی شیبة:**

پورا نام ابوبکر عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی شیبۃ الواسطی الکوفی (م: ۲۳۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ بہت ساری کتب کے مصنف ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ ۱/۲ دس ق

(الف) تقریب التھذیب، ج۱، ص۴۱۸ (ب) الثقات، ج۸، ص۳۵۸

(ج) تاریخ الثقات، ص۲۷۶

(۲) **بکر بن عبدالرحمن:**

پورا نام قاضی ابوعبدالرحمٰن بکر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عیسٰی بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی الانصاری الکوفی (م: ۲۱۱/۲۱۲) ہے۔ انہیں بکر بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ ر دس ق

(الف) الجرح والتعدیل، ج۲، ص۳۸۹ (ب) الثقات، ج۴، ص۷۵

(ج) تقریب التھذیب، ج۱، ص۱۱۴

(۳)عیسیٰ بن المختار:

پورا نام عیسیٰ بن المختار بن عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ الانصاری الکوفی ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔/ اس ق

(الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۰۷ ٭ (ب) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ج۳، ت۶۶۰۴

(۴)محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ:

پورا نام قاضی عبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ الانصاری الکوفی (م:۱۴۸ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں۔ ابن حجر عسقلانی نے ان کو صدوق سیء الحفظ جدا لکھا ہے اور امام عجلی نے ان کو کان فقیھا صاحب سنة صدوقا جائذ الحدیث لکھا ہے۔/ ا

(الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۹۴ (ب) تاریخ الثقات، ص۴۰۷

(۵)عطیة العوفی:

پورا نام ابوالحسن عطیہ بن سعد بن جنادۃ العوفی الجدلی (م:۱۱۱ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہے، ابن حجر عسقلانی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ صدوق یخطی کثیرا۔ کان شیعا مدلسا، ابن معین نے انہیں صالح لکھا ہے، ابو حاتم نے ضعیف اور علامہ جوزجانی نے مائلک کے الفاظ لکھے ہیں۔/ ا ب ج د ت ق

(الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۲۸ (ب) الجرح والتعدیل، ج۶، ص۳۸۲

(ج) احوال الرجال، ص۴۲ (د) تاریخ الدوری، ج۲، ص۴۰۶۔

(۶)ابوسعید الخدری:

پورا نام ابوسعید سعد بن مالک بن سنان بن عبید الخدری الانصاری (م:۶۵ھ) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد دونوں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ چھوٹی عمر میں غزوہ اُحد میں شریک ہوئے۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۲۸۱ (ب) اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج۲، ص۱۳۸

(ج) سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۳۲۰

عبر ونصائح

☆ کفار کو جہنم میں سخت ترین عذاب دیا جائے گا۔(۶۳) ☆ کافروں کو عذاب دینے کیلئے ان کے اصلی جسموں کو دوزخ میں پھیلا دیا جائے گا۔(۶۴) ☆ کفار کا جسم بڑھنا حسی اور معنوی طور پر ہوگا۔(۶۵) ☆ روز محشر کفار کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوگا۔(۶۶)

۶۳۔البقرۃ۲:۸۵ ۶۴۔حاشیہ سندھی، ج۲،ص۵۸۷ ۶۵۔ایضاً
۶۶۔العنکبوت۲۹:۲۵

فصل پنجم

متفرق

(۵۸) عن عبداللہ قال :

''خط النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطا مربعا وخط وسط الخط المربع خطوطا الی جانب الخط الذی وسط المربع وخطا خارج الخط المربع ثم قال اتدرون ماھذا ؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا الخط الاؤسط الانسان والخطوط التی الی جانبہ الاعراض والاعراض تنھشہ من کل مکانا اذا خطاہ ھذا اصابہ ھذا والخط المربع الاجل المحیط بہ والخط الخارج البعید الامل.''

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث صحیح (۱)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا، پھر اس کے درمیان ایک خط اوپر کو نکلتا ہوا کھینچا اور اس درمیانی خط کے دونوں جانب بہت سے خطوط کھینچے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ درمیانی خط انسان ہے اور اس کے دونوں جانب جو خطوط کھینچے ہوئے ہیں وہ اس کی بیماریاں اور تکلیفیں ہیں جو اس پر آتی جاتی ہیں اور یہ مربع خط جو انسان کو گھیرے ہوئے ہے وہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس سے باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی تمنائیں ہیں۔

---

(۱) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۱۷، ص ۵۳۹ ii ترمذی، صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۵۴، ص ۱۸۹۸

iii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۳۱، ص ۲۷۳۴

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

عبرونصائح

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے علم کے اظہار کو مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ ☆ استاد یا شیخ کے علم کے سامنے اپنے علم کا اظہار نہ کرنا بہتر ہے۔ ☆ انسان بیماریوں، دکھوں اور تکلیفوں میں گھرا ہوا ہے۔(۲) ☆ انسان کی عمر محدود اور تمنائیں غیر محدود ہیں۔(۳) ☆ تختہ سیاہ یا تختہ سفید اور قلم کے ذریعے لکھ کر یا نشاندہی کر کے علم سکھانا بہترین ذریعہ تعلیم ہے۔ ☆ طالب علموں کو متوجہ رکھنے کیلئے ان سے سوال و جواب کرنے چاہیے۔ ☆ اللہ کا علم ہر شئے کو محیط ہے۔ ☆ مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور اکرم ﷺ کا ہے۔ ☆ انسان مرجاتا ہے مگر اس کی آرزوئیں ختم نہیں ہوتیں۔(۴)

(۵۹) عن مالك بن صعصعة رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم :

"سدرة المنتهیٰ فاذانبقها کانه قلال هجر وورقها کانه اذان الفیول"(۵)

ترجمہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
سدرۃ المنتہیٰ پر بیر اتنے بڑے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں۔

عبرونصائح

☆ سدرۃ المنتہیٰ کا وجود برحق ہے۔ ☆ حضور اکرم ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کی زیارت کی ہے۔ ☆ آپ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں علم عطا کیا گیا ہے۔ ☆ سدرۃ المنتہیٰ بیری کے درخت کی مانند ہے۔(۶) ☆ یہ درخت تمام آسمانوں اور جنت پر محیط ہے۔(۷) ☆ یہ فرشتوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی انتہائی حد ہے۔(۸) ☆ اس سے آگے حضور اکرم ﷺ کے سوا کوئی نہیں گیا۔(۹) ☆ سدرہ درخت کا پھل اور پتے بھی ہیں۔

۲۔عمدۃ القاری، ج۱۵،ص۵۰۳ ۳۔ایضاً ۴۔نزھۃ القاری، ج۵،ص۶۴۷

(۵) i بخاری ،بدء الخلق ،رقم ۳۲۰۷،ص۲۶۰ ii مسلم،الایمان،رقم ۴۱۱ ،ص۷۰۶

۶۔عمدۃ القاری، ج۱۰،ص۵۶۷ ۷۔ نزھۃ القاری، ج۲،ص۲۸

۸۔ایضاً، ص۲۹ ۹۔بخاری، الصلوٰۃ، رقم ۳۴۹ ،ص۳۰

(۶۰) حدثنا قیس قال سمعت مستوردا اخا بنی فهر یقول قال رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

"مامثل الدنیا فی الآخرۃ الامثل ما یجعل احدکم اصبعه فی الیم فلینظر بم یرجع"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱۰)

ترجمہ حضرت مستورد بن فہر کے بھائی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے اور پھر اس انگلی کو نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے۔

عبر و نصائح

☆ دنیا فانی اور آخرت کا گھر باقی رہنے والا ہے۔(۱۱)

☆ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت نہیں ہے۔(۱۲)

☆ دنیا کی مدت قلیل اور آخرت کی نہ ختم ہونے والی ہے۔(۱۳) ☆ دنیا کی تمام نعمتیں محدود اور ختم ہونے والی ہیں جب کہ آخرت کی نعمتوں کو دوام حاصل ہے۔(۱۴) ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں تھی۔(۱۵) ☆ ہمیں اس دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنی چاہئے۔(۱۶)

---

(۱۰) i مسلم، الجنۃ، رقم ۷۱۹۷، ص ۱۱۷۳ ii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۲۳، ص ۱۸۸۵

iii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۰۸، ص ۲۷۲۷

۱۱۔ الرحمٰن ۵۵: ۲۶، ۲۷ ۱۲۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۹۲

۱۳۔ النسآء ۴: ۷۷ ۱۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۹۲

۱۵۔ ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۷، ص ۱۸۹۰ ۱۶۔ الاحزاب ۳۳: ۲۹

(۶۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

"الارواح جنود مجندۃ تلتقی فتشام کما تشام الخیل فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف " (۱۷)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روحیں مجتمع جماعتیں تھیں وہ ایک دوسرے سے ملیں تو ان میں بے رغبتی ہوئی جس طرح گھوڑوں میں ہوتی ہے۔ جن کا اس وقت ایک دوسرے سے تعارف ہوا، ان میں محبت ہوگئی اور جن کا تعارف نہیں ہوا ان میں اختلاف رہے گا۔

عبر ونصائح

☆ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو اجتماعی طور پر پیدا فرمایا۔ پھر ان کو مختلف جسموں میں متفرق کردیا۔ (۱۸) ☆ جس شخص کی روح اس کے جسم کے موافق ہوئی وہ روح اس جسم سے محبت کرتی ہے۔ (۱۹) ☆ جس شخص کی روح اس کے جسم کے ناموافق ہوتی ہے وہ اس سے تنفر ہوتی ہے۔ (۲۰) ☆ جو روحیں عالم ارواح میں ایک دوسرے سے مانوس تھیں وہ عالم اجسام میں بھی ایک دوسرے سے مانوس ہوتی ہیں۔ (۲۱) ☆ اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں اجسام کو سعادت اور شقاوت کے اعتبار سے پیدا فرمایا ہے۔ (۲۲) ☆ عالم ارواح میں روحوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے (۲۳) ☆ اللہ تعالیٰ نے روحوں میں میلان رکھا ہے اچھی روحیں اچھائی کی طرف اور بُری روحیں برائی کی طرف مائل ہوجاتی ہیں۔

(۱۷) i مسلم، البر، رقم ۶۷۰۸، ص ۱۱۳۷ ii مسند احمد، رقم ۷۹۴۰

۱۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۸۵

۱۹۔ اکمال اکمال المعلم، ج ۷، ص ۲۷

۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۲۵۴

۲۲۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۸۵

۲۳۔ ایضاً

(۶۲) حدثنا محمدبن اسمٰعیل نا موسٰی بن اسمٰعیل نا ابان بن یزید نا یحیی بن ابی کثیرعن زید بن سلام ان ابا سلّام حدثه ان الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم قال :

" ان مثل من اشرك بالله کمثل رجل اشترٰی عبدا من خالص ماله بذهب اوورق فقال هذه داری وهذا عملی فاعمل وادالی فکان یعمل ویودی الی غیر فایکم یرضٰی ان یکون عبده کذٰلك "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۲۴)*

ترجمہ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے خالصتاً اپنے سونے چاندی کے مال سے کوئی غلام خریدا اور اسے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے۔لہٰذا اسے اختیار کرو اور مجھے کما کر دو۔لیکن وہ کام کرتا ہے اور اس کا منافع کسی اور کو دے دیتا ہے۔چنانچہ تم میں سے کون اس بات پر راضی ہے کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو۔

عبرونصائح

☆ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔(۲۵) ☆ تمام مخلوقات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے۔(۲۶) ☆ جن وانس کا کام اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔(۲۷) ☆ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے۔وہ اپنے اعمال ضائع کرتا ہے۔(۲۸) ☆ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا عطا کرنے والا ہے،اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔(۲۹) ☆ اللہ تعالیٰ کو شریک ٹھہرانا پسند نہیں ہے اور وہ شرک کا گناہ معاف نہیں کرے گا۔(۳۰)

(۲۴) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳ ،ص۱۹۳۹ ii مسند احمد، رقم ۴/۱۳۰، ۲۰۲

*نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۔الاسراء ۱۷: ۴۶ ۲۶۔الحشر ۵۹: ۲۳، ۲۴ ۲۷۔الذاریات ۵۱: ۵۶

۲۸۔آل عمران ۳: ۸۵ ۲۹۔تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۵ ۳۰۔النسآء ۴: ۱۱۶

(۶۳) حدثنا داود بن سلیمان العسکری ثنا محمد بن علی ابو هاشم بن ابی خداش الموصلی قال حدثنا محمد بن محصن عن ابراهیم بن ابی عبلة عن عبدالله بن الدیلمی عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" لصاحب البدعة ، یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین "(۳۱)**

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بدعتی اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال گھی سے نکل جاتا ہے۔

---

(۳۱) ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۴۹، ص ۲۴۸۰

** نقدِ سند: (۱) داؤد بن سلیمان العسکری:

پورا نام ابوسھل داؤد بن سلیمان بن حفص الدقاق العسکری ہے۔ یہ مولی بنی ہاشم ہیں۔ ان کا لقب بنان ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج ۳، ص ۴۱۴ (ب) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۲۲۸

(ج) تاریخ بغدادی، ج ۸، ص ۳۶۹

(۲) محمد بن علی:

پورا نام ابوعبداللہ محمد بن علی الاسدی ابوھاشم بن ابی خداش الموصلی (م: ۲۲۲ھ) ہے یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ عابد راوی ہیں۔ / س ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۲۲۸ (ب) تاریخ الثقات، ص ۴۱۰

(۳) محمد بن محصن:

پورا نام محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عکاشۃ بن محصن الاسدی ہے یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں اور کذاب راوی ہیں۔ / د ق

(الف) التاریخ الکبیر، ج ۱، ص ۴۰ (ب) المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، ج ۲، ص ۲۷۷

(ج) تہذیب الکمال، ج۲۶، ص۳۷۳ (د) تقریب التہذیب، ج۲، ص۲۱۴

(۴) ابراهیم بن ابی عبلة:

پورا نام ابو اسماعیل ابراہیم بن ابی عبلة شمر بن یقظان الشامی (م: ۱۵۲ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ /دس ق

(الف) میزان الاعتدال، ج۱، ص۴۷ (ب) تہذیب الکمال، ج۲، ص۱۴۳

(ج) تاریخ بغداد، ج۶، ص۱۳۳

(۵) عبدالله بن الدیلمی:

پورا نام عبداللہ بن فیروز الدیلمی ہے یہ ضحاک کے بھائی ہیں یہ کبار تابعین میں سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ /دس ق

(الف) الجرح والتعدیل، ج۵، ص۱۳۶ (ب) الثقات، ج۵، ص۳۹

(ج) تقریب التہذیب، ج۱، ص۴۱۴

(۶) حذیفه:

پورا نام ابوعبداللہ حذیفہ بن الیمان العبسی ہے یہ جلیل القدر صحابی رسول (م: ۳۶ھ) ہیں اور سابقین اولین میں سے ہیں۔ ان کے والد بھی صحابی تھے یہ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۱۵۹۔ (ب) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص۷۰۶

(ج) سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۳۰

عبر ونصائح

☆ بدعت اصل ایمان میں خلل انداز ہوتی ہے اور ایمان میں خلل ہونا اسلام سے نکلنا ہے۔ (۳۲)
☆ بدعتی اسلام سے نکل جاتا ہے۔ ☆ بدعتی کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے۔ (۳۳)
☆ بدعتی کا بدعت چھوڑے بغیر صدقہ اور توبہ قبول نہیں ہے۔ (۳۴) ☆ ہمیں بدعات سے بچنا چاہیے۔

۳۲۔ فوائد سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۹
۳۳۔ ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۵۰، ص ۲۴۸۰
۳۴۔ حاشیہ سندھی، ج ۱، ص ۲۵

باب سوم

عبادات

فصل اوّل مالی عبادات

فصل دوم بدنی عبادات

فصل سوم لسانی عبادات

فصل اوّل

مالی عبادات

(۶۴) عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال :

"الید العلیا خیر من الید السفلی" (۱)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

عبر ونصائح

☆ صدقہ وخیرات کرنے والا آدمی اعلیٰ صفات کا مالک ہے۔ ☆ کسی سے سوال کرنا پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ (۲) ☆ بغیر ضرورت کے سوال کرنا حرام ہے۔ (۳) ☆ صدقہ کرنے والا سوال کرنے والے سے افضل ہے۔ (۴) ☆ جو آدمی صبر وضبط سے کام لے کر مانگنے کی بجائے خود کمانے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سعی وکوشش میں برکت عطا فرمائے گا۔ (۵)
☆ واعظین ومبلغین کو لوگوں کو صدقہ وخیرات کرنے پر ابھارنا چاہیے۔ (۶)

(۶۵) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

"الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح غریب (۷)

---

(۱) i بخاری، الزکاۃ، رقم ۱۴۲۹، ص ۱۱۲ ii مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۸۸، ص ۸۴۱
iii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۴۳، ص ۱۸۸۷ iv ابوداؤد، الزکاۃ، رقم ۱۶۴۸، ص ۱۳۴۶
v نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۴۴، ص ۲۲۵۲ vi مسند احمد، رقم ۲۲۳۲۸

نقدِ سند i-: امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نافع نے ایوب سے اختلاف کیا ہے۔
ii- امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۳۹ ۳۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۰۷ ۴۔ ایضاً
۵۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۳۹ ۶۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۲۹۷

(۷) i بخاری، النفقات، رقم ۵۳۵۳، ص ۴۶۲ ii مسلم، الزھد، رقم ۷۴۶۸، ص ۱۱۹۴
iii ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۶۹، ص ۱۸۵۰ iv نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۸، ص ۲۲۵۴
v ابن ماجہ، التجارات، رقم ۲۱۴۰، ص ۲۶۰۵

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بیوہ عورت اور مسکین پر کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو، اور اس روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو افطار نہ کرتا ہو۔

عبر ونصائح

☆ بیواؤں اور مسکینوں کی اچھائی کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ ☆ حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرنا ہمارا اخلاقی و دینی فریضہ ہے۔ (۸) ☆ ضرورت مندوں کی حاجت روائی کیلئے کوشش کرنا بھی صدقہ ہے۔ (۹) ☆ دوسروں پر نیکی صرف رضائے الٰہی کیلئے کرنا اعلیٰ ترین صفت ہے۔ (۱۰) ☆ حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کا وسیلہ بننا بھی عبادت ہے۔ (۱۱) ☆ بیوہ اور مسکین کی ضرورت پوری کرنا بدنی، مالی اور جانی عبادت سے افضل عبادت ہے۔ (۱۲)

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔ امام بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی اپنی اسناد سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی: (i) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن صفوان بن سليم، عن النبی صلی الله عليه وسلم۔

(ii) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم۔

سند بخاری: حدثنا يحيی بن قزعة حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم۔

سندِ مسلم: حدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم۔

سند نسائی: اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبدالله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن ثور بن زيد الديلی عن ابی الغيث عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم۔

سند ابن ماجہ: حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب حدثنا عبدالعزيز الدراوردی عن ثور بن زيد الديلی عن ابی الغيث مولیٰ ابن مطيع عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم۔

۸۔ فتح الباری، ج۹، ص۴۹۹ ۹۔ ایضاً ۱۰۔ ایضاً
۱۱۔ عمدۃ القاری، ج۱۴، ص۳۶۵ ۱۲۔ ایضاً، ج۱۵، ص۱۷۳

(۶۶) عن عبداللہ بن عمر و عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

" مثل الذی یسترد ما وھب کمثل الکلب یقیئ فیا کل قیئہ " (۱۳)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ھبہ کرکے واپس لینے والے کی مثال ایسے کتے کی ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

عبر و نصائح

☆ دوسروں کو اشیاء ہبہ کرنا بڑا ہی مستحسن فعل ہے۔ ☆ ہبہ کر کے چیز واپس لینا غیر پسندیدہ فعل ہے۔ (۱۴) ☆ والدین کو ہبہ کر کے چیز واپس لینا حرام ہے۔ (۱۵) ☆ رشتہ داروں کو ہبہ کر کے چیز واپس لینا ناجائز ہے۔ (۱۶) ☆ زوجین اگر آپس میں چیز ہبہ کریں تو اس میں رجوع درست نہیں ہے۔ (۱۷) ☆ موھوب لہ کے قبضہ کرنے سے پہلے رجوع جائز ہے۔ (۱۸) ☆ کتے کی قے کی مثال سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ کتا حلال وحرام کا مکلف نہیں ہے۔ (۱۹) ☆ ہبہ بالعوض میں رجوع جائز نہیں ہے۔ (۲۰) ☆ ہبہ کر کے چیز واپس نہیں لینی چاہیے۔

(۶۷) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

"مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل الکلب یقیئ ثم یعود فی قیئہ فیا کلہ" (۲۱)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایسا آدمی جو صدقہ دے کر واپس لیتا ہے اس کتے کی مثل ہے جو قے کرتا ہے پھر اس قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

---

(۱۳) i بخاری، الھبات، رقم ۲۶۲۱، ص ۲۰۶ ii مسلم، الھبۃ، رقم ۴۱۷۴، ص ۹۶۰

iii ابوداؤد، البیوع، رقم ۳۵۴۰، ص ۱۴۸۶ iv نسائی، الھبۃ، رقم ۳۷۲۲، ص ۲۳۳۲

v ابن ماجہ، الھبات، رقم ص ۲۶۱۹

۱۴۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۴۴۶ ۱۵۔ فتح الباری، ج ۵، ص ۲۳۵

۱۶۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۱۱۰ ۱۷۔ ایضاً ۱۸۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۴۴۶

۱۹۔ فتح الباری، ج ۵، ص ۲۳۵ ۲۰۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۱۱۲

عبر ونصائح

☆ صدقہ کرنا مستحسن فعل ہے۔ ☆ صدقہ نافلہ میں رجوع نہیں کرنا چاہیے۔ ☆ صدقہ واجبہ میں چیز ملک سے نکل جاتی ہے۔ (۲۲) ☆ صدقہ واجبہ میں ملک مصارفین کی ہوتی ہے۔ (۲۳) ☆ صدقہ کر کے واپس لینا مروت اور حسنِ اخلاق کے خلاف ہے۔ (۲۴) ☆ صدقہ کر کے واپس لینا قطع رحمی کے مترادف ہے۔ (۲۵)

(۶۸) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیھما جبّتان من حدید اذاھم المتصدق بصدقۃ اتسعت علیہ حتی تعفی اثرہ اذاھم البخیل بصدقۃ تقلصت علیہ وانضمت یداہ الی تراقیہ وانقبضت کل حلقۃ الی صاحبتھا" (۲۶)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر دو زرہیں لوہے کی ہوں۔ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ اس پر کشادہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کے قدموں کے نشانات کو مٹا دے۔ اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اس پر تنگ ہو جائے اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جائیں اور ہر حلقہ دوسرے حلقہ میں گھس جائے۔

---

(۲۱) i بخاری، الھبۃ، رقم ۲۶۲۲، ص ۲۰۶ ii مسلم، الھبات، رقم ۴۱۷۰، ص ۹۶۰
iii ابوداؤد، البیوع، رقم ۳۵۳۹، ص ۱۴۸۶ iv نسائی، الھبۃ، رقم ۳۷۲۲، ص ۲۳۳۲
v مسند احمد، رقم ۲۵۲۹

۲۲۔ التوبۃ ۹: ۶۰ ۲۳۔ ایضاً
۲۴۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۱۱۶ ۲۵۔ ایضاً، ص ۱۱۰

(۲۶) i بخاری، الزکوۃ، رقم ۱۴۴۳، ص ۱۱۳ ii مسلم، الزکوۃ، رقم ۲۳۶۱، ص ۸۳۹
iii نسائی، الزکوۃ، رقم ۲۵۴۹، ص ۲۲۵۲ iv مسند احمد، رقم ۷۴۸۸

عبر و نصائح

☆ صدقہ کرنا باعث کشادگی ہے۔☆ بخل کرنا باعث تنگی ہے۔☆ مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانا باعث نجات ہے۔(۲۷) ☆ طاقت ہونے کے باوجود فائدہ نہ دینا، باعثِ ہلاکت ہے۔☆ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں سخی کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔(۲۸) ☆ سخی سے برائیاں اور گناہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔☆ بخیل سے گناہ چمٹے رہتے ہیں۔(۲۹) ☆ سخی آدمی کو سخاوت، مصیبتوں اور آفات سے بچاتی ہے۔(۳۰) ☆ بخیل کنجوسی کی وجہ سے آفات و بلیات میں گھرا رہتا ہے۔(۳۱) ☆ سخی کا سینہ کشادہ، دل خوش اور ہاتھ دل کی اطاعت کرتا ہے۔(۳۲) ☆ بخیل کا دل تنگ اور کڑھتا رہتا ہے۔

(۶۹) عن عدی بن حاتم قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم یجد فبکلمة طیبة "۔(۳۳)

ترجمہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی بچو۔ پس جو یہ نہ پائے تو کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی بچے۔

عبر و نصائح

☆ صدقہ وخیرات زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔☆ صدقہ وخیرات مؤمن کیلئے جہنم سے ڈھال ہے۔☆ خلوص کے ساتھ اگر قلیل چیز کا بھی صدقہ کیا جائے تو رب تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔(۳۴) ☆ کسی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔(۳۵)

۲۷۔ نزھۃ القاری، ج ۲، ص ۹۲۰ ۲۸۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۲۴

۲۹۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۴۵ ۳۰۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۳۰۶

۳۱۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۲۴ ۳۲۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۴۵

(۳۳) i- بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۶۳، ص ۵۴۹ ii- مسلم، الزکوٰۃ، رقم ۲۳۴۹۵۰، ص ۸۳۸

iii- نسائی، الزکوٰۃ، رقم ۲۵۵۴، ص ۲۲۵۳

۳۴۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۲۷ ۳۵۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۳۷۵

(۷۰) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :

" ثم یربیها لصاحب کما یربی احدکم فلوه حتی تکون مثل الجبل "(۳۶)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والے کی خیرات کی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

عبر ونصائح

☆ خیرات کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔ ☆ خیرات پر ثواب میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ☆ خیرات نکالنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔(۳۷) ☆ حلال کمائی سے صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔ (۳۸) ☆ صدقہ وخیرات فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہیے۔(۳۹) ☆ صدقہ وخیرات قیامت کے دن کام آئے گا۔(۴۰) ☆ اللہ تعالیٰ خیرات کی قدر فرماتا ہے اور کرنے والے کے خلوص کے مطابق ثواب میں اضافہ فرماتا ہے۔(۴۱)

(۷۱) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم:

"من اعتق امته ثم تزوجها فهو کالراکب بدنته " (۴۲)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی آدمی کا اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لینا اس آدمی کی مثل ہے جو اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہو۔

(۳۶) بخاری، الزکاۃ، رقم ۱۴۱۰، ص ۱۱۱

۳۷۔ البقرۃ ۲: ۲۷۶

۳۸۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۲۸۰

۳۹۔ البقرہ ۲: ۲۶۱

۴۰۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۳۷۱

۴۱۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۲۶

(۴۲) مسلم الایمان، رقم ۳۸۷، ص ۷۰۳

عبر ونصائح

☆ باندی آزاد کر کے خود ہی نکاح نہ کیا جائے۔(۴۳) ☆ نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کی جائے اپنی دنیاوی منفعت کیلئے نہ کی جائے۔(۴۴) ☆ غلام یا باندی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کیا جائے اور پھر اسی کی رضا کی خاطر ان کا نکاح کیا جائے، ایسے بندے کیلئے دوہرا ثواب ہے۔(۴۵) ☆ احسان پر احسان کرنا بہت زیادہ ثواب کا کام ہے۔(۴۶)

(۷۲) حدثنا بندار حدثنا عبدالرحمٰن بن مهدی حدثنا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی جبیبة الطائی ،فلقیت اباالدرداء فقال سمعت رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم یقول :

" مثل الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یهدی اذا شبع "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۴۷)

ترجمہ حضرت ابوجبیبہ طائی کہتے ہیں کہ میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملا۔انہوں نے کہا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے۔

عبر ونصائح

☆ مرض الموت کی حالت میں صدقہ وخیرات کرنا غیر اولیٰ ہے۔(۴۸) ☆ صحت کی حالت میں صدقہ وخیرات کرنا افضل واعلیٰ ہے۔(۴۹) ☆ ضرورت کے وقت سخاوت کرنا، اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے۔(۵۰)

۴۳۔فتح الملهم، ج۲،ص۴۷۴ ۴۴۔ایضاً

۴۵۔شرح مسلم للنووی، ج۲،ص۱۸۹ ۴۶۔ایضاً

(۴۷) i ترمذی،الوصایا،رقم ۲۱۲۳،ص۱۸۶۴ ii ابوداؤد،العتق،رقم ۳۹۶۸،ص۱۵۱۴

iii نسائی،الوصایا،رقم ۳۶۴۴،ص۲۳۲۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۔تحفۃ الاحوذی، ج۶،ص۳۱۶ ۴۹۔ایضاً ۵۰۔ایضاً

☆ جب دنیا کی طمع اور مال کی حرص ہو، اس وقت صدقہ وخیرات کرنا افضل ہے۔(۵۱) ☆ مذکورہ حالت میں صدقہ کرنا آخرت کیلئے زیادہ مؤثر ہے۔(۵۲) ☆ سلیم قلب اور نیت کے اخلاص کے ساتھ کیا ہوا صدقہ زیادہ نافع ہے۔(۵۳) ☆ جب خود ضرورت نہ رہے اس وقت صدقہ وخیرات کرنا اخلاص میں نقص کی علامت ہے۔(۵۴)

(۴۳) حدثنا ابن ابی عمر حدثنا عبداللہ بن معاد الصنعانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ بن جبل قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ،فقال

" الصدقة تطفی الخطیئة کما یطفی الماء النار "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۵۵)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔(۵۶) ☆ نیکی گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔(۵۷) ☆ گناہ سرزد ہو جانے کے بعد صدقہ کرنا چاہیے تاکہ گناہ ختم ہو جائے۔(۵۸) ☆ صدقہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے۔(۵۹) ☆ صدقہ کرنا بہت بڑا کارِ خیر ہے۔(۶۰) ☆ صدقہ جہنم سے بچاؤ اور جنت میں دخول کا سبب ہے۔(۶۱)

۵۱۔ عارضۃ الاحوذی شرح صحیح الترمذی، ج ۸، ص ۲۷۹، ۲۸۰ ۵۲۔ ایضاً

۵۳۔ ایضاً ۵۴۔ ایضاً

(۵۵) i ترمذی، الایمان، رقم ۲۶۱۶، ص ۱۹۱۵ ii ابن ماجہ، الفتن، رقم ۳۹۷۳، ص ۲۷۱۵

iii مسند احمد، رقم ۵/۲۳۱، ۲۴۸

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۔ نفع قوت المغتذی، ج ۲، ص ۵۴۵ ۵۷۔ ھود ۱۱: ۱۱۴

۵۸۔ نفع قوت المغتذی، ج ۲، ص ۵۴۵ ۵۹۔ ایضاً

۶۰۔ ایضاً ۶۱۔ آل عمران ۳: ۱۸۵

(۴۷) ان الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

"وامرکم بالصدقة فان مثل ذلك كمثل رجل اسره العدو فاوثقوا یده الی عنقه وقدموه لیضربوا عنقه فقال انا افدیه منکم بالقلیل والکثیر ففدی نفسه منکم"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۶۲)

ترجمہ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہیں صدقہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دشمن کی قید میں چلا جائے اور وہ لوگ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اسے قتل کرنے کیلئے لے کر چل دیں، جب وہ اس کی گردن اتارنے لگیں تو وہ کہے کہ میں تم لوگوں کو کچھ تھوڑا یا زیادہ جو میرے پاس ہے اسے بطور فدیہ دیتا ہوں، چنانچہ وہ انہیں فدیہ دے کر اپنی جان چھڑا لے۔

عبر ونصائح

☆ صدقہ روزِ محشر ذلت ورسوائی سے بچائے گا۔ (۶۳) ☆ مال بدن کے تابع ہے اور اسے بدنی مصلحت کیلئے بنایا گیا ہے۔ (۶۴) ☆ مال کی طمع میں موت کو بھول جانا آفت ہے۔ (۶۵) ☆ دوزخ سے آزادی کیلئے اس دنیا میں صدقہ وخیرات کرنا چاہیے۔ (۶۶)

---

(۶۲) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳، ص ۱۹۳۹ ii مسند احمد، رقم ۴/۱۳۰، ۲۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اسے ایک اور سند سے روایت کیا ہے۔

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا عفان ثنا ابو خلف موسی بن خلف کان یعد فی البدلاء ثنا یحیی بن ابی کثیر عن زید بن سلام عن جده ممطور عن الحرث الاشعری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال:

۶۳۔ عارضة الاحوذی، ج ۱۰، ۳۰۵ ۶۴۔ ایضاً

۶۵۔ ایضاً ۶۶۔ تحفة الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۲

فصل دوم

بدنی عبادات

نماز

(۷۵) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم قال :

"ارء یتم لوان نهرا بباب احدکم یغتسل منه کل یوم خمس مرات هل یبقی من درنه شیء ؟

قالوا : لا یبقی من درنه شیء۔ قال فذلک مثل الصلاة الخمس یمحو الله بهن الخطایا" قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو؟ کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر ہو اور وہ دن میں پانچ دفعہ اس نہر میں نہائے کیا اس پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اس پر میل کچیل نہیں رہے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یہ مثال ہے پانچ نمازوں کی، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ نمازیں پانچ فرض ہیں۔ ☆ نمازوں کے سبب اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ☆ نماز کی باجماعت ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۲) ☆ مؤمن کی شان یہ ہے کہ اپنے گناہوں صغیرہ وکبیرہ سے نادم وتائب ہو اور مغفرت طلب کر کے نمازوں کی ادائیگی کرے۔(۳) ☆ پانچ وقت نماز پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔(۴) ☆ اللہ تعالیٰ کا فضل اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہے۔(۵) ☆ پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی مؤمن کو پاکیزہ وطاہر بنا دیتی ہے۔(۶)

---

(۱) i بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۲۸، ص ۴۴ ii مسلم، المساجد، رقم ۱۵۲۲، ص ۷۸۲

iii ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۸، ص ۱۹۳۹ iv نسائی، الصلوۃ، رقم ۴۶۳، ص ۲۱۱۶

v مسند احمد، رقم ۸۹۳۳، ۹۶۹۸

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ انوار الباری، ج ۱۴، ص ۱۲۹ ۳۔ ایضاً، ص ۱۳۰

۴۔ فیوض الباری، ج ۳، ص ۲۲۹ ۵۔ ایضاً ۶۔ عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۲۲

(۷۶) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:

"غفرت له ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر "(۷)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کے گناہ بخش دے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں۔

عبر و نصائح

☆ تسبیح وتحمید کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔(۸) ☆ اللہ کا ذکر کرنے سے حقوق اللہ معاف ہوتے ہیں، حقوق العباد کیلئے بندوں کا معاف کرنا ضروری ہے۔(۹)

☆ بندے کے گناہ کتنے ہی زیادہ ہوں، اللہ کی حمد وثنا کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں۔(۱۰)

☆ ہر فرض نماز کے بعد تسبیحات کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔(۱۱) ☆ اللہ کا ذکر کرنے کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔(۱۲)

(۷۷) عن ثوبان مولیٰ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال :

"من صلی علی جنازة فله قیراط فان شهد دفنها فله قیراطان القیراط مثل احد ـ"(۱۳)

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کسی کی نماز جنازہ پڑھے اس کیلئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن بھی کرے اس کیلئے دو قیراط ثواب ہے اور قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہے۔

---

(۷)(i) بخاری، الدعوات، رقم ۶۴۰۵، ص ۵۳۸ (ii) مسلم، المساجد، رقم ۱۳۵۲، ص ۷۷۱

(iii) ترمذی، الدعوات، رقم ۳۴۶۰، ص ۲۰۰۸ (iv) ابن ماجہ، اقامۃ الصلوات، رقم ۱۳۸۲، ص ۲۵۵۹

۸۔ عمدة القاری، ج ۱۵، ص ۴۸۹ ۹۔ ایضاً ۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ شرح مسلم للنووی، ج ۵، ص ۹۵ ۱۲۔ عمدة القاری، ج ۱۵، ص ۴۸۹

(۱۳) i بخاری، الجنائز، رقم ۱۳۲۳، ص ۱۰۳ ii مسلم، الجنائز، رقم ۲۱۹۶، ص ۸۲۸

iii ابوداؤد، الجنائز، رقم ۳۱۶۸، ص ۱۴۶۱ iv مسند احمد، رقم ۲۲۴۴۷

عبر و نصائح

☆ نماز جنازہ میں شریک ہونا بڑے ثواب کا کام ہے۔☆ اللہ تعالیٰ نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے پر رحمت فرماتا ہے۔☆ مسلمان بھائی کے کفن و دفن میں شریک ہونا بھی باعث ثواب و رحمت ہے۔☆ مسلمان کے جنازہ کے بعد دفن کرنے میں بھی شریک ہونا چاہیے۔(۱۴) ☆ ثواب کا تعلق آخرت سے ہے۔(۱۵) ☆ فوتیدگی پر جانا اور اہل میت کے ساتھ غمخواری اور ہمدردی کا اظہار کرنا ہمارا دینی و اخلاقی فریضہ ہے۔(۱۶)

(۷۸) عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"الذی تفوتہ صلاۃ العصر کانما وتر اھلہ و مالہ" (۱۷)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس آدمی سے عصر کی نماز فوت ہوگئی۔ گویا کہ اس کے گھر والے اور اس کا مال ہلاک ہو گیا۔

عبر و نصائح

☆ نماز عصر کی خصوصی طور پر حفاظت کرنی چاہیے اور اسے وقت پر ادا کرنا چاہیے۔(۱۸) ☆ نماز عصر کی ادائیگی میں سستی کرنے والے پر بڑا سخت گناہ ہے۔☆ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔(۱۹) ☆ دنیا کا تمام مال آخرت کیلئے ایک ادنیٰ نیکی سے حقیر ہے۔(۲۰) ☆ نماز فجر اور عصر کے وقت ملائکہ کا اجتماع ہوتا ہے۔(۲۱) ☆ دنیا کے کاموں میں مصروفیت کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا بہت بڑی فضیلت ہے۔☆ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے فضیلت عطا کرتا ہے۔(۲۲)

۱۴۔ فیوض الباری، ج ۵، ص ۱۱۳ ۱۵۔ ایضاً، ص ۱۴ ۱۶۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۱۸۰

(۱۷) i بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۵۲، ص ۴۵ ii مسلم، المساجد، رقم ۱۴۱۷، ص ۷۷۵

iii ابوداود، الصلاۃ، رقم ۴۱۴، ص ۱۲۵۴ iv مسند احمد، رقم ۵۷۸۴

نقدِ سند: امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُتِرَ فرمایا ہے اور اس میں ایوب پر اختلاف کیا ہے اور زہری نے سالم اور انہوں نے اپنے والد سے اور والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وُتِرَ روایت کیا ہے۔

۱۸۔ البقرۃ ۲:۲۳۸ ۱۹۔ فتح الباری، ج ۲، ص ۳۱ ۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۵۵ ۲۲۔ i۔ ایضاً ii۔ البقرۃ ۲:۱۰۵ iii۔ ال عمران ۳:۷۴

(۷۹) حدثنا ابو هريرة قال قال محمد صلى الله عليه و آله و سلم۔

"اما يخشى الذى يرفع راسه قبل الامام ان يحول الله راس حمار (صورته فى صورة حمار)"(۲۳)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا وہ آدمی اس بات سے نہیں ڈرتا جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر سے تبدیل کر دے۔

عبر و نصائح

☆ مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ ☆ امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں سر اٹھانا گناہ ہے۔ ☆ اس امت میں مسخ ممکن ہے۔(۲۴) ☆ اس امت میں مسخ خاص ہے عام نہیں ہے یعنی پوری امت مسخ کر دی جائے، یہ نہیں ہوگا۔(۲۵) ☆ امام سے پہلے سر اٹھانے کو معمولی نہ سمجھا جائے۔ ☆ امام سے پہلے سر اٹھانا گدھے کی حماقت کی طرح ہے۔(۲۶) ☆ مقتدی کیلئے امام کے منصب کا لحاظ کرنا لازم ہے۔(۲۷) ☆ امام کی ظاہری و باطنی متابعت واجب ہے۔ ☆ قرب قیامت لوگوں کی شکلیں بدلیں گی۔(۲۸)

(۸۰) ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم:

"مثل المهجر كمثل الذى يهدى البدنة ثم كالذى يهدى بقرة ثم كالذى يهدى الكبش ثم كالذى يهدى الدجاجة ثم كالذى يهدى البيضة۔"(۲۹)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جمعہ کیلئے) جلدی آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا دنبے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد مرغی پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے۔

---

(۲۳) i بخاری، الاذان، رقم ۶۹۱، ص ۵۵ ii مسلم، الصلاۃ، رقم ۹۶۳، ص ۷۳۶
iii نسائی، الامامۃ، رقم ۸۲۹، ص ۲۱۴۰ iv مسند احمد، رقم ۱۰۵۵۱
۲۴۔ فیض الباری، ج ۳، ص ۳۴۱ ۲۵۔ ایضاً ۲۶۔ انوار الباری، ج ۱۵، ص ۲۷۱
۲۷۔ ایضاً ۲۸۔ عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۳۱۲
(۲۹) i بخاری، الجمعۃ، ۹۲۹، ۷۳ ii مسلم، الجمعۃ، ۱۹۸۴، ص ۸۱۲
iii نسائی، الجمعۃ، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ص ۲۱۷۸ iv مسند احمد، رقم ۷۲۶۲، ۷۷۷۲

عبر ونصائح

☆جمعۃ المبارک کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔☆جمعۃ المبارک کی ادائیگی کیلئے جلدی آنے والے کیلئے ثواب واجر زیادہ ہے۔(۳۰)☆جمعۃ المبارک کی عظمت بہت زیادہ ہے۔☆خطبہ جمعہ میں شرکت واجب ہے۔(۳۱)☆خطبہ جمعہ توجہ سے سننا چاہیے۔(۳۲)☆خطبہ جمعہ کے وقت خاموش رہنا چاہیے۔(۳۳)

(۸۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت سئل رسول اللہ ﷺ عن سترۃ المصلی فقال:

"مثل مؤخرۃ الرحل."

قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح (۳۴)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے نماز کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مثل ہو۔

عبر ونصائح

☆نمازی کو اپنے سامنے کسی چیز کی اوٹ اور آڑ بنانا مستحب ہے تاکہ اس کی نظر سترہ کے پار نہ جائے اور آگے سے گزرنے والے کو تکلیف نہ ہو۔(۳۵)☆جب گزرنے والے اور نمازی کے درمیان سترہ ہو تو گزرنا جائز ہے۔(۳۶)☆نمازی کے آگے سے بغیر سترہ کے گزرنا سخت گناہ ہے۔(۳۷)☆سترہ کی لمبائی ایک ہاتھ یا اس سے زائد اور موٹائی کم از کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہیے۔(۳۸)

۳۰۔عمدۃ القاری، ج۵،ص۹۸ ۳۱۔فتح الباری، ج۲،ص۴۰۷

۳۲۔انوار الباری، ج۱۷،ص۱۱۰ ۳۳۔فیوض الباری، ج۴،ص۶۷

(۳۴)i مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۱۱۳،ص۷۵۶ ii ترمذی، الصلاۃ، رقم ۳۳۵،ص۱۶۷۳

iii ابوداؤد، الصلاۃ، رقم ۶۸۵،ص۱۲۷۳ iv مسند احمد، رقم ۱۳۸۸

۳۵۔شرح مسلم للنووی، ج۴،ص۲۱۶ ۳۶۔فتح الملہم، ج۳،ص۶۶۲

۳۷۔شرح صحیح مسلم، ج۱،ص۱۳۲۳ ۳۸۔شرح مسلم للنووی، ج۴،ص۲۱۶

☆پتھر اوپر تلے جمع کر کے بھی سترہ کے طور پر رکھے جاسکتے ہیں۔(۳۹) ☆عصا کو بھی بطور سترہ سامنے رکھا جاسکتا ہے۔(۴۰) ☆اگر کوئی چیز نہ ملے تو سامنے خط کھینچ کر سترہ بنایا جا سکتا ہے۔(۴۱) ☆نمازی کو سترہ کے دائیں یا بائیں طرف نماز پڑھنی چاہیے۔(۴۲) ☆نمازی کے سجدہ کی جگہ سے گزرنا مکروہ ہے۔(۴۳) ☆صحرا میں یا مسجد کبیر (جس کا طول وعرض بیس گز یا اس سے زائد ہو) میں نمازی کے آگے سے اس کی سجدہ گاہ سے بغیر سترہ کے گزرنا مکروہ ہے۔(۴۴) ☆گھر میں یا مسجد صغیر (جس کا طول وعرض بیس گز سے کم ہو)(۴۵) میں نمازی اور دیوار قبلہ کے درمیان سے گزرنا مکروہ ہے۔(۴۶) ☆بغیر سترہ کے دو یا تین صفیں چھوڑ کر گزرنا جائز ہے۔(۴۷)

(۸۲) عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال :

"مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس۔"(۴۸)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

کیا وجہ ہے کہ میں تم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسا کہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں۔

۳۹۔شرح صحیح مسلم، ج۱، ص۱۳۲۴ ۴۰۔فتح القدیر، ج۱، ص۳۵۵ ۴۱۔ایضاً

۴۲۔فتح الملہم، ج۳، ص۶۶۳ ۴۳۔عنایۃ علی ھامش فتح القدیر، ج۱، ص۳۵۳

۴۴۔درمختار علی ھامش ردالمختار، ج۱، ص۵۹۳ ۴۵۔ردالمختار علی درالمختار، ج۱، ص۵۹۳

۴۶۔درمختار، ج۱، ص۵۹۳ ۴۷۔عنایۃ، ج۱، ص۳۵۳

(۴۸)i مسلم، الصلاۃ، رقم ۹۶۸، ص۷۴۷ ii ابوداود، الصلاۃ، رقم ۱۰۰۰، ص۱۲۹۷

iii نسائی، السھو، رق ۱۱۸۵، ص۲۱۶۴ iv مسند احمد، رقم ۲۱۰۱۸، ۲۱۰۸۳

عبر ونصائح

☆ نماز کوسکون واطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔(۴۹) ☆ نماز میں ہاتھ کے اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے۔(۵۰) ☆ حالتِ نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھا جائے۔(۵۱) ☆ اسکنوا فی الصلوٰۃ کا حکم عام ہے۔اوراس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کیا جائے۔(۵۲) ☆ گھوڑے دمیں بار بار ہلاتے ہیں، اس لیے نماز میں بار بار رفع یدین نہ کیا جائے۔(۵۳) ☆ نہی رفع یدین میں سبب خاص ہے لیکن حکم عام ہے۔(۵۴)

(۸۳) عن عبداللہ ابن عباس فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول :

"مثل المصلی۔ وراسہ معقوص، مثل الذی یصلی وھو مکتوف"(۵۵)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی مشکیں باندھے نماز ادا کررہا ہو۔

عبر ونصائح

☆ نماز کی حالت میں کپڑے موڑنا یا اڑسنا یا بال سنوارنا منع ہے۔(۵۶) ☆ بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھنا منع ہے۔(۵۷) ☆ کہنیوں تک آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۵۸)

۴۹۔فتح الملہم، ج ۳، ص ۳۱۷
۵۰۔شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۱۵۳
۵۱۔مسلم، الصلاۃ، رقم ۹۶۷، ص ۷۴۷
۵۲۔فتح الملہم، ج ۳، ص ۳۱۷
۵۳۔ایضاً
۵۴۔ایضاً
(۵۵) i مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۱۰۱، ص ۷۵۵
ii ابوداؤد، الصلاۃ، رقم ۶۴۷، ص ۱۲۷۱
iii نسائی، التطبیق، رقم ۱۱۱۰، ص ۲۱۵۸
iv مسند احمد، رقم ۲۷۶۸
۵۶۔مسلم، الصلوٰۃ، رقم ۱۰۹۵، ص ۷۵۵
۵۷۔شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۲۰۹
۵۸۔شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۳۰۲

☆ نماز کی حالت میں کپڑا لٹکانا منع ہے۔(۵۹) ☆ نماز کی حالت میں بھی نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا چاہیے۔(۶۰) ☆ مسلمان جس برائی کو مٹا سکتا ہے مٹائے خواہ نماز کی حالت میں ہو۔(۶۱) ☆ خبر واحد مقبول ہے۔(۶۲) ☆ بالوں کے جوڑے بنانے سے شیطان کو بیٹھنے کی جگہ ملتی ہے۔(۶۳) ☆ ہمیں سنت طریقہ کے مطابق نماز ادا کرنی چاہیے۔ ☆ نماز پڑھنے کیلئے غیر ضروری چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(۸۴) حدثنا سعید بن منصور حدثنا عبد العزیز بن محمد حدثنی عبدالله بن حسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم:

"اذا سجد احدکم لایبرك احدکم کما یبرك الجمل"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب (۶۴)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو تم اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھو۔

عبر و نصائح

☆ نماز اطمینان و سکون کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ ☆ سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھنے چاہیے۔(۶۵) ☆ سجدہ میں پہلے ہاتھ اور بعد میں گھٹنے رکھنا غیر پسندیدہ فعل ہے۔(۶۶)

۵۹۔ مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۰۹۹، ۷۵۵ ۶۰۔ شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۲۰۹ ۶۱۔ ایضاً
۶۲۔ شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۳۰۳ ۶۳۔ فتح الملہم، ج ۳، ص ۶۴۶
(۶۴) i ترمذی، الصلاۃ، رقم ۲۶۹، ص ۱۶۶۵ ii ابوداؤد، الصلاۃ، رقم ۸۴۰، ص ۱۲۸۵
نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے لیکن امام ابوداؤد نے اسے دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور ایک سند اس سند کے علاوہ ہے۔
سند ترمذی: **حدثنا قتیبة حدثنا عبدالله بن نافع عن محمد بن عبدالله بن الحسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم۔**
سند ابوداؤد: (i) **حدثنا سعید بن منصور حدثنا عبدالعزیز بن محمد حدثنی محمد بن عبدالله بن حسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی اللّٰہ علیه وسلم۔**
(ii) امام ترمذی والی سند کے ساتھ روایت ہے۔(رقم ۔ ۸۴۱)
۶۵۔ ترمذی، الصلاۃ، رقم ۲۶۸، ص ۱۶۶۵ ۶۶۔ ایضاً

☆ دونوں گھٹنوں کا ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگانا مستحب ہے۔(۶۷) ☆ اکثر اھل علم کا عمل یہ ہے کہ وہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے۔(۶۸) ☆ دونوں ہاتھوں کا دونوں گھٹنوں سے پہلے لگانا بھی احادیث سے ثابت ہے۔(۶۹)

(۸۵) ان الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال:

"ان الله یامرکم بالصلوة فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان الله ینصب وجهه لوجه عبده فی صلوة مالم یلتفت وامرکم بالصیام فان مثل ذلك کمثل رجل فی عصابة معه صرة فیها مسك فکلهم یعجب اویعجبه ریحها وان ریح الصائم اطیب عندالله من ریح المسك۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب

قال محمد بن اسماعیل الحارث الاشعری له صحبة وله غیر هذا الحدیث (۷۰)

ترجمہ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے۔لہٰذا جب تم نماز پڑھو تو کسی اور جانب توجہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نماز پڑھنے والے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو اور میں تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے۔اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے۔جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۶۷۔ ترمذی، الصلاۃ، رقم ۲۶۸، ص ۱۶۶۵

۶۸۔ العرف الشذی علی هامش جامع الترمذی، ج ۱، ص ۱۶۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

۶۹۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۲، ص ۱۳۶

(۷۰) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳، ص ۱۹۳۹ ii مسند احمد۔۴/۱۳۰، ۲۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند احمد: **حدثنا عبدالله حدثنی أبی ثنا عفان ثنا أبو خلف موسیٰ بن خلف کان بعد فی البدلاء ثناء یحیی بن أبی کثیر عن زید بن سلام عن جده ممطور عن الحرث الاشعری ان النبی صلی الله علیه وسلم قال:**

عبر ونصائح

☆ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل کرنے کیلئے نماز میں توجہ کسی اور طرف نہیں لگانی چاہیے۔ (۷۱) ☆ اللہ تعالیٰ کی توجہ اس کی رضا اور رحمت ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار بہت پسند ہے۔ (۷۲) ☆ روزے دار کی منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے۔ (۷۳) ☆ روزہ دار اپنے لیے اور دوسروں کیلئے بھی نفع بخش ہے۔ ☆ یہ ایسی خوشبو ہے کہ اسے ہر کوئی پسند کرتا ہے۔ (۷۴)

(۸۶) "حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا عبد الاعلی ثنا سعید بن قتادة عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال:

"لا یبسط احدکم ذراعه انبساط الکلب" (۷۵)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تم میں سے کوئی اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پسارے۔

۷۱۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۵ — ۷۲۔ بخاری، الصوم، رقم ۱۸۹۴، ص ۱۴۸

۷۳۔ ایضاً — ۷۴۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۵

(۷۵) i نسائی، التطبیق، رقم ۱۰۲۹، ص ۲۱۵۳ — ii ابن ماجہ، اقامۃ الصلوات، رقم ۸۹۲، ص ۲۵۲۹

تخریجِ سند: (۱) **نصر بن علی الجھضمی:**

پورا نام نصر بن علی بن نصر بن علی الجھضمی (م: ۲۵۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۸، ص۴۷۱ (ب) تقریب التہذیب، ج۲، ص۳۰۴

(۲) عبدالاعلی:

پورا نام ابوھمام عبدالاعلی بن عبدالاعلیٰ الشامی البصری (م:۱۸۹ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ راوی ہیں۔/۴

(الف) الثقات، ج۷، ص۱۳۰ (ب) تقریب التہذیب، ج۱، ص۴۳۴

(ج) التاریخ الکبیر، ج۵، ص۳۴۴ (د) تاریخ الثقات، ص۲۸۴

(۳) سعید:

پورا نام سعید بن ابوالحسن البصری مولیٰ زید بن ثابت الانصاری (م: ۱۰۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ تابعی راوی ہیں۔

(الف) التاریخ الکبیر، ج۳، ص۳۸۱ (ب) تقریب التہذیب، ج۱، ص۲۸۵

(ج) الجرح والتعدیل، ج۴، ص۱۳

(۴) قتادہ:

پورا نام ابوالخطاب قتادہ بن دعامہ بن قتادہ السدوسی البصری (م:۱۱۰ھ) ہے یہ رواۃ کے چوتھے طبقہ کبار سے ہیں اور ثقہ فقیہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۷، ص۱۳۳ (ب) الطبقات، ج۷، ص۲۲۹

(ج) الثقات، ج۵، ص۳۲۱

(۵) انس بن مالک:

پورا نام خادم رسول اللہ ﷺ انس بن مالک بن النضر الانصاری الخزرجی (م:۹۳ھ) ہے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ آپ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ آپ کثیر الروایۃ صحابہ میں سے ہیں۔ آپ سے دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) روایات مروی ہیں۔ سو سال سے زائد عمر پائی۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۹۴ (ب) تدریب الراوی، ص۲۱۷

(ج) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص۲۹۴ (د) سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۴۸۲

عبر ونصائح

☆ سجدہ کرتے وقت دونوں بازو دونوں پہلوؤں سے جدا ہونے چاہیے۔(۷۶) ☆ سجدہ کی حالت میں پیٹ زمین سے بلند ہونا چاہیے۔(۷۷) ☆ دوران سجدہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر، دونوں کہنیاں زمین سے بلند اور پیٹ رانوں سے جدا ہونا چاہیے۔(۷۸) ☆ سجدہ خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔(۷۹) ☆ سجدہ کرتے ہوئے سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے۔(۸۰)

(۸۷) حدثنا الحسن بن محمد بن الصباح ثنا یزید بن هارون انبانا العلاء ابو محمد قال سمعت انس بن مالك یقول قال لی النبی صلی الله علیه و آله وسلم :اذا رفعت راسك من السجود فلا تقع کما یقع الکلب "(۸۱)

۷۶۔ زہر الربی علی ھامش سنن النسائی، ج ا، ص ۱۶۷ — ۷۷۔ ایضاً

۷۸۔ حاشیۃ سندھی، سنن النسائی، ج ا، ص ۱۶۷ — ۷۹۔ ایضاً — ۸۰۔ ایضاً

(۸۱) ابن ماجہ، اقامۃ الصلات، رقم ۸۹۷، ص ۲۵۹۲

نقدِ سند: (۱) **الحسن بن محمد بن الصباح**:

پورا نام ابو علی الحسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی البغدادی الشافعی (م: ۲۶۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔/خ ۴

(الف) الثقات، ج ۸، ص ۱۷۷ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۳، ص ۳۶ (ج) تقریب التھذیب، ج ا، ص ۱۷۲

(۲) **یزید بن ھارون**:

پورا نام ابو خالد یزید بن ھارون بن زادان السلمی الواسطی (م: ۲۰۶ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ متقن عابد راوی ہیں۔ ان کی عمر تقریباً نوے (۹۰) برس تھی۔

(الف) الطبقات، ج ۷، ص ۳۱۴ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۹، ص ۲۹۵ (ج) العلل، ص ۹۲

(۳) **العلاء ابو محمد**:

پورا نام ابو محمد العلاء بن زید الثقفی البصری ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور متروک الحدیث ہیں۔/ق

(الف) التاریخ الصغیر، ج ۲، ص ۱۹۲ (ب) الضعفاء، ج ۳، ص ۱۳۷۱ (ج) الجرح والتعدیل، ج ۶، ص ۳۵۵

(۲) امام ابوداؤد نے اسی مفہوم کی حدیث اور سند سے نقل کی ہے۔

سند: حدثنا یحی بن معین حدثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمعا طاؤسا عن ابن عباس، عن النبی صلی الله علیه وسلم۔ (الف) ابوداؤد، الصلاۃ، رقم ۸۴۵، ص ۱۲۸۵

نقد سند: اس سند میں العلاء ابو محمد راوی نہیں ہیں اس طرح یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جب تم سجدہ سے سر اٹھاؤ تو کتے کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھو۔

عبر و نصائح

☆ دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے درمیان میں زمین پر سرین رکھ کر نماز میں بیٹھنا منع ہے۔(۸۲)

☆ نماز کی حالت میں دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ان پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۸۳)

☆ تشہد کی حالت میں دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا سنت طریقہ ہے۔(۸۴)

☆ نماز سے باہر ہر طریقہ پر بیٹھنا جائز ہے۔(۸۵)

روزہ

(۸۸) عن ابی ایوب الانصاری، ان رسول الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

”من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال کان کصیام الدهر“

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۸۶)*

ترجمہ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو رمضان کے روزوں کے ساتھ شوال کے چھ روزے بھی رکھے وہ ایسے ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھے۔

۸۲۔ حاشیہ سندھی، ج۱، ص۲۹۰ ۸۳۔ ایضاً ۸۴۔ بخاری، الصلاۃ، رقم ۸۲۸، ص۶۵

۸۵۔ فوائد ابن ماجہ، ج۱، ص۴۵۰

(۸۶) i مسلم، الصیام، رقم ۲۷۵۸، ص۸۶۶ ii ترمذی، الصوم، رقم ۷۵۹، ص۱۷۲۲

iii ابوداؤد، الصیام، رقم ۲۴۳۳، ص۱۴۰۳ iv مسند احمد، رقم ۲۳۵۹۲/۲۳۶۳۰

* نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابوایوب رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

عبر و نصائح

☆ شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے۔(۸۷) ☆ یہ چھ روزے عید الفطر کے بعد خواہ متصل رکھے جائیں یا متفرق رکھے جائیں دونوں طرح جائز ہے۔(۸۸) ☆ عید الفطر کے بعد متواتر روزے رکھنا افضل ہے۔(۸۹) ☆ شوال کے چھ روزے عید الفطر کے بعد رکھنا مکروہ نہیں ہے بلکہ سنت رسول ہے۔(۹۰) ☆ ان چھ روزوں کا ثواب دو مہینے روزے رکھنے کے برابر ہے۔(۹۱) ☆ رمضان کے بعد یہ چھ روزے رکھنا ایسے ہی ہے جیسے پورے سال کے روزے رکھنا۔(۹۲) ☆ ہمیں شوال کے روزے رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(۸۹) أن الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم قال:

"ان الله یامرکم بالصلوة فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان الله ینصب وجهه لوجه عبده فی صلوة مالم یلتفت وامرکم بالصیام فان مثل ذلك کمثل رجل فی عصابة معه صرة فیها مسك فکلهم یعجب اویعجبه ریحها وان ریح الصائم اطیب عندالله من ریح المسك۔"

قال محمد بن اسماعیل الحارث الاشعری له صحبة وله غیر هذا الحدیث

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب(۹۳)**

۸۷۔شرح مسلم للنووی، ج۸،ص۵۹ ۸۸۔البحر الرائق، ج۲،ص۲۵۸

۸۹۔شرح مسلم للنووی، ج۸،ص۵۹ ۹۰۔ بدائع الصنائع، ج۲،ص۷۸،

۹۱۔شرح مسلم للنووی، ج۸،ص۵۹ ۹۲۔شرح صحیح مسلم، ج۳،ص۱۹۴

(۹۳) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳،ص۱۹۳۹ ii مسند احمد ۔۴/۱۳۰، ۲۰۲

** نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اچھی سند سے ذکر کیا ہے۔ (جاری ہے)

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی أبی ثنا عفان ثنا أبو خلف موسیٰ بن خلف کان بعد فی البدلاء ثناء یحی بن أبی کثیر عن زید بن سلام عن جده ممطور عن الحرث الاشعری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال:

ترجمہ　حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا جب تم نماز پڑھو تو کسی اور جانب توجہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نماز پڑھنے والے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو اور میں تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے۔ اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے، جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔ چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

عبر و نصائح

☆ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل کرنے کیلئے نماز میں توجہ کسی اور طرف نہیں لگانی چاہیے۔ (۹۴) ☆ اللہ تعالیٰ کی توجہ اس کی رضا اور رحمت ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار بہت پسند ہے۔ (۹۵) ☆ روزے دار کی منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے۔ (۹۶) ☆ روزہ دار اپنے لیے اور دوسروں کیلئے بھی نفع بخش ہے۔ ☆ یہ ایسی خوشبو ہے کہ اسے ہر کوئی پسند کرتا ہے۔ (۹۷)

(۹۰)　حدثنا محمد بن رمح المصری انبانا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن سعید بن ابی ھند ان مطر فامن بنی عامر صعصعة حدثه ان عثمان، سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم یقول :

"الصیام جنة من النار کجنة احدکم من القتال "(۹۸)**

ترجمہ　حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
روزہ دوزخ سے ڈھال کی طرح ہے جیسے تم لوگ جنگ میں ڈھال سے اپنا بچاؤ کرتے ہو۔

۹۴۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۵　　۹۵۔ بخاری، الصوم، رقم ۱۸۹۴، ص ۱۴۸
۹۶۔ ایضاً　　۹۷۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۵
(۹۸) i نسائی، الصیام، رقم ۲۲۳۲، ص ۲۲۳۲　　ii ابن ماجہ، الصیام، رقم ۱۶۳۹، ص ۲۵۷۵

تقدِ سند: (۱) **محمد بن رمح المصري:

پورانام ابوعبداللہ محمد بن رمح ابن المھاجر التجیبی المصری (م: ۲۴۲ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ / م ق

(الف) تہذیب الکمال، ج ۲۵، ص ۲۰۵ (ب) الثقات، ج ۹، ص ۹۷ (ج) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۱۷۰

(۲) **الليث بن سعد**:

پورانام ابوالحارث اللیث بن سعد بن عبدالرحمٰن الفھمی المصری (م: ۱۷۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ فقیہ راوی ہے، یہ مشہور امام ہیں۔

(الف) الطبقات، ج ۷، ص ۵۱۷ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۷، ص ۱۸۲

(ج) تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن ابن معین، ص ۲۰۷

(۳) **يزيد بن ابی حبيب**:

پورانام ابورجاء یزید بن ابی حبیب المصری (م: ۱۲۸ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ فقیہ راوی ہیں۔ ان کی عمر اسی (۸۰) برس تھی۔

(الف) الثقات، ج ۵، ص ۵۴۶ (ب) الطبقات، ج ۷، ص ۵۱۳ (ج) تاریخ الثقات، ۸۷۴

(۴) **سعيد بن ابی هند**:

پورانام سعید بن ابی ھند الفزاری (م: ۱۱۶ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الطبقات، ج ۷، ص ۴۶۲ (ب) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۲۹۸ (ج) تاریخ الثقات، ۱۸۸

(۵) **صعصعة**:

پورانام صعصعۃ بن معاویۃ بن حصین التیمی السعدی ہے۔ یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کی وفات حجاج کے دورِ حکومت عراق میں ہوئی۔ / ٹ س ق

(الف) الثقات، ج ۳، ص ۳۸۳ (ب) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۳۵۰

(۶) **عثمان**:

پورانام ابوعمرو امیر المؤمنین عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیۃ بن عبدشمس الاموی (م: ۳۵ھ) ہے۔ آپ کا لقب ذوالنورین ہے۔ آپ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۱۵ (ب) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج ۳، ص ۵۷۸

(ج) سیر اعلام النبلاء، ج ۲، ص ۵۶۶

عبر ونصائح

☆ روزہ دوزخ سے بچانے والا ہے۔(۹۹) ☆ روزہ رکھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۱۰۰) ☆ روزہ دار کو رب تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل ہوتا ہے۔(۱۰۱) ☆ ثواب میں روزہ کی مثل کوئی اور عبادت نہیں ہے۔ (۱۰۲) ☆ ہمیں رمضان کے روزے پورے ایمان واحتساب سے رکھنے چاہیے۔(۱۰۳)

(۹۱) اخبرنا عمر وبن منصور قال حدثنا عاصم بن یوسف قال حدثنا ابو الاحوص عن طلحة بن یحیی بن طلحة عن مجاهد عن عائشة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یوما فقال :

"انما مثل صوم التطوع مثل الرجل یخرج من ماله الصدقة فان شآء امضاها وان شآء حبسها" (۱۰۴)*

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نفلی روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی اپنے مال میں سے صدقہ نکالے، اب اس کو اختیار ہے چاہے صدقہ دے یا نہ دے۔

۹۹۔التقریرات الرائعۃ علی النسائی، ج ا،ص ۳۱۱ ۱۰۰۔ بخاری، الصوم، رم ۱۹۰۱،ص ۱۴۸

۱۰۱۔ایضاً، رقم ۱۸۹۴ ۱۰۲۔ایضاً، رقم ۱۸۹۶ ۱۰۳۔البقرۃ ۲: ۱۸۳

(۱۰۴) i نسائی، الصیام، رقم ۲۳۲۴ ص ۲۲۳۷ ii ابن ماجہ، الصیام، رقم ۱۷۰۱،ص ۲۵۷۸

* نقدِ سند: (۱) **عمرو بن منصور**:

پورا نام ابو سعید عمرو بن منصور النسائی ہے۔ یہ رواۃ کے گیارہویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ / س

(الف) تقریب التہذیب، ج ا،ص ۸۵

(۲) **عاصم بن یوسف**:

پورا نام ابو عمرو عاصم بن یوسف الخیاط الیربوعی الکوفی (م: ۲۲۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ / خ ت س

(الف) الجرح والتعدیل، ج ۶،ص ۳۵۲ (ب) الثقات، ج ۸،ص ۵۰۶ (ج) تقریب التہذیب، ج ا،ص ۳۶۸

(۳)ابوالاحوص:

پورا نام ابوالاحوص سلام بن سلیم الحنفی الکوفی (م:۱۷۹ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۴،ص۲۵۹ (ب) الثقات، ج۶،ص۴۱۷

(ج) تاریخ الثقات،ص۲۱۰

(۴)طلحہ بن یحیی بن طلحہ:

پورا نام طلحہ بن یحیی بن طلحہ بن عبید اللہ التیمی المدنی (م:۱۴۸ھ) ہے۔ یہ کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے، یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں، اور ثقہ صدوق راوی ہیں۔ ابن حجر عسقلانی نے انہیں صدوق یخطیء لکھا ہے۔ام۴

(الف) العلل ومعرفۃ الرجال، ج۱ص۴۲ (ب) الثقات، ج۶،ص۴۸۷

(ج) تاریخ الثقات،ص۲۳۷ (د) تقریب التہذیب، ج۱ص۳۶۲

(۵)مجاہد:

پورا نام ابوالحجاج مجاہد جبر المخزومی المکی (م:۱۰۱/۱۰۲ھ) ہے۔ یہ تفسیر کے مشہور امام ہیں۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ ان کی عمر اسی (۸۰) سال تھی۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۸،ص۳۱۹ (ب) الطبقات، ج۵،ص۴۶۶

(ج) تقریب التہذیب، ج۲،ص۲۳۷

(۶) عائشۃ:

پورا نام ام المؤمنین عائشۃ بنت ابی بکر الصدیق (م:۵۷ھ) ہے۔ امہات المؤمنین میں سے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے افضل ہیں آپ کمال کی فقیہہ تھیں۔ آپ سے دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) حدیثیں مروی ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۲،ص۵۲۶ (ب) تدریب الراوی،ص۲۱۷

(ج) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۷،ص۱۸۶ (د) سیر اعلام النبلاء، ج۳،ص۴۳۴

عبر ونصائح

☆ نفلی روزہ رکھنے والے کو رب تعالیٰ کا قرب ملتا ہے۔(۱۰۵) ☆ نفلی روزہ کو افطار کرنا جائز ہے۔(۱۰۶) ☆ اگر نفلی روزہ افطار کیا تو قضاء واجب ہے۔(۱۰۷) ☆ نفلی روزہ بغیر عذر کے بھی افطار کرنا جائز ہے۔(۱۰۸) ☆ مہمان نوازی کیلئے نفلی روزہ افطار کرنا جائز ہے۔(۱۰۹)

متفرق

(۹۲) عن ابی ہریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال :
"الاحسان ان تعبدالله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك ـ" (۱۱۰)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اسے نہیں دیکھتا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

عبر ونصائح

☆ عبادت کرتے وقت توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیے۔ ☆ اللہ تعالیٰ ہمارے ظاہر و باطن کو دیکھ رہا ہے۔(۱۱۱) ☆ عبادت خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ ☆ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے۔(۱۱۲) ☆ عبادت کے ذریعے بندے کا ربط اللہ تعالیٰ سے قائم ہوتا ہے۔(۱۱۳) ☆ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا تصور ہمارے ذہن میں رہنا چاہیے۔(۱۱۴) ☆ عبادت اخلاص کے ساتھ کی جائے۔ ☆ دنیا میں دیدار الٰہی ممکن نہیں ہے۔(۱۱۵)

۱۰۵۔ زہر الربی، ج ۱، ص ۳۱۸ ۱۰۶۔ التقریرات الرائعۃ علی النسائی، ج ۱، ص ۳۱۹

۱۰۷۔ ایضاً ۱۰۸۔ حاشیۃ سندھی، ج ۱، ص ۳۱۹

۱۰۹۔ ایضاً

(۱۱۰) i بخاری، التفسیر، رقم ۴۷۷۷، ص ۴۰۵ ii مسلم، الایمان، رقم ۹۳، ص ۶۸۱

iii سنن ابی داؤد، السنۃ، رقم ۴۶۹۵، ص ۱۵۶۸

۱۱۱۔ نزہۃ القاری، ج ۱، ص ۳۷۶ ۱۱۲۔ ایضاً ص ۳۷۸

۱۱۳۔ انوار الباری، ج ۴، ص ۱۶۴ ۱۱۴۔ ایضاً ۱۱۵۔ فیوض الباری، ج ۱، ص ۲۲۰

(۹۳) عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

"انما مثل صاحب القرآن کمثل الابل المعلقة ان عاهد علیها امسکها وان طلقها ذهبت" (۱۱۶)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جو بندھا ہوا ہو اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا ہو تو وہ رک جائے اور اگر اسے چھوڑ دے تو وہ چلا جائے۔

عبر ونصائح

☆ قرآن مجید کی تلاوت بلاناغہ کرنی چاہیے۔ ☆ اگر قرآن مجید کو پڑھنا چھوڑ دیا جائے تو اس کے بھولنے کا خطرہ ہے۔ (۱۱۷) ☆ حافظ قرآن کو اس کی تلاوت مسلسل کرتے رہنا چاہیے۔ ☆ قرآن مجید کے احکامات پر عمل پیرا رہنا چاہیے۔ (۱۱۸) ☆ اگر اس کے احکامات کو نظر انداز کیا جائے تو یہ بھی آدمی کو اپنے سے دور کر دیتا ہے۔ (۱۱۹) ☆ قرآن کو چھوڑنے والا گمراہی کی طرف چلا جاتا ہے۔ ☆ قرآن مجید کو یاد کر کے بھول جانا آفت ہے۔ (۱۲۰)

(۹۴) عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

"انما اجلکم فیما خلا من الامم کما بین صلاة العصر الی مغارب الشمس وانما مثلکم ومثل الیهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلاة العصر علی قیراط

(۱۱۶) i بخاری، فضائل القرآن، رقم ۵۰۳۱، ص ۴۳۶ ii مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۳۹، ص ۸۰۲

iii مسند احمد، رقم ۴۶۶۵/ ۴۷۵۹

۱۱۷۔ عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۵۷۵ ۱۱۸۔ فتح الباری، ج ۹، ص ۷۹

۱۱۹۔ ایضاً ۱۲۰۔ نزہۃ القاری، ج ۵، ص ۲۷۰

قیراط فعملت النصاری علی قیراط قیراط ثم انتم تعملون من صلاۃ العصر الی مغارب الشمس علی قیراطین قیراطین فغضبت الیھود والنصاری وقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء فقال ھل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال :فانه فضلی اوتیه من اشاء۔"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۱۲۱)

ترجمہ   حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا اور ان سے کہا کون میرے لیے دوپہر تک ایک قیراط پر کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے میں کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ عیسائیوں نے اس وقت تک کام کیا۔ پھر اب تم لوگ غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود ونصاریٰ غصے میں آگئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں "نہیں" تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

---

(۱۲۱) i بخاری، الاجارۃ، رقم ۲۲۷۱، ص ۱۷۶   ii ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۱، ص ۱۹۴۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبر ونصائح

☆ امت مسلمہ کے لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں کم ہوں گی۔ ☆ امت مسلمہ کے اعمال پہلی امتوں سے کم اور اجر زیادہ ہوگا۔ ☆ پہلے انبیاء کی رسالت ونبوت مکمل ہو چکی ہے۔ اب رسالت محمدیہ ﷺ کا زمانہ ہے۔ (۱۲۲) ☆ اب اعمال اس کے قبول ہوں گے جو دین اسلام میں داخل ہو۔ (۱۲۳) ☆ اب یہود ونصاریٰ کے اعمال غیر مقبول ہیں۔ (۱۲۴) ☆ اللہ تعالیٰ مالک ومختار ہے جسے جتنا چاہے عطا کر دے۔ (۱۲۵) ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ گزر چکا ہے۔ ☆ امت محمدیہ کا مدت زمانہ یہود ونصاریٰ کے مدت زمانہ سے کم ہے۔ (۱۲۶)

(۹۵) حدثنا ابو هشام الرفاعي حدثنا محمد بن فضيل عن عاصم بن كليب عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:

"كل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح غريب (۱۲۷)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔

عبر ونصائح

☆ ہر کام کے شروع میں خطبہ پڑھنا مستحب اور سننا واجب ہے۔ (۱۲۸) ☆ اللہ تعالیٰ کی ثناء وتحمید اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت وعبدیت کی شہادت کے بغیر خطبہ پڑھنے والے کو فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ (۱۲۹) ☆ حمد وثنا کے بغیر شروع کیا ہوا کام نامکمل ہوتا ہے۔ (۱۳۰)

۱۲۲۔ عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۶۱۹ ۱۲۳۔ ایضاً ۱۲۴۔ ایضاً

۱۲۵۔ آل عمران ۳: ۳۷ ۱۲۶۔ فتح الباری، ج ۴، ص ۴۴۹

(۱۲۷) i ترمذی، النکاح، رقم ۱۱۰۶، ص ۱۷۵۸ ii ابوداود، الادب، رقم ۴۸۴۱، ص ۱۵۷۹

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ لیکن امام ابوداؤد نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند ابوداؤد: حدثنا مسدد و موسىٰ بن اسماعيل قالا حدثنا عبدالواحد بن زياد حدثنا عاصم بن كليب عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۲۸۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۲۶۷ ۱۲۹۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۴، ص ۲۴۸ ۱۳۰۔ ایضاً

☆ ہر کام شروع کرنے سے پہلے تعوذ، تسمیہ اور درود شریف پڑھنا چاہیے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار تشھد ہے۔ (۱۳۱) ☆ تشھد کا پڑھنا رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند ہے۔ ☆ جیسے کوڑھی کا ہاتھ اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا، اسی طرح تشھد کے بغیر پڑھا ہوا خطبہ بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ (۱۳۲)

(۹۶) عبداللہ بن مسعود قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وسلم :

"تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۱۳۳)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

حج اور عمرے پے در پے کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کو ختم کر دیتی ہے۔

عبر ونصائح

☆ حج کرنے سے مؤمن کے صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (۱۳۴) ☆ مقبول حج کی جزا جنت ہے۔ (۱۳۵) ☆ عمرہ کرنے سے بندہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (۱۳۶) ☆ جب کوئی حج کرے تو عمرہ بھی کر لینا چاہیے اور جب کوئی عمرہ کرے تو حج ادا کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ (۱۳۷) ☆ حج وعمرہ کرنے سے تنگی دور ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ رزق میں وسعت دیتا ہے۔ (۱۳۸) ☆ حج وعمرہ کے ادا کرنے سے بندہ سخی دل ہوتا ہے اور دل کی کنجوسی دور ہوتی ہے۔ (۱۳۹)

۱۳۱۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۴، ص ۲۴۸ ۱۳۲۔ ایضاً

(۱۳۳) i ترمذی، الحج، رقم ۸۱۰، ص ۱۷۲۷ ii۔ مسند احمد، ۱/ ۲۵

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے۔

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن عبداللہ بن عامر بن ربيعة يحدث عن عمر رضی اللہ عنه يبلغ به النبی وقال سفيان مرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم۔

۱۳۴۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۲۱۴ ۱۳۵۔ ترمذی، الحج، رقم ۸۱۰، ص ۱۷۲۷

۱۳۶۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۳، ص ۶۲۶ ۱۳۷۔ ایضاً ۱۳۸۔ ایضاً ۱۳۹۔ ایضاً

(۹۷) حدثنا یونس بن عبدالاعلیٰ ثنا عبد الله بن وهب عن ابراهیم بن نشیط عن عبدالله بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین النوفلی عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبدالله ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال :

"من بنی مسجدا لله کمفحص قطاة او اصغر بنی الله له بیتا فی الجنة "(۱۴۰)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اللہ کیلئے لکڑی کے ڈھیر جتنی یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں مکان تیار فرماتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ مسجد بنانے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔(۱۴۱) ☆ مسجد بنانے کا مقصد اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی رضا ہونا چاہیے۔(۱۴۲) ☆ خالص نیت سے اگر کوئی چھوٹی سی مسجد بھی بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا فرمائے گا اور اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔(۱۴۳)

☆ نیت کے خلوص پر اللہ تعالیٰ چھوٹی نیکی کا بڑا ثواب عطا فرماتا ہے۔(۱۴۴)

---

(۱۴۰) ابن ماجہ، المساجد، رقم ۷۳۸، ص ۲۵۲۱

نقدِ سند: (۱) **یونس بن عبدالاعلیٰ :**

پورا نام ابوموسیٰ یونس بن عبدالاعلیٰ بن میسرۃ الصدفی المصری (م: ۲۶۴ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ ان کی عمر چھیانوے (۹۶) برس تھی۔ ا م س ق

(الف) تہذیب الکمال، ج ۳۲، ص ۵۱۵ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۹، ص ۲۴۳

(۲) **عبداللہ بن وهب:**

پورا نام ابومحمد عبداللہ بن وھب بن مسلم القرشی المصری (م: ۱۹۷ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ فقیہ حافظ عابد راوی ہیں۔ ان کی عمر بہتر (۷۲) سال ہوئی۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج ۵، ص ۱۸۸ (ب) الثقات، ج ۸، ص ۳۴۶

(ج) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۴۳۰

(۳)ابراھیم بن نشیط:

پورا نام ابوبکر ابراہیم بن نشیط الوعلانی المصری (م:۱۶۱ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔/ ابخ دس ق

(الف)العلل ومعرفۃ الرجال،ص۳۶۳۳ (ب)الثقات،ج۶،ص۲۶

(ج)تاریخ الثقات،۵۶

(۴)عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین النوفلی:

پورا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین بن الحارث بن عامر بن نوفل المکی النوفلی ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ یہ علم مناسک کے بہت بڑے عالم تھے۔

(الف)الجرح والتعدیل،ج۵،ص۹۷ (ب)الثقات،ج۷،ص۴۳

(ج)تقریب التہذیب،ج۱،ص۴۰۴

(۵)عطاء بن ابی رباح:

پورا نام عطاء بن ابی رباح اسلم القرشی المکی (م:۱۱۴ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ فقیہ فاضل راوی ہیں۔

(الف)تقریب التہذیب،ج۲،ص۲۵ (ب)الثقات،ج۵،ص۱۹۸

(۶) جابر بن عبداللہ:

پورا نام ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری السلمی (م:۷۴ھ) ہے۔ یہ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ ان کے والد بھی صحابی تھے ان کی عمر چورانوے (۹۴) برس ہوئی اور ان سے ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) روایات مروی ہیں۔

(الف)تقریب التہذیب،ج۱،ص۱۲۷ (ب) تدریب الراوی،ص۲۱۷

(ج)اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ،ج۱،ص۴۹۲ (ج)سیر اعلام النبلاء،ج۴،ص۳۳۶

۱۴۱۔ابن ماجہ،المساجد،رقم۷۳۶،ص۲۵۲۱ ۱۴۲۔ایضاً

۱۴۳۔فوائد سنن ابن ماجہ،ج۱،ص۳۷۸ ۱۴۴۔البقرۃ ۲:۲۶۱

فصل سوم

لسانی عبادات

(۹۸)عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول للہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:
"مثل المومن الذی یقراء القرآن کمثل الا ترنجة ریحها طیب وطعمها طیب و مثل المومن الذی لا یقراء القرآن کمثل التمرة لا ریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقراء القرآن کمثل الریحانة ریحهاطیب وطعمها مر ومثل المنافق الذی لا یقراء القرآن کمثل الحنظلة ریحها مر وطعمهامر" قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مؤمن کے قرآن مجید پڑھنے کی مثال ترنج کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو پاکیزہ اور ذائقہ خوشگوار ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہے۔ اور منافق کے قرآن پڑھنے کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور منافق کے قرآن نہ پڑھنے کی مثال حنظلہ کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

عبر ونصائح

☆ مسلمان جو قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اس کا ظاہر و باطن پاکیزہ و اچھا ہے۔(۲)
☆ ایسا مؤمن اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبے والا ہے۔ ☆ ایسا مسلمان جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، یہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اچھا نہیں ہے۔(۳) ☆ جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا لیکن اس پر عمل کرتا ہے، یہ بظاہر اچھا نہیں، لیکن باطن کے لحاظ سے بہتر ہے۔(۴) ☆ منافق قرآن پڑھنے والے کا ظاہری تاثر اچھا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ اچھا نہیں ہوتا۔(۵) ☆ منافق جو قرآن نہیں پڑھتا، اس کا ظاہر و باطن خراب ہے۔(۶)

---

(۱) i بخاری، فضائل القرآن، رقم ۵۰۲۰، ص ۴۳۵ ii مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۶۰، ص ۸۰۳
نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبہ نے یہ حدیث حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۵۶۳ ۳۔ نزہۃ القاری، ج ۵، ص ۲۶۵ ۴۔ ایضاً
۵۔ عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۵۶۳ ۶۔ ایضاً

(۹۹) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

"مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ ، والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحي والمیت"(۷)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا، ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ۔

عبر ونصائح

☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۸) ☆ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حقیقی خوشی نصیب ہوتی ہے۔ ☆ دلوں کا اطمینان ہی حقیقی زندگی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔(۹) ☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر وقت کرتے رہنا چاہیے۔ ☆ اپنے گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔(۱۰) ☆ جو ذکر الٰہی نہیں کرتا وہ بظاہر زندہ لیکن حقیقت میں مردہ ہے۔ ☆ ہمیں اپنی زبان، قلب اور جوارح سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔(۱۱)

(۱۰۰) عن الحارث بن سوید حدثنا عبداللہ بن مسعود حدیثین احدھما عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم والاخر عن نفسہ قال:

" ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب مر علی انفہ ، ثم قال لِلہ افرح بتوبۃ عبدہ

---

(۷) i البخاری ، الدعوات، رقم ۶۴۰۷، ص ۵۳۸ ii مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۸۲۳، ص ۸۰۱

۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۴۹۱ ۹۔ الرعد ۱۳: ۲۸

۱۰۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۲۰۹ ۱۱۔ ایضاً

من رجل نزل منزلا وجه مهلكته و معه راحلته عليها طعامه وشرابه فوضع رأسه فنام نومة فاستيقظ وقد ذهبت راحلة حتى اشتد عليه الحر والعطش اوما شآء الله قال ارجع الى مكاني فرجع فنام نومة ثم رفع رأسه فاذا راحلة عنده"(۱۲)

ترجمہ حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرا ان کا اپنا قول ہے فرمایا:

مؤمن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے کوئی آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ ڈرے کہ کہیں یہ اوپر نہ آ گرے۔ جبکہ فاسق و فاجر اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے ناک کے اوپر سے مکھی گزرتی ہوئی چلی گئی، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کی وجہ سے اس پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی آدمی پرخطر منزل پر ٹھہرے اور اس کے پاس سواری ہو جس کے اوپر کھانے پینے کی چیزیں ہوں۔ چنانچہ وہ اپنا سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری کہیں جا چکی ہوتی ہے پھر گرمی اور پیاس کی شدت اسے تڑپاتی ہے یا جو اللہ نے چاہا۔ اس نے کہا کہ میں اپنے مکان کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ واپس لوٹتا اور سو جاتا ہے۔ جب بیدار ہو کر سر اٹھاتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس ہوتی ہے۔

عبر و نصائح

☆ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا توبہ و استغفار کرنا بہت پسند ہے۔ ☆ توبہ گناہوں کا کفارہ ہے۔(۱۳) ☆ مؤمن کا دل ایمان کی قوت سے منور ہوتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔(۱۴) ☆ مؤمن ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے۔ ☆ گناہ کو ہلکا سمجھنے والا منافق ہے۔(۱۵) ☆ مؤمن گناہ پر نادم ہوتا ہے جب کہ منافق گناہ کی پرواہ نہیں کرتا۔(۱۶) ☆ گناہوں پر شرمندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے پر رب تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔

---

(۱۲) بخاری، الدعوات، ۶۳۰۸، ص ۵۳۱ ۔ ۱۳۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۱۰۴ ۔ ۱۴۔ ایضاً، ص ۱۰۵

۱۵۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۴۱۵ ۔ ۱۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۱۰۴

(۱۰۱) عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"یاتی القرآن واھلہ الذین یعملون بہ فی الدنیا "تقدمۃ سورۃ البقرۃ وآلِ عمران قال نواص:

"وضرب لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال یاتیان کا نھما غیاتیان وبینھما او، کا نھما غمامتان سودا وان او کانھما ظلہ من طیر صواف تجاد لان عن صاحیھما"۔

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب (۱۷)

---

(۱۷) i مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۷۶، ص ۸۰۴ ii ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۸۸۳، ص ۱۹۴۱

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کو تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

سندِ ترمذی: حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا ھشام بن اسماعیل ابو عبدالملک العطار حدثنا محمد بن شعیب حدثنا ابراھیم بن سلیمان عن الولید بن عبدالرحمٰن عن جبیر بن نفیر عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

سندِ مسلم: (i) حدثنی الحسن بن علی الحلوانی حدثنا ابوتوبۃ وھوالربیع بن نافع حدثنا معاویۃ یعنی ابن سلام عن زید، عن ابا سلام یقول حدثنی ابوامامۃ الباھلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: (رقم: ۱۸۷۴)

(ii) حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی اخبرنا۔ یحی بن حسان حدثنا معاویۃ بھذا الاسناد مثلہ۔ (رقم: ۱۸۷۵)

(iii) حدثنی اسحق بن منصور اخبرنا یزید بن عبد ربہ حدثنا الولید بن مسلم عن محمد بن مھاجر عن الولید بن عبدالرحمن الجرشی عن جبیر بن نفیر قال سمعت النواس بن سمعان الکلابی یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔

ترجمہ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے رہے، اس طرح آئیں گے کہ آگے سورۃ بقرہ اور پھر سورۃ آل عمران ہوگی۔ حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں مثال بیان فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور ان کے درمیان ایک روشنی ہے یا اس طرح آئیں گی جیسے دو سیاہ بادل ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی یعنی پڑھنے والے کی طرف سے شفاعت کرتی ہوئی آئیں گی۔

عبر ونصائح

☆ قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ (۱۸) ☆ ان دونوں سورتوں کے پڑھنے والے کو نور ہدایت اور بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (۱۹) ☆ جو صرف قرآن مجید پڑھنا، لیکن نہ معانی سمجھتا ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے، ایسے شخص کیلئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک مخلوق بادل کیطرح پیدا فرمائے گا جو اسے قیامت کی گرمی سے بچائے گی۔ (۲۰) ☆ جو قرآن پڑھتا ہے اور معانی بھی سمجھتا ہے اس کیلئے روز محشر سائبان کی مثل مخلوق ہوگی جو اسے گرمی سے بچائے گی۔ (۲۱) ☆ جو قرآن پڑھتا ہے اور معانی بھی سمجھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ ایسے شخص کیلئے پرندوں کی طرح مخلوق پیدا ہوگی۔ جو اسے گرمی سے بچائے گی۔ (۲۲) ☆ سورہ بقرہ اور آل عمران کے پڑھنے کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ (۲۳) ☆ ان سورتوں کو پڑھنے والا جادو ٹونہ سے محفوظ رہے گا۔ (۲۴) ☆ یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریں گی۔ ☆ قرآن مجید اور ان دونوں سورتوں کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیے۔

۱۸۔ الاتقان فی علوم القرآن، ج ۲، ص ۱۵۲، ۱۵۳ ۱۹۔ فتح الملہم، ج ۵، ص ۲۴۸
۲۰۔ شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۵۸۴ ۲۱۔ ایضاً ۲۲۔ ایضاً
۲۳۔ شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۹۰
۲۴۔ فتح الملہم، ج ۵، ص ۲۵۰

(۱۰۲) حدثنا الحسن بن عرفة حدثنا اسماعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن سعد ان عن کثیر بن مرة الحضرمی عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول:
''الجاهر بالقرآن کالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقة'' قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۲۵)

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بلند آواز سے قرآن پڑھنے، اعلان کر کے صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔
آہستہ قرآن پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

عبر ونصائح

☆ قرآن مجید کی تلاوت آہستہ آواز سے کرنا بلند آواز سے کرنے سے افضل ہے۔(۲۶) ☆ صدقہ وخیرات چھپا کر کرنا اعلانیہ کرنے سے افضل ہے۔(۲۷) ☆ چھپا کر صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔(۲۸) ☆ نیکی کرنے کا ہر وہ طریقہ جس میں ریا نہ ہو اور وہ دوسرے کیلئے تکلیف دہ نہ ہو، افضل واعلیٰ ہے۔(۲۹) ☆ قرآن مجید کو آہستہ آواز سے پڑھنا اور بلند آواز سے پڑھنا دونوں طرح جائز ہے۔(۳۰) ☆ صدقہ وخیرات چھپا کر کرنا یا اعلانیہ کرنا دونوں طرح جائز اور باعث ثواب ہے۔(۳۱)

(۲۵) i ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۹۱۹، ص ۱۹۴۵ ii ابوداؤد، التطوع، رقم ۱۳۳۳، ص ۱۳۲۲ iii نسائی، قیام اللیل وتطوع النہار، رقم ۱۶۶۴، ص ۲۱۹۹

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے اپنی اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند ابوداؤد: حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا اسماعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مرة الحضرمی عن عقبة بن عامر الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

سند نسائی: اخبرنا هارون بن محمد بن بکار بن بلال قال حدثنا محمد یعنی ابن سمیع قال حدثنا زید یعنی ابن واقد عن کثیر بن مرة عن عقبة بن عامر حدثهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:

۲۶۔ ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۹۱۹، ص ۱۹۴۵ ۲۷۔ ایضاً ۲۸۔ البقرۃ ۲:۲۷۱
۲۹۔ العرف الشذی علی حاشیہ جامع الترمذی، ج ۲، ص ۵۸۵
۳۰۔ نفع قوت المغتذی علی حاشیہ جامع الترمذی، ج ۲، ص ۵۸۵ ۳۱۔ البقرۃ ۲:۲۷۱

(۱۰۳)حدثنا الحسن بن علی الخلال حدثنا عبدالحمید بن جعفر عن سعید المقبری عن عطا مولیٰ ابی احمد عن ابی ھریرۃ قال قال رسول للہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

"تعلموا القرآن ، فاقرء وہ فان مثل القرآن لمن تعلم فقرء ہ وقام بہ کمثل جراب محشو مسکا یفوح ریحہ فی کل مکان ومثل من تعلمہٗ فیرقد وھو فی جوفہ کمثل جراب او کی علی مسک "

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن (۳۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن سیکھو اور پڑھو اس لیے کہ جس نے قرآن کو سیکھا پھر اسے پڑھا اور قائم کیا اس کی مثال ایک مشک سے بھری ہوئی تھیلی کی سی ہے کہ اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی رہتی ہے اور جس نے اسے یاد کیا اور پھر سو گیا تو وہ اس کے دل میں محفوظ ہے جیسے مشک کی تھیلی کو باندھ کر رکھ دیا گیا ہو۔

عبر ونصائح

☆ قرآن مجید کا پڑھنا باعث ثواب و برکت ہے۔(۳۳) ☆ قرآن کے پڑھنے والے کیلئے رب تعالیٰ کی رحمت خاص ہے۔(۳۴) ☆ قرآن پڑھنے والے کا سینہ خوشبو کی ایسی تھیلی ہے جس سے ہر وقت اہل خانہ معطر رہتے ہیں۔(۳۵) ☆ قاری اس سے خود بھی برکت وثواب حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ دیتا ہے۔(۳۶) ☆ جو قرآن کو نہیں پڑھتا وہ خود بھی برکت سے خالی ہے اور دوسروں کو بھی اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔(۳۷) ☆ قرآن کو پڑھ کر بھلا دینا آفت ہے۔

---

(۳۲) i ترمذی، باب فضائل القرآن، رقم ۲۸۷۶، ص ۱۹۴۰۔ ii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۱۷، ص ۲۴۹۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۔ ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۹۰۷، ص ۱۹۴۳ ۳۴۔ الاعراف ۷: ۲۰۴

۳۵۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۵۷۹ ۳۶۔ ایضاً ۳۷۔ ایضاً

(۱۰۴)عن الحارث الاشعری حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

”وامرکم ان تذکروا اللہ فان مثل ذلک کمثل رجل خرج العدو فی اثرہ سراعا حتی اذا اتی علی حصن حصین فاحرز نفسہ منھم کذلک العبد لا یحرز نفسہ من الشیطن الا بذکر اللہ“

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح غریب (۳۸)

ترجمہ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے دشمن اس کے تعاقب میں ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعہ میں گھس جائے اور ان لوگوں سے اپنی جان بچالے۔ اسی طرح کوئی بندہ خود کو شیطان سے اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔

عبر ونصائح:

☆ شیطان انسان کا دشمن ہے۔(۳۹) ☆ اللہ کا ذکر کرنے سے انسان شیطان سے بچ سکتا ہے۔(۴۰) ☆ اللہ کے نیک بندے اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں اس لیے شیطانی وسوسوں سے بچ جاتے ہیں۔(۴۱) ☆ اللہ کا ذکر کرنے والوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا۔(۴۲) ☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتا ہے۔(۴۳) ☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔

(۳۸) i۔ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳، ص۱۹۳۹ ii۔مسند احمد،۴/۱۳۰، ۲۰۲

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی سند سے روایت کیا ہے۔

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا عفان ثنا ابوخلف موسٰی بن خلف کان یعد فی البدلاء ثنا یحیی بن ابی کثیر عن زید بن سلام عن جدہ ممطور عن الحارث الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

۳۹۔یوسف ۱۲: ۵ ۴۰۔النحل ۱۶: ۹۸

۴۱۔یوسف ۱۲: ۲۴ ۴۲۔الحجر ۱۵: ۴۰ ۴۳۔العنکبوت ۲۹: ۴۵

(۱۰۵)حدثنا محمد بن حمیدالرازی حدثناالفضل بن موسیٰ عن الاعمش عن انس ان رسول لله صلی اللہعلیه و آله وسلم ،فقال :

"ان الحمد لله وسبحان الله ولااله الا الله والله اکبر تساقط من ذنوب العبد کما تساقط ورق هذه الشجرة ۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب (۴۴)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک الحمدللہ، سبحان اللہ اور ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

عبر ونصائح

☆ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۴۵) ☆ روزِ محشر تسبیح وتحلیل اور تحمید کا وزن نیکیوں میں بہت بھاری ہوگا۔(۴۶) ☆ قیامت کے دن تسبیح وتحمید میزان کو نیکیوں کی طرف جھکا دے گی۔(۴۷) ☆ اہل ایمان کو اپنے گناہوں کی معافی کیلئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔(۴۸) ☆ ہمیں تسبیح وتحمید زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے۔(۴۹)

---

(۴۴) i ترمذی، الدعوات ،رقم ۳۵۳۳،ص ۲۰۱۵

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے۔لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اسی مفہوم کی حدیث اپنی اپنی سند سے ذکر کی ہے جو کہ امام ترمذی کی سند کے علاوہ ہے۔

سند بخاری: حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة ان رسول اللهصلی الله عليه وسلم۔ (رقم:۶۴۰۵)

سند مسلم: حدثنا يحيی بن يحيی ، عن مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم: (رقم:۲۶۹۱)

۴۵۔البقرۃ۲:۵۸ ۴۶۔بخاری،التوحید،رقم ۷۵۶۳،ص ۶۳۱

۴۷۔مسلم،الدعوات،رقم ۳۵۱۷،ص ۲۰۱۳ ۴۸۔التحریم ۶۶:۸ ۴۹۔النصر ۱۱۰:۳

(۱۰۶) حدثنا محمدبن الصباح البزاز نا اسماعیل بن زکریا عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"مامن قوم یقومون عن مجلس لایذکرون اللہ تعالیٰ فیہ الاقاموا عن مثل جیفۃ الحمار "(۵۰)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جولوگ مجلس سے اُٹھ جائیں اوراس میں اللہ کا ذکر نہ کریں تو وہ ایسے اٹھے جیسے گدھے کی لاش ہوتی ہے۔

---

(۵۰) ابوداؤد، الادب، رقم ۴۸۵۵، ص ۱۵۷۹

نقدِ سند: (۱) **محمد بن الصباح:**

پورانام ابوجعفر محمد بن الصباح البزار الدولابی البغدادی (م: ۲۲۷ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ حافظ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۷، ص۲۸۹ (ب) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۸۱

(ج) تاریخ الثقات، ص۴۰۵

(۲) **اسماعیل بن زکریا:**

پورانام ابوزیاد اسماعیل بن زکریا بن مرۃ الخلقانی الکوفی (م: ۱۹۴ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ صدوق صالح راوی ہیں۔

(الف) ابن الجنید، ص۷۹ (ب) الجرح والتعدیل، ج۲، ص۱۷۰

(ج) تہذیب الکمال، ج۳، ص۹۵ (د) تقریب التہذیب، ج۱، ص۸۱

(۳) **سھیل بن ابی صالح:**

پورانام ابویزید سہیل بن ابی صالح ذکوان السمان المدنی ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں اور ثقہ صدوق راوی ہیں۔ ان کی وفات منصور کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ / خ دق

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۳۲۶ (ب) الجرح والتعدیل، ج۴، ص۲۴۶

(ج) الثقات، ج۶، ص۴۱۷

(۴) **ابوصالح (عن ابیہ):**

پورانام ابوصالح ذکوان السمان المدنی (م: ۱۰۱ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں ان کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۲۳۵ (ب) العلل ومعرفۃ الرجال، ج۱، ص۱۰۷

(ج) الطبقات، ج۶، ص۲۲۶ (د) تاریخ الثقات، ص۱۵۰

(۵) **ابوھریرۃ:** ان کے حالات حدیث نمبر۲۴ صفحہ ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

عبر ونصائح

☆ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہونا نقص ہے۔ (۵۱) ☆ ایسی مجلس والے روز قیامت پشیمان ہوں گے۔ (۵۲) ☆ ایسی مجالس جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، ان سے بچنا لازم ہے۔ (۵۳) ☆ اللہ کا ذکر مجالس کے نقص کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (۵۴) ☆ ہمیں اپنی مجالس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کے دین کیلئے غور وفکر ضرور کرنا چاہیے۔ ☆ وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

(۱۰۷) حدثنا احمد بن سعید الدارمی ثنا محمد بن عبداللہ الرقاشی ثنا وھیب بن خالد ثنا معمر عن عبدالکریم عن ابی عبیدۃ بن عبداللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ:

''التائب من الذنب کمن لاذنب لہ'' (۵۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

گناہ کر کے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں ہے۔

۵۱۔ معالم السنن، ج۴، ص۱۰۹ ۵۲۔ ایضاً

۵۳۔ عون المعبود، ۱۳، ص۲۰۲ ۵۴۔ بذل المجہود، ج۱۹، ص۱۰۱

(۵۵) ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۵۰، ص ۲۷۳۵

نقدِ سند: (۱) **احمد بن سعید الدارمی:**

پورا نام ابو جعفر احمد بن سعید بن صخر الدارمی السرخسی (م: ۲۵۳ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے گیارہویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ حافظ راوی ہیں۔ (سوائے ابن ماجہ) نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ /۲ت س ق

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص۳۵ (ب) الثقات، ج۸، ص۵

(۲) **محمد بن عبداللہ الرقاشی:**

پورا نام محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالملک بن مسلم الرقاشی البصری (م: ۲۱۹ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ کبار سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ /۲س ق

(الف) تاریخ بغداد، ج۵، ص۴۱۳ (ب) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۸۹ (ج) تاریخ الثقات، ص۴۰۷

(۳)وھیب بن خالد:

پورا نام ابوبکر بکر وھیب بن خالد بن عجلان الباھلی البصری (م:۱۶۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں۔اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف)الجرح والتعدیل،ج۹،ص۳۴ (ب)الطبقات،ج۷،ص۲۸۷

(ج) تاریخ الثقات،۴۶۷

(۴)معمر:

پورا نام ابوعروۃ معمر بن راشد الازدی البصری (م:۱۵۴ھ) ہے۔یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ کبار سے ہیں۔ان کی عمر اٹھاون (۵۸) برس ہوئی۔

(الف) تقریب التھذیب،ج۲،ص۲۷۱ (ب)الثقات،ج۷،ص۴۸۴

(ج)الجرح والتعدیل،ج۸،ص۲۵۵

(۵)عبدالکریم:

پورا نام ابوسعید عبدالکریم بن مالک مولیٰ بنو اُمیہ الجزری الخضری (م:۱۲۷ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں۔اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف)الجرح والتعدیل،ج۶،ص۵۸ (ب) تقریب التھذیب،ج۱،ص۴۷۸

(ج)الطبقات،ج۷،ص۴۸۱ (د) تاریخ الثقات،ص۲۹۱

(۶) ابوعبیدہ:

پورا نام ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن مسعود الکوفی (م:۸۰ھ) ہے یہ رواۃ کے تیسرے طقبہ کبار سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔/۴

(الف) تقریب التھذیب،ج۲،ص۴۳۹ (ب)الثقات،ج۵،ص۱۹۰

(۷)عبداللہ بن مسعود(عن ابیہ):

ان کے حالات حدیث نمبر ۴۲ صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ ہوں۔

عبر ونصائح

☆ صدق دل سے توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(۵۶) ☆ توبہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(۵۷) ☆ ہر توبہ قبول ہوتی ہے۔(۵۸) ☆ توبہ کرنے والے کے نامہ اعمال سے گناہ ختم کر دیئے جاتے ہیں۔(۵۹) ☆ توبہ کرنے والے کو اس گناہ پر عذاب نہیں ہوگا۔(۶۰)

(۱۰۸)حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا شبابة بن ابی ذئب عن المقبری عن سعید بن یسار عن ابی هریرة عن النبی ﷺ۔

" ما توطن رجل مسلم المساجد للصلاة والذکر الا تبشبش اللہ له کما یتبشبش اهل الغائب بغائبهم اذا قدم علیهم "(۶۱)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب تک بندہ مسجد میں رہ کر خدا کا ذکر کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے رضامندی کا اظہار فرماتا رہتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔

عبر ونصائح

☆ ایسے بندے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اسے اپنا دوست بناتا اور اپنا قرب عطا کرتا ہے۔(۶۲) ☆ ایسا بندہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فضل اور عزت والا ہے۔(۶۳) ☆ ایسا بندہ کامیاب وکامران ہوگا۔(۶۴) ☆ اللہ تعالیٰ کی خوشی کی کیفیت اور حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔(۶۵) ☆ مساجد میں ٹھہر کر زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔☆ باقی جگہوں کی بہ نسبت مساجد میں ذکر زیادہ قابل قبول ہے۔

۵۶۔ابن یحییٰ الاحمد، رقم ۳۲۴۷، ص ۴۷۳۵ ۵۷۔حاشیہ سندھی، ج ۲، ص ۵۶۲

۵۸۔ایضاً ۵۹۔ایضاً ۶۰۔ایضاً

(۶۱) ابن ماجہ، المساجد والجماعات، رقم ۸۰۰، ص ۲۵۲۴

نقدِ سند: (۱) **ابوبکر بن ابی شیبة:**

ان کے حالات حدیث نمبر ۵۷ صفحہ ۶۶ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲) **شبابة بن ابی ذئب:**

پورا نام ابوالحارث محمد بن عبدالرحمن بن المغیرۃ ابن الحارث بن ابی ذئب القرشی العامری المدنی (م:۱۵۸ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ فقیہ فاضل راوی ہیں۔

(الف) الثقات، ج۷، ص۳۹۰ (ب) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۹۴

(۳) **المقبری:**

ان کے حالات باب سوم حدیث نمبر ۱۶ پر ملاحظہ ہوں۔

(۴) **سعید بن یسار:**

پورا نام ابوالحباب سعید بن یسار المدنی (م:۱۱۷ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۴، ص۷۲ (ب) الطبقات، ج۵، ص۲۸۴

(ج) تقریب التہذیب، ج۱، ص۳۰۰

(۵) **ابوهريرة:**

ان کے حدیث نمبر ۲۴ صفحہ ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

۶۲۔ تعلیقات علی سنن ابن ماجہ، ج۱، ص۲۶۲ ۶۳۔ حاشیہ سندھی، ج۱، ص۲۶۷ ۶۴۔ ایضاً

۶۵۔ فوائد سنن ابن ماجہ، ج۱، ص۴۰۷

باب چہارم

اخلاق وفضائل

فصل اوّل دعوت دین

فصل دوم معاشرتی اخلاقیات

فصل سوم فضائل

فصل اوّل

دعوت دین

(۱۰۹) عن انس بن مالك عن ام حرام وهي خالة انس قالت اتانا النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یوما فقال :

" ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل الله یرکبون ثبج هذا البحر ملوکا علی الأسرة او مثل الملوك علی الأسرة "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔

عبر ونصائح

☆ سمندری جہاد افضل ترین جہاد ہے۔(۲) ☆ جہاد کرنے والے جنت میں بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھیں گے۔(۳) ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل کی پیشین گوئی فرمائی اور یہ معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہے۔☆ راہِ خدا میں موت شہادت ہے۔(۴) ☆ جہاد فی سبیل اللہ کی تمنا اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔(۵) ☆ شہادت کی موت افضل ترین موت ہے۔☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستقبل کے ان غزوات کا علم دیا گیا۔(۶) ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب وحی خدا ہوتی ہے۔(۷)

---

(۱) i بخاری، الجهاد، رقم ۲۷۸۸، ص ۲۲۵ ii مسلم، الامارة، رقم ۴۹۳۴، ص ۱۰۱۹

iii ابوداؤد، الجهاد، رقم ۲۴۹۰، ص ۱۴۰۷ iv ترمذی، فضائل الجهاد، رقم ۱۶۴۵، ص ۱۸۲۱

v نسائی، الجهاد، رقم ۳۱۷۳، ص ۲۲۹۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ام حرام ملحان کی بیٹی اور ام سلیم کی بہن اور حضرت انس بن مالک کی خالہ ہیں۔

۲۔عمدة القاری، ج ۱۰، ص ۹۰ ۳۔ایضاً ص ۸۸ ۴۔فیوض الباری، ج ۱۱، ص ۱۶۴

۵۔ایضاً ۶۔عمدة القاری، ج ۱۰، ص ۸۸ ۷۔ایضاً

(۱۱۰) عن سالم ابی النصر مولی عمر بن عبیداللہ وکان کاتبہ قال کتب الیہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

" واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف" (۸)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

-جان لو بے شک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

عبر ونصائح

☆ راہِ خدا میں شہید ہونے کی تمنا کرتے رہنا چاہیے۔☆ دوسروں کو جہاد کرنے کی تلقین کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔(۹) ☆ راہِ خدا میں شہید ہونا بہت بڑی نعمت اور فضیلت ہے۔(۱۰) ☆ شہداء کا ٹھکانہ جنت میں ہے۔☆ مسلمانوں کو جب جہاد کیلئے بلایا جائے تو خلوص قلب سے لبیک کہنا چاہیے۔(۱۱) ☆ جو جنت میں جانا چاہتا ہے وہ جہاد فی سبیل اللہ کرے۔☆ جہاد کا راستہ نجات اور جنت کا راستہ ہے۔(۱۲)

(۱۱۱) عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

" حرمت نسآء المجاهدین علی القاعدین کحرمۃ امهاتهم " (۱۳)

ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجاہدین کی عورتوں کی عزت وحرمت گھروں میں رہنے والوں کیلئے ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی عزت ہے۔

---

(۸) بخاری، الجہاد، رقم ۲۸۱۸، ص ۲۲۷ ۹۔الانفال ۸:۶۵

۱۰۔فیوض الباری، ج ۱۱، ص ۲۵۶ ۱۱۔ایضاً ۱۲۔عمدۃ القاری، ج ۱۰، ص ۱۲۸

(۱۳) i مسلم، الامارۃ، رقم ۴۹۰۸، ص ۱۰۱۷ ii ابوداؤد، الجہاد، رقم ۲۴۹۶، ص ۱۴۰۸

iii نسائی، الجہاد، رقم ۳۱۹۱، ص ۲۲۹۴ iv مسند احمد، رقم ۲۳۰۳۸

عبر ونصائح

☆ مجاہدین کی عورتوں کو بُری نگاہ سے دیکھنا حرام ہے۔ (۱۴) ☆ جو جہاد پر نہیں جاتے اور گھروں میں رہتے ہیں ان پر مجاہدین کے گھروں کی دیکھ بھال لازم ہے۔ (۱۵) ☆ جو مجاہدین کے گھروں میں خیانت کرے گا وہ روز محشر اپنی نیکیاں ضائع کر بیٹھے گا۔ (۱۶) ☆ جس طرح اپنی ماؤں کی عزت واحترام لازم ہے اسی طرح مجاہدین کی بیویوں کی عزت واحترام بھی لازم ہے۔ (۱۷) ☆ حرمت ابدی کے مسائل ان پر لاگو نہیں ہیں۔ (۱۸)

(۱۱۲) عن ابن جریر بن عبدالله عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

"من سن سنة خیر فاتبع علیها فله اجره ومثل اجور من اتبعه غیر منقوص من اجورهم شیًا ومن سن سنةشر فاتبع علیها کان علیه ووزره ومثل اوزار من اتبعه غیر منقوص من اوزارهم شیًا"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱۹)

ترجمہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کیلئے اس عمل کرنے والے کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس پر اس عمل کرنے والے کے گناہ کے برابر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

۱۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۳، ص ۴۱ ۱۵۔ مسلم، الامارۃ، رقم ۴۹۰۸، ص ۱۰۱۷

۱۶۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۳، ص ۴۲ ۱۷۔ محولہ بالا

۱۸۔ النسآء ۴: ۲۳، ۲۴

(۱۹) i مسلم، العلم، رقم ۶۸۰۰، ص ۱۱۴۴

ii ترمذی، العلم، رقم ۲۶۷۵، ص ۱۹۲۱ iii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۰۳، ص ۲۴۸۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ روایت حضرت جریر بن عبداللہ سے اور طریقوں سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ مسند زبن جریر بن عبداللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

عبر و نصائح

☆ نیک کاموں کو ایجاد کرنا مستحب ہے۔(۲۰) ☆ بُرے کاموں کو ایجاد کرنا حرام ہے۔ (۲۱) ☆ جس شخص نے کوئی نیک عمل ایجاد کیا تو اس کو قیامت تک اس نیکی پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملتا رہے گا۔(۲۲) ☆ جس شخص نے کسی برائی کو ایجاد کیا تو قیامت تک اس برائی کا گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔(۲۳) ☆ حضور اکرم ﷺ کی تعلیم سے قیامت تک جو مسلمان نیک عمل کرتے رہیں گے ان تمام مسلمانوں کی نیکیوں کا اجر حضور اکرم ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔(۲۴) ☆ **کل محدثة ضلالة و کل بدعة ضلالة** سے مراد بدعت باطلہ و مذمومہ ہے۔(۲۵) ☆ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ واجبہ، ۲۔ مندوبہ، ۳۔ محرمہ، ۴۔ مکروہۃ، ۵۔ مباحۃ (۲۶)

☆ نیک کاموں کے کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

(۱۱۳) عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قيل للنبى صلى الله عليه و آله وسلم يقول :

" مثل المجاهد فى سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لا يفتر من صيام و لا صلاة حتى يرجع المجاهد فى سبيل الله تعالىٰ"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۲۷)

---

(۱۹) i مسلم، العلم، رقم ۶۸۰۰، ص ۱۱۴۴ ii ترمذی، العلم، رقم ۲۶۷۵، ص ۱۹۲۱

iii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۰۳، ص ۲۴۸۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ روایت حضرت جریر بن عبداللہ سے اور طریقوں سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ منذر بن جریر بن عبداللہ عن ابیہ عن النبی ﷺ سے بھی مروی ہے۔

۲۰۔ شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۱۰۴ ۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ مرقات، ج ۱، ص ۲۳۳ ۲۳۔ ایضاً ۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۱۰۴ ۲۶۔ ایضاً، ۱۰۵

(۲۷) i مسلم، الامارۃ، رقم ۴۸۶۹، ص ۱۰۱۵ ii ترمذی، فضائل الجهاد، رقم ۱۶۱۹، ص ۱۸۱۸

iii مسند احمد، رقم ۹۹۲۸، ۱۰۰۰۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور طرق سے بھی مروی ہے۔

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے جو روزہ دار، قیام کرنے والا اور اللہ کی آیات پر عمل کرنے والا ہو اور روزہ و نماز سے تھکنے والا نہ ہو۔

عبر و نصائح

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔(۲۸) ☆ نماز ادا کرنا، روزہ رکھنا اور اللہ کے احکامات پر عمل کرنا افضل ترین اعمال ہیں۔(۲۹) ☆ جہاد کرنا ان تینوں سے بھی افضل ہے اور اس کا انعام ان سے زیادہ ہے۔(۳۰) ☆ شہید کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا ذمہ لیا ہے۔(۳۱) ☆ شہداء کی ارواح کو اللہ تعالیٰ مرتے ہی جنت میں داخل فرمادے گا۔(۳۲) ☆ شہید کو اللہ تعالیٰ اتنی عزت و مرتبے سے نوازے گا کہ وہ بار بار شہادت کی آرزو کرے گا۔(۳۳)

(۱۱۴) اخبرنا عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر قال حدثنا بقیة عن صفوان قال حدثنی سلیم ابن عامر عن شر حبیل بن السمط انه قال لعمرو بن عبسة یا عمرو حدثنا حدیثا سمعته من رسول للہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول :

"من رمی بسهم فی سبیل للہ تعالی بلغ العدو اولم یبلغ کان له کعتق رقبة فهو له عدل محرر" قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح (۳۴)

۲۸۔شرح صحیح مسلم، ج۵،ص۸۸۶ ۲۹۔شرح مسلم للنووی، ج۱۳،ص ۲۵ ۳۰۔ایضاً
۳۱۔التوبۃ ۹:۱۱۱ ۳۲۔شرح صحیح مسلم، ج۵،ص۸۸۳
۳۳۔مسلم،الامارۃ،رقم ۴۸۶۷،ص۱۰۱۵
(۳۴) i ترمذی، الجهاد، رقم ۱۶۳۸، ص۱۸۲۰ ii ابوداود، العتق، رقم ۳۹۶۵،ص۱۵۱۴
iii نسائی، الجهاد ،رقم ۳۱۴۴ ،ص۱۱۹۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے عبداللہ بن ازرق، عبداللہ بن زید ہیں۔

ترجمہ حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے وہ تیر دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے، ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

عبر ونصائح

☆ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے جتنی قوت ہو اس کے مطابق جہاد کرنا چاہیے۔(۳۵) ☆ جہاد کیلئے تھوڑی سی کوشش کا اجر بہت زیادہ ہے۔(۳۶) ☆ جہاد کرنے والے کیلئے رب تعالیٰ کی رضا ورحمت لکھ دی گئی ہے۔(۳۷) ☆ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کو جہاد کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔(۳۸) ☆ شہادت کے ساتھ ہی مجاہد کو جنت عطا ہو جاتی ہے۔(۳۹) ☆ جہاد کیلئے کوشش نہ کرنا منافقین کا عمل ہے۔(۴۰)

(۱۱۵) حدثنا محمد بن بشار واحمد بن نصر النیسابوری وغیر واحد قالوا حدثنا صفوان بن عیسٰی حدثنا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:
"لا یجد الشهید من الم القتل الا کما یجد احد کم من الم القرصة"(۴۱)

۳۵۔الانفال ۸:۶۰ ۳۶۔ترمذی،الجہاد،رقم ۱۶۳۳،ص ۱۸۱۹
۳۷۔آل عمران ۳:۱۷۰ ۳۸۔الانفال ۸:۶۵
۳۹۔ترمذی،الجہاد،رقم ۱۶۴۱،ص ۱۸۲۰ ۴۰۔آل عمران ۳:۱۶۷
(۴۱) ترمذی،فضائل الجہاد،رقم ۱۶۶۸،ص ۱۸۲۳

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب صحیح لکھا ہے۔لیکن اس حدیث کو امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اپنی اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند نسائی: اخبرنا عمران بن یزید قال حدثنا حاتم بن اسماعیل عن محمد بن عجلان عن القعقاع ابن حکیم عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال:

سند ابن ماجه: محمد بن بشار واحمد بن ابراهیم الدورقی وبشر بن ادم قالوا حدثنا صفوان بن عیسیٰ انبانا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله:

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
شہید موت کے وقت اتنا درد بھی محسوس نہیں کرتا جتنا کہ تم میں سے کوئی سوئی کے چبھنے کا محسوس کرتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ شہید کو شہادت کے وقت اللہ تعالیٰ کا دیدار عطا ہوتا ہے، دیدار الٰہی کی لذت اتنی اعلیٰ ہوتی ہے کہ اسے درد محسوس نہیں ہوتا۔ (۴۲) ☆ شہید کو اللہ تعالیٰ اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ (۴۳) ☆ شہادت کی موت سب سے اعلیٰ ہے۔ (۴۴) ☆ شہادت کی تمنا رکھنے والے کو بھی اللہ تعالیٰ دوزخ سے بچائے گا۔ (۴۵) ☆ اعمال میں سب سے زیادہ ثواب اللہ تعالیٰ شہادت کا عطا فرمائے گا۔ (۴۶)

۴۲۔ العرف الشذی، ج ۱، ص ۴۲۹
۴۳۔ ترمذی، الجہاد، رقم ۱۶۵۵، ص ۱۸۲۲
۴۴۔ البقرۃ ۲: ۱۵۴
۴۵۔ ترمذی، الجہاد، رقم ۱۶۳۹، ص ۱۸۲۰
۴۶۔ العرف الشذی، ج ۱، ص ۴۲۶

فصل دوم

معاشرتی اخلاقیات

(۱۱۶) عن النعمان بن بشیر قال سمعته یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول :

" فمن اتقی الشبہات استبراء لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمٰی یوشك ان یرتع فیہ "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شبہ ڈالنے والی چیز سے بچا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی اور جو شبہ ڈالنے والی چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو کسی دوسرے کی چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو قریب ہے کہ جانور اس چراگاہ سے بھی چر لیں۔

عبر ونصائح

☆ مسلمان پر حلال وحرام کی تمیز کرنا لازمی ہے۔ (۲) ☆ جس چیز کی حلت وحرمت واضح نہ ہو اس سے بچنا دینی فریضہ ہے۔ ☆ مشتبہات سے بچنے والا اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ (۳) ☆ مشتبہات سے بچنا اپنی عزت محفوظ کرنا ہے۔ (۴) ☆ تفہیم دین کیلئے اشتباہ والی اشیاء میں جرح وتعدیل کرنا جائز ہے۔ (۵) ☆ مشتبہات سے نہ بچنے والا حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ☆ اسلام میں کسی اور کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ ☆ اشیاء کی تین اقسام ہیں ۱۔ حلال ۲۔ حرام ۳۔ مشتبہات (۶) ☆ اشتباہ والی اشیاء میں دلائل سے حلت وحرمت واضح ہو جائے تو عمل کرنا جائز ہے۔ (۷)

---

(۱) i بخاری، البیوع، رقم ۲۰۵۱، ص ۱۶۰ ii مسلم، المساقاۃ، رقم ۴۰۹۴، ص ۹۵۵

iii ترمذی، البیوع، رقم ۱۲۰۵، ص ۱۷۷۲ iv ابوداؤد، البیوع، رقم ۳۳۲۹/۳۳۳۰، ص ۱۴۷۳

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبی سے نعمان بن بشیر کے علاوہ اور طرق سے بھی مروی ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱، ص ۴۳۸ ۳۔ فتح الباری، ج ۴، ص ۲۹۱ ۴۔ ایضاً

۵۔ ایضاً ۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱، ص ۴۳۸ ۷۔ ایضاً

(۱۱۷) حدثنا حذیفة قال حدثنا رسول لله صلی اللهعلیه و آله وسلم:
"ینام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل من اثرالوکت ثم ینام النومة فتقبض فیبقی اثرها مثل الجمل کجمر دحرجته علی رجلك فنفظ فتراه منتبرا ولیس فیه شئی"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۸)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ایک آدمی تھوڑی دیر سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی۔ اس کا ہلکا سا نشان نقطہ کی طرح رہ جائے گا۔ پھر ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی۔ اس کا نشان ایک انگارہ کی طرح رہ جائے گا، جس طرح کہ ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکاوے اور کھال پھول کر چھالے کی شکل اختیار کرلے اور اس کے اندر کچھ نہ ہو۔

عبرونصائح

☆ قرب قیامت امانت اٹھ جائے گی۔ ☆ مسلمانوں کا فرائض وواجبات کو پورا نہ کرنا اور منھیات سے نہ رکنا علامات قیامت میں سے ہے۔ (۹) ☆ ایسی صورت میں مسلمانوں کے دل نور ایمان سے خالی ہو جائیں گے۔ (۱۰) ☆ امانت میں خیانت کرنے والوں کا انجام آگ کا عذاب ہے۔ ☆ امانت کا قائم رکھنا لوازمات ایمان میں سے ہے۔ (۱۱) ☆ مسلمانوں کو امانت کو قائم رکھنا چاہیے۔ (۱۲)

(۱۱۸) عن ابی هریرة عن النبی صلی اللهعلیه و آله وسلم انه قال:
" لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین "(۱۳)

---

(۸) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۹۷، ص ۵۴۵ ii مسلم، الایمان، رقم ۳۶۷، ص ۷۰۲
iii ترمذی، الفتن، رقم ۲۱۷۹، ص ۱۸۷۰ iv- ابن ماجہ، الفتن، رقم ۴۰۵۳، ص ۲۷۲۱
نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
۹۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۶۹ ۱۰۔ ایضاً، ص ۵۷۰
۱۱۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۴ ۱۲۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۶۴
(۱۳) i بخاری، الادب، رقم ۶۱۳۳، ص ۵۱۷ ii مسلم، الزھد، رقم ۷۴۹۸، ص ۱۱۹۶
iii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۸۶۲، ص ۱۵۸۰ iv مسند احمد، رقم ۸۹۳۷

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

عبر ونصائح

☆مؤمن کو جہاں سے ایک دفعہ دھوکا ملے دوبارہ وہاں سے اجتناب کرنا چاہیے۔☆مسلمان کو اپنے امور حکمت ودانائی سے چلانے چاہیے (۱۴)☆مؤمن تجربات سے سبق سیکھتا ہے۔(۱۵) ☆آدمی کو اپنے دینی ودنیاوی امور میں غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔(۱۶)☆مؤمن کو اگر کسی گناہ کی سزا دنیا میں مل گئی تو آخرت میں اسے دوبارہ سزا نہیں ملے گی۔☆مؤمن اپنے امور میں غور وفکر کر کے عمل کرتا ہے۔☆ غافل مؤمن بغیر سوچے سمجھے اپنے امور سرانجام دیتا ہے۔اور دوبارہ دھوکا کھا جاتا ہے۔(۱۷)☆شریر آدمی سے نرمی نہ کی جائے اور اس پر اعتماد نہ کیا جائے۔(۱۸)

(۱۱۹) حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا ابان عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

"مثل جلیس الصالح کمثل صاحب المسك ان لم یصبك منه شیء اصابك من ریحه ومثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبك من سواده اصابك من دخانه۔"(۱۹)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیک ہم نشین کی مثال خوشبو والے کی طرح ہے۔اگر تو اس سے کچھ نہ بھی خریدے تو عمدہ خوشبو کو اس سے پا ہی لے گا اور بُرے ہم نشین کی مثال بھٹی دھونکانے والے کی طرح ہے اگر تو اس کی سیاہی سے بچ بھی جائے تو اس کا دھواں تجھے ضرور پہنچے گا۔

۱۴۔فتح الباری، ج۱۰،ص۵۲۸ ۱۵۔ایضاً ۱۶۔عمدۃ القاری، ج۱۵،ص۲۶۷

۱۷۔ایضاً،ص۲۶۸ ۱۸۔فتح الباری، ج۱۰،ص۵۲۸

(۱۹)i بخاری، الذبائح والصید، رقم ۵۵۳۴،ص۴۷۶ ii مسلم، البر، رقم ۶۶۹۲،ص۱۱۳۶

iii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۸۲۹،ص۱۵۷۸ iv مسنداحمد، رقم ۴/۴۰۴

عبر و نصائح

☆ نیک آدمی کی صحبت آدمی کو نیک بنا دیتی ہے۔ ☆ بُرے آدمی کی صحبت سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ☆ مشک پاک اور طیب چیز ہے۔ (۲۰) ☆ آدمی کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے اگر دوست اچھے ہوں تو خود بھی اچھا ہوگا اور اگر وہ بُرے ہوں گے تو خود بھی بُرا ہوگا (۲۱) ☆ نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ (۲۲) ☆ بُرے آدمیوں کی دوستی اور بیٹھک سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (۲۳) ☆ بُری مجلس سے بچنے سے آدمی کا دین اور دنیا محفوظ ہوتی ہے۔ (۲۴) ☆ اچھی مجلس میں بیٹھنے سے بندہ کو دینی اور دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ (۲۵)

(۱۲۰) **عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :**

" المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وشبک بین اصابعہ "

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۲۶)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں تشبیک کی یعنی ایک دوسرے میں داخل کیا۔

۲۰۔ نزھۃ القاری، ج۳، ص۶۶۳ ۲۱۔ عمدۃ القاری، ج۸، ص۳۷۶

۲۲۔ فتح الباری، ج۴، ص۳۲۴ ۲۳۔ ایضاً ۲۴۔ ایضاً ۲۵۔ ایضاً

(۲۶) i بخاری، المظالم، رقم ۲۴۴۶، ص ۱۹۲ ii مسلم، البر والصلۃ، رقم ۶۵۸۵، ص ۱۱۳۰

iii ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۲۸، ص ۱۸۴۶

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبر ونصائح

☆ اہل ایمان ایک دوسرے کیلئے سکون ومضبوطی کا باعث ہیں۔(۲۷) ☆ تمام اہل اسلام کیلئے لازم ہے کہ اتحاد کو برقرار رکھیں۔(۲۸) ☆ اتحاد کو توڑنے والا ذلیل ورسوا ہوگا۔(۲۹) ☆ وعظ ونصیحت کے دوران مثال دینے اور سمجھانے کیلئے تشبیک دینا جائز ہے۔(۳۰) ☆ کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں میں تفریق وتخریب کا باعث بنے۔(۳۱) ☆ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے دنیا وآخرت میں معاون ومددگار رہے۔(۳۲)

(۱۲۱) عن ابی ھریرة :سمع رسول الله صلی اللهعلیه و آله وسلم:

”ان العبد لیتکلم بالکلمة ما یتبین فیها ینزل بها فی النار ابعد ما بین المشرق (والمغرب)“(۳۳)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بندہ بعض اوقات ایک ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کا نقصان نہیں سمجھتا اور اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس قدر اتر جاتا ہے جس قدر کہ مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

عبر ونصائح

☆ بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔☆ بغیر تفکر وتدبر کے کی ہوئی بات سے بعض دفعہ بھاری نقصان ہو جاتا ہے۔(۳۴) ☆ کسی لفظ کو زبان پر لانے سے پہلے عواقب پر غور وفکر کرنا چاہیے۔☆ جس بات سے نقصان ہو وہ نہ کرنا بہتر ہے۔(۳۵) ☆ زبان کی حفاظت کرنی چاہیے۔(۳۶) ☆ اسلام میں فحش اور برائی والا کلام جائز نہیں ہے۔(۳۷) ☆ انسان جس کلام کے حسن وقباحت سے واقف نہ ہو اسے زبان پر نہ لائے۔(۳۸)

۲۷۔الصف ۶۱: ۴ ۲۸۔آل عمران ۳: ۱۰۳ ۲۹۔ایضا: ۱۰۵

۳۰۔فیوض الباری، ج ۲، ص ۱۹۴ ۳۱۔ایضاً ۳۲۔فتح الباری، ج ۱۰، ص ۴۵۰

(۳۳) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۷۷، ص ۵۴۴ ii۔مسلم، الزھد، رقم ۷۴۸۱۸۲، ص ۱۱۹۴

iii۔ترمذی، الرقاق، رقم ۲۳۱۴، ص ۱۸۸۵

۳۴۔عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۵۳ ۳۵۔ایضاً

۳۶۔فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۰۹ ۳۷۔ایضاً، ص ۳۱۱ ۳۸۔ایضاً

(۱۲۲) عن عدی بن حاتم قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :
"اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم یجد فبکلمة طیبة "۔(۳۹)

ترجمہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ پس جو یہ نہ پائے تو کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی بچے۔

عبر و نصائح

☆ کسی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔(۴۰) ☆ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ ☆ سائل حقیقی کو سختی سے جواب دینا جائز نہیں ہے۔(۴۱) ☆ غریب و مسکین و کمزور لوگوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔(۴۲) ☆ اچھی بات کرنے سے قلب کی صفائی و پاکیزگی میں اضافہ ہوتا ہے۔(۴۳) ☆ بندہ کو قول و فعل کے ساتھ صدقہ اور نیکی کمانے پر حریص رہنا چاہیے۔(۴۴)

(۱۲۳) عن ابن عمر قال اخذ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ببعض جسدی فقال :
"کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسك فی اهل القبور " (۴۵)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دنیا میں غریب کی طرح یا مسافر کی طرح زندگی گزارا اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

عبر و نصائح

☆ مال و دولت کا حریص ہونا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔ ☆ موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔ ☆ جتنا مال و دولت کم ہوگا قیامت کے دن حساب و کتاب میں آسانی ہوگی۔

---

(۳۹) اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر ۶۹ صفحہ ۸۱ پر گزر چکی ہے۔
۴۰۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۳۷۵ ۴۱۔ الضحی ۹۳: ۱۰ ۴۲۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۲۷
۴۳۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۳۷۵ ۴۴۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۲۸۳
(۴۵) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۱۶، ص ۵۳۹ ii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۳۳، ص ۱۸۸۶

☆ لوگوں کے ساتھ میل جول کم رکھنے سے آدمی حسد، عداوت، بغض، کینہ، چغل خوری اور دوسرے بُرے رزائل سے محفوظ رہتا ہے۔(۴۶) ☆ دنیا فانی ہے۔(۴۷) ☆ ہر وقت اطاعتِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔(۴۸) ☆ زندگی میں حالات بدلتے رہتے ہیں۔(۴۹) ☆ اس دنیا میں رب تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہیے۔(۵۰)

(۱۲۴) عن عبدالله بن عمر يقول :قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم :

"اخبروني بشجرة كالرجل المسلم تؤتي اكلها كل حين باذن ربها، لا يتحاث ورقها؟ ثم قال :هي النخلة"(۵۱)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے پھر فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

عبر ونصائح

☆ طلبہ اور مستفیدین کو متوجہ رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ ☆ علم کے شوقین کا ذوقِ علم بڑھانے کیلئے ان سے سوالات کیے جائیں۔(۵۲) ☆ سوال کرنے کا مقصد مسئول کو پریشان کرنا یا مغالطہ میں ڈالنا نہیں ہونا چاہیے۔(۵۳) ☆ امتحان لینے کیلئے اپنے شاگردوں یا اصحاب سے سوال کرنا جائز ہے۔(۵۴) ☆ اپنے اساتذہ، شیوخ یا بڑوں کے سامنے خاموش رہنا بہترین عمل ہے۔(۵۵) ☆ مثالیں دے کر مسائل کو سمجھانا بہترین تبلیغ علم ہے۔ ☆ مسلمان اخلاق وعادات اور حسن اعمال میں مستقل مزاج ہوتا ہے۔(۵۶) ☆ کھجور کے درخت کی طرح مسلمان بھی اپنی زندگی میں اور موت کے بعد بھی دوسروں کیلئے سرچشمہ خیر بن سکتا ہے۔(۵۷) ☆ جیسے کھجور کے درخت کی جڑیں زمین میں گہری ہوتی ہیں اسی طرح مؤمن کے دل میں ایمان بڑا گہرا ہوتا ہے۔(۵۸) ☆ سوال کرنا عدم علمیت پر دلالت نہیں کرتا۔ ☆ مؤمن ہمیشہ سچا، کھرا، ملنسار، خوش مزاج اور دوسروں کیلئے نافع ہوتا ہے۔(۵۹)

۴۶۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۵۰۰ ۴۷۔ ایضاً ۴۸۔ ایضاً
۴۹۔ آل عمران ۳: ۱۴۰ ۵۰۔ فتح الباری، ج۱۱، ص۲۳۴
(۵۱) i۔ بخاری، العلم، رقم ۶۱ ،۷۲، ص۷، ۹ ii۔ مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۱۰۲، ص۱۱۷۶
۵۲۔ انوار الباری، ج۵، ص۵۱ ۵۳۔ ایضاً ۵۴۔ فیوض الباری، ج۱، ص۲۴۱
۵۵۔ ایضاً ۵۶۔ انوار الباری، ج۵، ص۵۱ ۵۷۔ ایضاً
۵۸۔ فیوض الباری، ج۱، ص۲۴۱ ۵۹۔ عمدۃ القاری، ج۲، ص۲۰

☆ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ کسی کیلئے نقصان کا باعث نہ ہو۔(۶۰)

(۱۲۵) عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم : " مثل المؤمنین فی توادهم و تراحمهم و تعاطفهم مثل الجسد اذا اشتکی منه عضو تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمی " (۶۱)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمن بندوں کی مثال ان کی آپس میں محبت، اتحاد اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کے سارے جسم کو نیند نہ آئے اور بخار چڑھ جانے میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

عبر و نصائح

☆ مؤمن کا اپنے مؤمن بھائی کے ساتھ معاملہ محبت وشفقت والا ہونا چاہیے۔(۶۲) ☆ اہل ایمان کو ایک دوسرے کے دکھ و درد میں شریک ہونا چاہیے۔ ☆ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔(۶۳) ☆ مسلمان کی مسلمان کے ساتھ ہمدردی ایمان کی بنیاد پر ہونی چاہیے کسی اور سبب سے نہیں ہونی چاہیے۔(۶۴) ☆ اہل اسلام کو ایک دوسرے کیلئے سکون و راحت کا باعث ہونا چاہیے۔(۶۵) ☆ ایمان اور تکالیف و مصائب لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ ایمان اصل اور تکلیف اس کی فرع ہیں جیسا کہ جسم اصل اور اعضاء اس کی فرع ہیں۔(۶۶)

۶۰۔ایضاً

(۶۱) i بخاری، الادب، رقم ۶۰۱۱، ص ۵۰۹ ii مسلم، البر والصلۃ، رقم ۶۵۸۶، ص ۱۱۳۰

iii مسند احمد، رقم ۱۸۴۰۱، ۱۸۴۰۳، ۱۸۴۰۸

۶۲۔عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۱۷۵ ۶۳۔ایضاً ص ۱۷۶

۶۴۔فتح الباری، ج ۱۰، ۴۳۹ ۶۵۔ایضاً ۶۶۔ایضاً ص ۴۴۰

(۱۲۶) عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" مثل القائم علی حدود اللہ والمدھن فیھا کمثل استھموا علی سفینۃ فی البحر فاصاب بعضھم اعلاھا واصاب بعضھم اسفلھا فکان الذین فی اسفلھا یصعدون فیستقون المآء فیصبون علی الذین فی اعلاھا فقال الذین فی اعلاھا لاندعکم تصعدون فتؤذوننا فقال الذین فی اسفلھا فانا ننقبھا فی اسفلھا فنستقی فان اخذوا علی ایدیھم فمنعوھم نجوا جمیعا وان ترکوھم غرقوا جمیعا "قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۶۷)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدود الٰہی کو قائم کرنے اور ان میں سستی کرنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصے کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو اوپر حصہ اور بعض کو نیچے والا حصہ ملا۔ نچلے والے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ پس اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ اس پر نچلے والے کہنے لگے کہ اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں گے تو سب محفوظ رہیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔

عبر ونصائح

☆ حدود الٰہیہ کو قائم کرنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔ ☆ تمام مسلمان ایک کشتی کے سواروں کی طرح ہیں۔ اگر کسی ایک کو یا بعض کو نقصان پہنچے گا تو تمام کو نقصان پہنچے گا۔ ☆ اگر مسلمانوں نے حدود الٰہیہ کو قائم کیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کیا تو نجات پائیں گے۔ (۶۸)

---

(۶۷) i بخاری، الشرکۃ، رقم ۲۴۹۳، ص ۱۹۶ ii ترمذی، الفتن، رقم ۲۱۷۳، ص ۱۸۷۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۲۱

☆ گناہگار گناہوں کی وجہ سے اور نیکوکار بھلائی کا حکم برائی سے نہ روکنے کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔(۶۹) ☆ تقسیم کے وقت تطیب نفس کیلئے قرعہ ڈالنا جائز ہے۔(۷۰) ☆ مسلم اُمہ کو نقصان پہنچانے والے کو روکنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔(۷۱) ☆ جو طاقت ہونے کے باجود برائی کو نہ روکے تو وہ مستحق عذاب ہے۔(۷۲) ☆ مسلمان کیلئے کوئی ایسا کام جو اس کے پڑوسی کیلئے نقصان دہ ہو، کرنا جائز نہیں ہے۔(۷۳) ☆ پڑوسی کو اپنے پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ ☆ بشرط استطاعت امر بالمعروف اور نھی عن المنکر واجب ہے۔(۷۴)

(۱۲۷) عن صفوان بن یعلی عن ابیه رضی الله عنه قال :فاتی النبی صلی الله علیه و آله وسلم فاهدرها فقال :

" ایدفع یده الیك فتقضمها کما یقضم الفحل "(۷۵)

ترجمہ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا یہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رہنے دیتا، تاکہ تم اس طرح چبا لیتے جیسے اونٹ گھاس کو چبا لیتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ مسلمان کا دوسرے مسلمان کے جسم کو نقصان پہنچانا منع ہے۔ ☆ اپنے جسم کی حفاظت کیلئے نقصان پہنچانے والے کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔(۷۶) ☆ دفاع کرتے ہوئے جو نقصان پہنچایا جائے وہ شرعاً معاف ہے۔(۷۷) ☆ کسی مسلمان نے اپنے دفاع میں اگر دوسرے کا عضو ضائع کر دیا تو اس پر دیت یا قصاص نہیں ہے۔(۷۸) ☆ ہر شخص کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ ☆ اپنے آپ کو نقصان سے بچانا لازم ہے۔

۶۹۔نزھۃ القاری، ج۳،ص۷۰۸ ۷۰۔عمدۃ القاری، ج۹،ص۲۸۱ ۷۱۔ایضاً

۷۲۔نزھۃ القاری، ج۳،ص۷۰۸ ۷۳۔عمدۃ القاری، ج۹،ص۲۸۱

۷۴۔نزھۃ القاری، ج۳،ص۷۰۸

(۷۵) i بخاری ،الجھاد، رقم ۲۹۷۳،ص۲۳۹

۷۶۔عمدۃ القاری، ج۱۰،ص۲۹۱ ۷۷۔ایضاً ۷۸۔فتح الباری، ج۴،ص۴۴۴

(۱۲۸) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

" فان المرأۃ خلقت من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذھبت کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج "(۷۹)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔

عبر ونصائح

☆ عورتوں کے ساتھ معاملات نہایت محتاط انداز میں تدبیر وحکمت کے ساتھ حل کرنے چاہیے۔ (۸۰) ☆ حضرت حواء کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔ (۸۱) ☆ عورتوں کی کج روی اور ایذا رسانی پر صبر کرنا چاہیے۔ (۸۲) ☆ میاں بیوی کو آپس میں نباہ کرنا چاہیے۔ ☆ عورت کو طلاق دینے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ (۸۳) ☆ عورتوں کے ساتھ بھلائی والا سلوک کرنا چاہیے۔ (۸۴) ☆ عورتوں پر ظلم کرنا اسلام میں منع ہے۔ ☆ عورتیں کمزور اور مرد قوی ہیں۔ مردوں کو اس بارے میں خاص احتیاط کرنی چاہیے۔ (۸۵)

(۱۲۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

" من سال الناس اموالھم تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل او یستکثر " (۸۶)

---

(۷۹) بخاری، احادیث الانبیاء، رقم ۳۳۳۱، ص ۲۶۹

۸۰۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۱۴

۸۱۔ نزھۃ القاری، ج ۴، ص ۳۶۷

۸۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۱۴

۸۳۔ فتح الباری، ج ۶، ص ۳۶۸

۸۴۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۱۴

۸۵۔ النسآء ۴: ۳۴

(۸۶) i مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۹۹، ص ۸۴۱

ii ابوداود، الزکاۃ، رقم ۱۶۲۶

iii ابن ماجہ، الزکاۃ، رقم ۱۸۳۸، ص ۲۵۸۷

نقدِ سند: امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام ثوری اور امام مالک نے بھی روایت کیا ہے۔

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگوں سے صرف اپنا مال بڑھانے کی غرض سے مانگتا ہے تو یہ انگاروں کو مانگتا ہے خواہ کم لے یا زیادہ جمع کر لے۔

عبر ونصائح

☆ بلاضرورت سوال کرنا حرام ہے۔(۸۷) ☆ جو شخص کمانے پر قادر ہو، اس کا مانگنا حرام ہے۔(۸۸) ☆ پیشہ ور گداگری اسلام میں ناجائز ہے۔(۸۹) ☆ پیشہ ور گداگری کی حوصلہ شکنی کرنا ہماری تمام کی ذمہ داری ہے۔(۹۰) ☆ بغیر ضرورت کے سوال کرنے والے کیلئے آگ کی وعید ہے۔(۹۱) ☆ حتی الامکان مانگنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۹۲)

(۱۳۰) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :

"الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۹۳)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

عبر ونصائح

☆ مؤمن دنیا میں حرام شہوات سے بچتا ہے۔(۹۴) ☆ دنیا میں اہل ایمان کو سخت اور مشکل عبادات کا مکلف بنایا گیا ہے۔(۹۵) ☆ یہ مرنے کے بعد مشقت سے آزاد ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو دائمی نعمتیں ان کیلئے تیار کر رکھی ہیں اس کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔(۹۶) ☆ کافر کیلئے جو بھی عیش و آرام ہے وہ صرف دنیا میں ہے۔(۹۷) ☆ آخرت میں کفار کو دائمی عذاب ہوگا۔(۹۸)

۸۷۔ شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۱۲۷ ۸۸۔ ایضاً ۸۹۔ شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۹۶۵

۹۰۔ ایضاً، ص ۹۶۶ ۹۱۔ شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۱۳۱ ۹۲۔ مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۸۵، ص ۸۴۱

(۹۳) i مسلم، الزھد والرقاق، رقم ۷۴۱۷، ص ۱۱۹۱ ii ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۲۴، ص ۱۸۸۵

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے۔

۹۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۸، ص ۹۳ ۹۵۔ اکمال اکمال المعلم، ج ۷، ص ۲۸۵ ۹۶۔ ایضاً

۹۷۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۸، ص ۸۳ ۹۸۔ ایضاً

☆ کافر کیلئے آخرت کے مقابلے میں دنیا جنت ہے۔ ☆ مؤمن کیلئے آخرت کے مقابلے میں دنیا قید خانہ ہے۔

(۱۳۱) عن سلیمان بن بریدة عن ابیه ان النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم قال :

" من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم خنزیر و دمه " (۹۹)

ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے نردشیر (چوسر) کھیلا اس کی مثال ایسے ہے جیسے اس نے اپنے ہاتھ کو خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگا۔

عبر ونصائح

☆ چوسر کھیلنا حرام ہے۔ (۱۰۰) ☆ ہر وہ کھیل جس میں قمار ہو وہ حرام ہے۔ (۱۰۱) ☆ چوسر اور حرام کھیلنے والے کی گواہی قبول نہیں ہے۔ (۱۰۲) ☆ جس کھیل کی مشغولیت سے انسان نمازوں اور خدا کی یاد سے غافل ہو وہ ناجائز ہے۔ (۱۰۳) ☆ ایسا کھیل جس سے جنگی چالوں کی مشق ہوتی ہو وہ جائز ہے۔ (۱۰۴) ☆ جو کھیل شرط لگا کر کھیلا جائے وہ حرام ہے۔ (۱۰۵) ☆ ایسا کھیل جس سے کوئی دینی فائدہ حاصل نہ ہو اور نہ اس کھیل کی ضرورت ہو اس کا چھوڑ دینا اولیٰ ہے۔ (۱۰۶) ☆ جسمانی ورزش اور باہمی دلچسپی کے کھیل جن سے کسی غیر شرعی فعل کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اور نہ کوئی عبادت ضائع ہوتی ہو وہ جائز ہیں۔ (۱۰۷)

(۱۳۲) عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم :

" تقیء الارض افلاذ کبدها امثال الاسطوان من الذهب والفضة " (۱۰۸)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کی قے کر دے گی گویا کہ وہ سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح ہیں۔

---

(۹۹) i مسلم، الشعر، رقم ۵۸۹۶، ص ۱۰۷۸ ii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۹۳۹، ص ۱۵۸۵

۱۰۰۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۵، ص ۱۵ ۱۰۱۔ المغنی، ج ۱۰، ص ۱۷۱ ۱۰۲۔ ایضاً

۱۰۳۔ شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۶۳۸ ۱۰۴۔ المغنی، ج ۱۰، ص ۱۷۲ ۱۰۵۔ المآئدہ ۵: ۹۰

۱۰۶۔ شرح صحیح مسلم، ج ۶، ص ۶۳۸ ۱۰۷۔ درمختار، ج ۵، ص ۳۴۷

(۱۰۸) i مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۴۱، ص ۸۳۷ ii ترمذی، الفتن، رقم ۲۲۰۸، ص ۱۸۷۴

عبر ونصائح

☆ قرب قیامت لوگوں کے پاس مال ودولت بہت زیادہ ہوگا۔(۱۰۹)☆ زمین کے خزانے جتنے ہیں وہ لوگوں کے ہاتھ آ جائیں گے۔(۱۱۰)☆ مال کی کثرت ہوجائے گی اور زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔(۱۱۱)☆ جب کسی فرض کی ادائیگی کا محل نہ ہوتو وہ فرض ساقط ہوجاتا ہے۔(۱۱۲)☆ جب زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا تو زکوٰۃ کی ادائیگی ساقط ہوجائے گی۔(۱۱۳)

(۱۳۳) عن همام بن حارث فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :

"اذا رايتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب"(۱۱۴)

ترجمہ حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈال دو۔

عبر ونصائح

☆ بے جا تعریف کرنا یا کسی طمع کی وجہ سے تعریف کرنا منع ہے۔(۱۱۵)☆ کسی آدمی کی ایسی تعریف کرنا جس کے وہ لائق نہیں ہے وہ حرام ہے۔(۱۱۶)☆ جھوٹی تعریف کرنے والوں کو روکنا چاہیے۔(۱۱۷)☆ کسی نیک خصلت کے حصول یا اس کی زیادتی کیلئے یا کسی کو اس نیک خصلت پر برقرار رکھنے، یا اس نیک خصلت کی اقتداء کیلئے اس کے منہ پر تعریف کرنا مستحب ہے۔(۱۱۸)☆ ان اوصاف کے ساتھ تعریف کرنا جو موصوف میں موجود ہوں شرعاً جائز ہے۔(۱۱۹)

۱۰۹۔شرح مسلم للنووی، ج۷، ص۹۸ ۱۱۰۔ایضاً
۱۱۱۔شرح صحیح مسلم، ج۲، ص۹۳۹ ۱۱۲۔ایضاً ۱۱۳۔ایضاً
(۱۱۴) مسلم، الزهد، رقم ۷۵۰۵-۷، ص۱۱۹۶ ۱۱۴ ابوداؤد، الادب، رقم ۴۸۰۴، ص۱۵۷۷
۱۱۵۔شرح مسلم للنووی، ج۱۸، ص۱۲۶ ۱۱۶۔آل عمران ۳:۱۸۸
۱۱۷۔فتح الباری، ج۱۰، ص۴۷۸ ۱۱۸۔شرح مسلم للنووی، ج۱۸، ص۱۲۶
۱۱۹۔فتح الباری، ج۱۰، ص۴۷۸

(۱۳۴) عن ابی ھریرۃ ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال :

" الناس معادن کمعادن الفضۃ والذھب "(۱۲۰)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگ چاندی اور سونے کی کانوں کی طرح ہیں۔

عبر و نصائح

☆ بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو نفع دینے والے ہیں۔(۱۲۱) ☆ سخی کی سخاوت ہر حال میں برقرار رہتی ہے۔(۱۲۲) ☆ اچھائی کا وصف حالات کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتا۔(۱۲۳) ☆ فقیہ ہونا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔(۱۲۴) ☆ جس طرح سونا چاندی ہمیشہ فائدہ دینے والے ہیں اسی طرح اچھے لوگ بھی ہر حال میں فائدہ دیتے ہیں۔

(۱۳۵) حدثنا جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دخل علی ام السائب، فقال :

"لا تسبوا الحمی فانھا تذھب خطایا بنی آدم کما یذھب الکیر خبث الحدید"(۱۲۵)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا:

بخار کو بُرا نہ کہو۔ کیونکہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

---

(۱۲۰) مسلم، البر، رقم ۶۷۰۹، ص ۱۱۳۷

۱۲۱۔ آل عمران ۳: ۱۳۴

۱۲۲۔ الدھر ۷۶: ۸، ۹

۱۲۳۔ آل عمران ۳: ۱۴۰

۱۲۴۔ بخاری، العلم، رقم ۷۱، ص ۸

(۱۲۵) i مسلم، البر، رقم ۶۵۷۰، ص ۱۱۲۹ ii مسند احمد، رقم ۳/۳۶۴

عبر ونصائح

☆ مسلمان کیلئے بیماری باعث رحمت ہے۔(۱۲۶) ☆ مصائب، پریشانیاں، تکالیف اور بیماریاں مسلمان کے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔(۱۲۷) ☆ ان چیزوں سے اہل اسلام کے درجات بلند ہوتے ہیں۔(۱۲۸) ☆ جس کو جتنی تکالیف اور پریشانیاں پہنچتی ہیں اس کے اتنے ہی زیادہ درجات بلند ہوتے ہیں۔(۱۲۹) ☆ سب سے زیادہ درد اور تکلیف میں مبتلا انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کو اجر دو گنا ملتا ہے۔(۱۳۰)

(۱۳۶) عن عوف بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:
"انما مثلكم ومثلهم كمثل رجل استرعى ابلاً وغنما فرعاها ثم تحين سقيها فاوردها حوضا فشرعت فيه فشربت صفوه وتركت كدره فصفوه لكم وكدره عليهم" (۱۳۱)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کیلئے لیں پھر ان جانوروں کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دیا۔تو کیا صاف چیزیں تمہارے لیے ہیں اور تلچھٹ امیروں کیلئے ہیں؟

عبر ونصائح

☆ تمام مسلمانوں کیلئے امیر کی اطاعت لازم ہے۔(۱۳۲) ☆ مسلمان امراء کی تخفیف کرنا جائز نہیں ہے۔(۱۳۳) ☆ سلب (دوران جنگ مقتول سے جو مال چھینا جاتا ہے) کا قاتل کیلئے ہونا کوئی ابدی قاعدہ نہیں ہے بلکہ یہ امام کی مرضی پر موقوف ہے خواہ وہ قاتل کو دے یا نہ دے۔(۱۳۴)

۱۲۶۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۲۸
۱۲۷۔مسلم، البر، رقم ۶۵۶۳، ص ۱۱۲۸
۱۲۸۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۲۸
۱۲۹۔مسلم، البر، رقم ۶۵۵۹، ص ۱۱۲۸
۱۳۰۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۶، ص ۱۲۹
(۱۳۱) مسلم، الجھاد، رقم ۴۵۷۰، ص ۹۸۸
۱۳۲۔النسآء ۴: ۵۹
۱۳۳۔مسلم، الجھاد، رقم ۴۵۷۰، ص ۹۸۸
۱۳۴۔فتح القدیر، ج ۵، ص ۲۵۱

☆ امام قاتل سے سلب کا مال تعزیراً لے سکتا ہے۔(۱۳۵)

☆ خلیفہ وقت کو امراء مسلمین کی عزت واحترام کا خیال رکھنا چاہیے۔(۱۳۶)

(۱۳۷) حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی :حدثنا عمر بن علي المقدمي حدثنا نافع بن عمر الجحمی عن بشر بن عاصم سمعه یحدث عن ابیه عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال :

''ان الله یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه کما تتخلل البقرة''

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب وسکت علیه ابو داود (۱۳۷)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان سے باتوں کو اس طرح لپیٹتا ہے جس طرح گائے چارے کو لپیٹتی ہے۔

عبر ونصائح

☆ بناوٹی کلام کرنا غیر پسندیدہ ہے۔(۱۳۸) ☆ کسی کی بات کاٹ کر اپنی بات سنانا اچھا فعل نہیں ہے۔(۱۳۹) ☆ ایسا کلام جو تکلفات اور مشکلات پر مبنی ہو، منع ہے۔(۱۴۰) ☆ تقریر و تحریر عام فہم اور لوگوں کے ذہن کے قریب ترین ہونی چاہیے۔(۱۴۱) ☆ الفاظ کی ادائیگی اس طرح کرنا کہ سننے والے کو سمجھ نہ آئے ایسا کلام منع ہے۔(۱۴۲)

۱۳۵۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۲،ص ۶۴ ۱۳۶۔ایضاً

(۱۳۷)i-ترمذی،الادب،رقم ۲۸۵۳،ص ۱۹۳۷ ii- ابوداؤد ،الادب،رقم ۵۰۰۵،ص ۱۵۸۹

iii- مسند احمد،رقم ۱۶۵/۲،۱۸۷

نقدِ سند: i-امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔اس باب میں حضرت سعد h سے بھی روایت ہے۔

ii-امام ابوداؤد نے اس پر سکوت اختیار فرمایا ہے۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ایک سند اور امام احمد بن حنبل نے دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

سندابوداؤد: حدثنا محمد بن سنان الباهلي وكان ينزل العوقة حدثنا نافع بن عمر عن بشربن عاصم عن ابيه عن عبدالله قال ابوداؤد هو عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

سنداحمد: (i) حدثنا عبدالله حدثني ابي ثنايزيد ثنا نافع بن عمر عن بشر بن عاصم بن سفيان عن ابيه عن عبدالله بن عمرو عن النبي ﷺ۔

(ii) حدثنا عبدالله حدثني ابي ثنا ابو كامل ويونس قالا ثنا نافع بن عمر (آگے سند اوپر والی ہے)

نتیجہ بحث: اس طرح اس حدیث سے غرابت کا حکم رفع ہو گیا ہے۔

۱۳۸۔العرف الشذی، ج۲،ص۵۷۴ ۱۳۹۔نفع قوت المغتذی، ج۲،ص۵۷۴

۱۴۰۔ایضاً ۱۴۱۔العرف الشذی، ج۲،ص۵۷۴ ۱۴۲۔ایضاً

(۱۳۸) حدثنا اسماعیل بن بشر بن منصور واسحاق بن ابراهیم السواق قالا حدثنا عبدالرحمن بن مهدی عن معاویة بن صالح عن ضمرة بن حبیب بن عبدالرحمن بن عمرو السلمی انه سمع العرباض بن ساریة یقول وعظنا رسول للہ صلی اللہ علیه و آله وسلم قال :

" قد ترکتکم علی البیضاء لیلها کنهارها لایزیغ عنها بعدی الا هالك من یعیش منکم فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بما عرفتم من سنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین من بعدی فعضوا علیها بالنواجذ"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱۴۳)

ترجمہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہیں ایسے منور دین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کے شب و روز برابر ہیں اس دین سے وہی روگردانی کرے گا جس کی قسمت میں بربادی ہے۔ تم عنقریب بہت زیادہ اختلاف کو دیکھو گے تو اس وقت میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوط دانتوں سے پکڑ لینا۔

عبر و نصائح

☆ دین اسلام ہی سیدھا اور ہدایت والا راستہ ہے۔ (۱۴۴) ☆ دین اسلام کو چھوڑنے والا گمراہ اور دوزخی ہے۔ (۱۴۵) ☆ امت میں اختلافات رونما ہوں گے۔ ☆ باطل فرقوں کا خروج ہوگا۔ ☆ اختلافات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ پر چلنے والا ہی نجات پائے گا۔ (۱۴۶) ☆ ان کو چھوڑنے والا گمراہی کے راستہ پر ہوگا۔ ☆ جتنے ممکنہ اسباب ہوں ان کے ساتھ دین اسلام کی مدد کرنا تمام پر لازم ہے۔ (۱۴۷)

---

(۱۴۳) i ترمذی، العلم، رقم ۲۶۷۶، ص ۱۹۲۱ ii ابوداؤد، السنة، رقم ۴۶۰۷، ص ۱۵۶۱

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۔ الانعام ۶: ۱۶۱ ۱۴۵۔ النسآء ۴: ۱۱۵

۱۴۶۔ نفع قوت المغتذی، ج ۲، ص ۵۵۳ ۱۴۷۔ ایضاً

(۱۴۸) i ترمذی، البر والصلة، رقم ۱۹۲۹، ۱۸۴۶ ii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۹۱۸، ص ۱۵۸۴

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں عبیداللہ کو شعبہ نے ضعیف کیا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(۱۳۹) حدثنی احمد بن محمد اخبرنا عبدالله بن المبارک اخبرنا یحیی بن عبیدالله عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :

" ان احدکم مراة اخیه فان رای به فلیمطه عنه "" فی روایة المؤمن مراة المؤمن "(۱۴۸)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے ہر ایک اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے آئینے کی طرح ہے اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو دور کردے۔

ایک دوسری روایت میں ہے۔ مؤمن مؤمن کیلئے آئینہ ہے۔

عبر و نصائح

☆ اہل ایمان ایک دوسرے سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (۱۴۹) ☆ مؤمن جب کسی دوسرے مسلمان میں کوئی عیب دیکھتا ہے تو اس کی اور اپنی اصلاح کرتا ہے۔ (۱۵۰) ☆ مؤمن دوسرے مسلمان میں کوئی نقص دیکھے تو اس کا اس کے سامنے اظہار کردے اور بتادے تاکہ وہ اصلاح کرے۔ (۱۵۱) ☆ مؤمن کو دوسرے اہل ایمان سے عیبوں کے دور ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے۔ (۱۵۲) ☆ مؤمن کو خود بھی اذیت سے بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی اذیت دینے سے بچنا چاہیے۔ (۱۵۳)

(۱۴۰) حدثنا علی بن سعید الکندی حدثنا ابن المبارک عن حیوة بن شریح عن بکر بن عمرو عن عبدالله بن هبیرة عن ابی تمیم الجیشانی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :

" لو انکم توکلون علی الله حق توکله یرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱۵۴)

۱۴۹۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۵۶ ۱۵۰۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۱۴

۱۵۱۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۵۶ ۱۵۲۔ ایضاً ۱۵۳۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۱۴

(۱۵۴) i ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۴۴، ص ۱۸۸۷ ii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۶۴، ص ۲۷۳۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو گے جس طرح بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ وہ صبح کو گھر سے خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔

عبر و نصائح

☆ یہ یقین کر لینا کہ فاعل حقیقی، ہر چیز کا عطا کرنے اور روکنے والا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، یہ توکل ہے۔(۱۵۵) ☆ رزق کیلئے کوشش کرنا توکل کے منافی نہیں ہے۔(۱۵۶) ☆ ترک کسب، ترک تدبیر اور ترک سعی توکل نہیں ہے۔(۱۵۷) ☆ توکل کا تعلق دل سے ہے اور یہ جسم کے ظاہری حرکات وسکنات کے منافی نہیں ہے۔(۱۵۸) ☆ پرندے ہر روز نیا رزق کھاتے ہیں اور اپنی کوشش سے حاصل کرتے ہیں۔ انسان کو بھی اپنی ضروریات کیلئے مسلسل محنت وکوشش کرتے رہنا چاہیے۔(۱۵۹)

(۱۴۱) حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا ابان بن یزید حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن زید بن سلام ان ابا سلام حدثه ان الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:۔

"وانا امر کم بخمس الله امر نی بهن، والجماعة فانه من فارق الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه الا ان یرجع "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۱۶۰)

۱۵۵۔ شرح سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۵۴۱ ۱۵۶۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۹ ۱۵۷۔ ایضاً

۱۵۸۔ ایضاً ۱۵۹۔ شرح سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۵۴۱

(۱۶۰) i۔ ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳، ص ۱۹۳۹ ii۔ مسند احمد، ۴/۱۳۰، ۲۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ حارث اشعری صحابی ہیں ان سے اس کے علاوہ بھی احادیث مروی ہیں۔

لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند احمد: حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا عفان ثنا ابو خلف موسیٰ بن خلف کان یعد فی البدلاء ثنا یحیٰ بن ابی کثیر عن زید بن سلام عن جده ممطور عن الحارث الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...

ترجمہ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ اس لیے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی الگ ہوا، اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی مگر یہ کہ وہ دوبارہ جماعت سے مل جائے۔

عبر ونصائح

☆مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا ناجائز ہے۔(۱۶۱) ☆سنت کے راستے کو چھوڑنے والا گمراہ ہے۔(۱۶۲) ☆اسلام کی حدود کو پھلانگنے والا اور اس کے اوامر ونہیات کا خیال نہ رکھنے والا سیدھے راستے سے ہٹنے والا ہے۔(۱۶۳) ☆مسلمانوں کے طریقے پر نہ چلنے والا گمراہی کے رستے پر ہوتا ہے۔(۱۶۴) ☆بدعات کا اختراع کرنے والا اور ان پر عمل کرنے والا دونوں گمراہ ہیں۔(۱۶۵)

(۱۴۲) حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد المقبرى عن ابى الوليد قال سمعت خولة بنت قيس و كانت تحت حمزة بن عبدالمطلب تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم يقول :

" ان هذا المال خضرة حلوة من اصابه بحقه بورك له فيه و رب متخوض فيما شاء ت به نفسه من مال الله و رسوله ليس له يوم القيامة الا النار ، و من اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه و كان كالا كل و لا يشبع "

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۱۶۶)

۱۶۱۔آل عمران ۳: ۱۰۳ ۱۶۲۔العرف الشذی، ج۲، ص ۵۷۶

۱۶۳۔نفع قوت المغتذی، ج۲، ص ۵۷۶ ۱۶۴۔النسآء ۴: ۱۱۵

۱۶۵۔العرف الشذی، ج۲، ص ۵۷۶ (۱۶۶) ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۴، ص ۱۸۹۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ حضرت ابو ولید کہتے ہیں کہ میں نے حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے کمایا اس کیلئے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کیلئے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے اور ان کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے۔

عبر ونصائح

☆ مال بظاہر دنیا کی خوبصورتی ہے۔(۱۶۷) ☆ دنیاوی مال حلال طریقہ سے حاصل کرنا چاہیے۔(۱۶۸) ☆ ناجائز طریقہ سے مال حاصل کرنے والے کیلئے دوزخ کی وعید ہے۔(۱۶۹)
☆ انسان کو اپنے ہاتھ سے کمایا ہوا رزق کھانا چاہیے اور دوسروں سے بلاضرورت سوال نہیں کرنا چاہیے۔(۱۷۰)

(۱۴۳) حدثنا علی بن خشرم حدثنا عیسٰی بن یونس ، عن موسیٰ ابن عبیدۃ عن ایوب بن خالد عن میمونۃ ابنۃ سعد وکانت خادما للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

" مثل الرافلۃ فی الزینۃ فی غیر اھلھا کمثل ظلمۃ یوم القیامۃ لانور لھا " (۱۷۱)

ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خاوند کے سوا دوسروں کیلئے زینت کے ساتھ ناز ونخرے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے، جیسے قیامت کی تاریکی، جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔

۱۶۷۔ الکہف ۱۸:۴۶ ۱۶۸۔ النسآء ۴:۲۹ ۱۶۹۔ ایضاً:۳۰

۱۷۰۔ تحفۃ الاحوذی، ج۷، ص۴۴

(۱۷۱) ترمذی، الرضاع، رقم ۱۱۶۷، ص ۱۷۶۶

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے لیکن وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری ان سے روایت کرتے ہیں بعض راوی یہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

عبر ونصائح

☆ ایسی عورت کیلئے قیامت کے دن ذلت ورسوائی ہوگی۔(۱۷۲) ☆ خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کیلئے جنت کی بشارت ہے۔(۱۷۳) ☆ ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔(۱۷۴) ☆ خاوند کے علاوہ دوسرے مردوں کیلئے زیب وزینت کرنے والی عورت کیلئے آخرت کا عذاب ہے۔(۱۷۵) ☆ عورتوں کیلئے ایسا لباس پہننا جو کے دوسرے مردوں کی توجہ حاصل کرنے کیلئے ہو، وہ ناجائز ہے۔(۱۷۶)

(۱۴۴) حدثنا سوید بن نصر اخبرنا عبداللہ بن المبارك عن زكريابن ابی زائدة عن محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارة عن ابن كعب بن مالك الانصاری عن ابيه قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم:

" ماذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها من حرص المرء علی المال والشرف لدينه" قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۱۷۷)

ترجمہ حضرت مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتبے کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔

عبر ونصائح

☆ دین میں تھوڑی سی خرابی بہت بڑا نقصان ہے۔(۱۷۸) ☆ مال کی حرص بندے کو دینی فساد میں مبتلا کر دیتی ہے۔(۱۷۹) ☆ مال کی حرص رکھنے والا دین کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنی آخرت خراب کر لیتا ہے۔(۱۸۰) ☆ مال کی حرص سے تمام برائیاں جنم لیتی ہیں۔(۱۸۱) ☆ مال کے لالچ میں دین کی پرواہ نہ کرنے والا انسان بد بخت ہے۔(۱۸۲)

۱۷۲۔عارضۃ الاحوذی، ج۵، ص۱۱۳ ۱۷۳۔تحفۃ الاحوذی، ج۴، ص۳۲۹ ۱۷۴۔ایضاً

۱۷۵۔عارضۃ الاحوذی، ج۵، ص۱۱۴ ۱۷۶۔ایضاً

(۱۷۷) ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۶، ۱۸۹۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۔تحفۃ الاحوذی، ج۷، ص۴۶ ۱۷۹۔ایضاً ص۴۷ ۱۸۰۔ایضاً

۱۸۱۔ایضاً ۱۸۲۔ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۵، ص۱۸۹۰

(۱۴۵) حدثنا محمد بن وزیر الواسطی حدثنا محمد بن عبید هو الطنافسی حدثنا محمد بن عبدالعزیز الراسبی عن ابی بکر بن عبیداللہ بن انس بن مالك عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" من عال جاریتین دخلت انا وهو الجنة کهاتین واشار باصبعیه"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۱۸۳)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے دو بچیوں کی پرورش کی، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی مثل داخل ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

عبر ونصائح

☆ لڑکی کی پیدائش والدین کیلئے باعث رحمت ہے۔ (۱۸۴) ☆ بچیوں کی پرورش اور ان کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ (۱۸۵) ☆ بچیاں والدین کیلئے روز محشر دوزخ سے ڈھال ہوں گی۔ (۱۸۶) ☆ بچیوں کی پرورش وتربیت کرنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں جنت کا انعام ہے۔ (۱۸۷) ☆ ایسے بندے کو جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب عطا ہوگا۔ (۱۸۸)

---

(۱۸۳) ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۱۴، ص ۱۸۴۵

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے اور کہا ابوبکر بن عبیداللہ بن انس جبکہ صحیح عبیداللہ بن ابوبکر بن انس ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن امام احمد بن حنبل نے اسی مفہوم کی دو احادیث نقل فرمائی ہیں۔ جو کہ دو مختلف سندوں سے ہیں۔

سند احمد: (i) حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا یونس ثنا حماد یعنی ابن زید عن ثابت عن انس اوغیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ii) حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا عفان ثنا خالد عن سهیل بن ابی صالح عن سعید الاعشی عن ایوب بن بشیر عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۸۴۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۰۳ ۔ ۱۸۵۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۴۳

۱۸۶۔ ایضاً ۔ ۱۸۷۔ ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۱۲، ص ۱۸۴۵

۱۸۸۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۴۶

(۱۴۶) حدثنا ھارون بن عبداللہ الحمال واحمد بن الازھر قال ثنا ابن ابی فدیک عن عیسٰی بن ابی عیسٰی الحناط عن ابی الزناد عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

" الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب والصدقة تطفیء الخطیئة کما یطفیء المآء النار والصلاۃ نور المؤمن والصیام جنة من النار " (۱۸۹)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے، نماز مؤمن کا نور اور روزہ جہنم کیلئے ڈھال ہے۔

---

(۱۸۹) i ابوداؤد، الادب، رقم ۴۹۰۳، ص ۱۵۸۳ ii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۱۰، ص ۲۷۳۲۳۳

نقدِ سند: (۱) ھارون بن عبداللہ الحمال:

پورا نام ابوموسیٰ ھارون بن عبداللہ بن مروان الحمال البغدادی (م: ۲۴۳ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ راوی ہیں۔ / م ۴

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۳۱۷ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۹، ص ۹۲

(ج) الثقات، ج ۹، ص ۲۳۹

(۲) احمد بن الازھر:

پورا نام ابوالازھر احمد بن الازھر بن منیع العبدی النیسانوری (م: ۲۶۳ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے گیارہویں طبقہ سے ہیں، اور ثقہ راوی ہیں۔ / س ق

(الف) تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۲۵۸ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۲، ص ۴۱

(ج) الثقات، ج ۸، ص ۴۳

(۳) ابن ابی فدیک:

ان کے حالات باب چہارم عقائد حدیث نمبر ۳۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۴)عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الحناط:

پورا نام ابوموسیٰ عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الحناط الغفاری المدنی (م:۱۵۱ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں۔اور متروک الحدیث راوی ہیں۔

(الف) الضعفاء النسائی، ص۴۲۷ (ب) الضعفاء للدارقطنی، ج۳، ص۱۴۳۱

(ج) المجروحین، ج۲، ص۱۱۷

(۵)ابی للزناد:

پورا نام ابوعبدالرحمن عبداللہ بن ذکوان القرشی المدنی المعروف ابوالزناد (م:۱۳۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ فقیہ راوی ہیں۔

(الف) الطبقات، ج۹، ص۴۱۷ (ب) تاریخ الثقات، ص۲۵۴

(ج) الجرح والتعدیل، ج۵، ص۴۹

(۶)انس:

ان کے حالات حدیث نمبر ۸۶ صفحہ ۹۳ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲) امام ابوداؤد نے یہ حدیث ایک اور سند سے روایت کی ہے۔

سند: حدثنا عثمان بن صالح البغدادی اخبرنا ابو عامر یعنی عبدالملک بن عمرو حدثنا سلیمان بن بلال عن ابراهیم بن ابی اسید عن جده عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ۱۔ابوداؤد، الادب، رقم ۴۹۰۴، ص۱۵۸۳

نتیجہ بحث: اس سند میں عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الحناط راوی نہیں ہیں۔اس طرح یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

عبر ونصائح

☆ کسی دوسرے سے نعمت یا فضیلت کے چھن جانے کی تمنا کرنا حرام ہے۔(۱۹۰) ☆ دنیاوی مال اور جاہ ومنزلت کیلئے حسد حرام ہے۔(۱۹۱) ☆ ایسا حسد بندہ کو اخروی امور سے دور کر دیتا ہے۔(۱۹۲) ☆ حسد کرنے والے کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ☆ نیکی اور اخروی نعمتوں کیلئے حسرت کرنا جائز ہے۔ ☆ حسد کرنے والا دنیا اور آخرت دونوں جگہ خسارے میں ہو گا۔ ☆ حسد سے بچنا تمام مسلمانوں کیلئے لازم ہے۔(۱۹۳) ☆ حسد کرنا کفرانِ نعمت ہے

(۱۴۷)۔ حدثنا مسدد حدثنا یزید بن زریع حدثنا النهاس بن قهم حدثنی شداد ابو عمار عن عوف بن مالك الاشجعی قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:

"انا وامرأة سفعاء الخدین کهاتین یوم القیامة، امت من زوجها ذات منصب وجمال حبست نفسها علی یتاماها حتی بانوا او ماتوا "(۱۹۴)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اور کالے رخساروں والی عورت یوں ہوں گے۔ چنانچہ درمیانی اور شہادت والی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ ایسی عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے وہ عزت وجمال والی تھی لیکن اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے اپنے نفس کو روکے رکھا۔ یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے یا فوت ہو گئے۔

۱۹۰۔ بذل المجہود، ج۱۹، ص۱۴۴ ۱۹۱۔ عون المعبود، ج۱۳، ص۲۴۶ ۱۹۲۔ ایضاً

۱۹۳۔ بذل المجہود، ج۱۹، ص۱۴۵

(۱۹۴) ابوداؤد، الادب، رقم ۵۱۴۹، ص۱۵۹۹

نقدِ سند: (۱) **مسدد**:

پورا نام ابوالحسن مسدد بن مسرھد بن مسربل بن مستورد الاسدی البصری (م: ۲۲۸ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ حافظ راوی ہیں۔ ان کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز ہے اور مسدد لقب ہے۔ اخ دت س

(الف) تہذیب الکمال، ج۲۷، ص۲۴۶ (ب) الثقات، ج۹، ص۲۰۰ (ج) تاریخ الثقات، ص۴۲۵

(۲) **یزید بن زریع**:

پورا نام ابو معاویہ یزید بن زریع البصری (م: ۱۸۲ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں

اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۲،ص ۳۷۳ (ب) الجرح والتعدیل، ج۹،ص ۲۶۳

(ج) الطبقات، ج۷،ص ۲۸۹

(۳) النھاس بن قھم:

پورا نام النھاس بن قھم بن الخطاب القیسی المصری ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں اور ضعیف راوی ہیں۔/ انخ دت ق

(الف) المجروحین، ج۳،ص ۵۶ (ب) الکامل، ج۷،ص ۵۹ (ج) تاریخ الدارمی، ص ۸۲۴

(۴) شداد ابوعمار:

پورا نام ابوعمار شداد بن عبداللہ القرشی الدمشقی ہے یہ رواۃ کے چوتھے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ ۶/

(الف) الجرح والتعدیل، ج۴،ص ۳۲۹ (ب) الثقات، ج۴،ص ۳۵۷ (ج) تقریب التہذیب، ج۱،ص ۳۳۴

(۵) عوف بن مالک الاشجعی:

پورا نام ابوحماد عوف بن مالک الاشجعی ہے (م: ۷۳ھ) ہے۔ یہ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۲،ص ۹۶ (ب) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۴،ص ۳۰۰

(ج) سیر اعلام النبلاء، ج۴،ص ۱۱۳

امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔ لیکن ان تینوں سندوں میں النھاس بن قھم راوی ہیں۔

سند (۱): حدثنا عبداللہ، حدثنی ابی حدثنا محمد بن بکر قال انبانا النھاس عن عمرو عن شداد بن ابی عمار عن عوف بن مالک۔ (i) مسند احمد، رقم ۲۴۰۶۱

سند (۲): حدثنا عبداللہ حدثنی ابی حدثنا محمد بن بکر قال: انبا النھاس عن شداد ابی عمار عن عوف بن مالک۔ (ii) مسند احمد، رقم ۲۴۰۶۲

سند (۳): حدثنا عبداللہ حدثنی ابی حدثنا وکیع عن النھاس عن شداد ابی عمار عن عوف بن مالک (iii) مسند احمد، رقم ۲۴۰۶۳

(۴) امام بیہقی نے بھی اپنی سند سے یہ حدیث ذکر کی ہے لیکن اس سند میں بھی النھاس راوی ہیں۔

سند: اخبرنا ابوبکر احمد بن الحسن القاضی نا ابوالعباس الاصم نا الحسن بن مکرم نا عثمان بن عمر انا نھاس عن شداد ابی عمار عن عوف بن مالک الاشجعی۔

(vi) شعب الایمان، رقم ۸۶۸۰، ج۶،ص ۴۰۵

(۵) امام عبدالرزاق نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند: اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادۃ قال قال رسول اللہ ﷺ:

نقد: اس سند میں نھاس بن قھم راوی نہیں ہیں اور اس کے سارے راوی ثقہ ہیں اس طرح یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ (v) المصنف، رقم ۲۰۵۹۱، جز ۱۱،ص ۲۹۹

عبر و نصائح

☆ یتیم کی پرورش کرنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص ہے۔(۱۹۵) ☆ ایسی عورت جو اپنے یتیم بچوں کی کفالت کیلئے دوسرا نکاح نہ کرے اس کیلئے جنت کی بشارت ہے۔(۱۹۶) ☆ ایسی عورت کیلئے جنت میں اعلیٰ درجات ہیں۔(۱۹۷) ☆ جس طرح انبیاء علیہم السلام کے درجات اعلیٰ ہیں اسی طرح ایسی عورتوں کے درجات بھی دوسرے لوگوں سے اعلیٰ ہیں۔(۱۹۸) ☆ ایسی عورت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔(۱۹۹) ☆ ایسی جوان عورت جو خاوند کی وفات کے بعد اپنی زیب و زینت کو چھوڑ کر اپنے یتیم بچوں کی پرورش کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے خصوصی رحمت سے نوازے گا۔(۲۰۰)

(۱۴۸) **حدثنا النفيلي حدثنا زهير عن سماك بن حرب عن عبدالرحمن بن عبدالله بن مسعود عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم:**

"من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذى ردى فهو ينزع بذنبه"(۲۰۱)

۱۹۵۔ النساء ۶:۴ ۱۹۶۔ معالم السنن، ج۴، ص۱۴۰ ۱۹۷۔ عون المعبود، ج۱۴، ص۵۸

۱۹۸۔ ایضاً ۱۹۹۔ ایضاً ص۶۰ ۲۰۰۔ بذل المجہود، ج۲۰، ص۸۶

(۲۰۱) ابوداؤد، الادب، رقم ۵۱۱۷، ص۱۵۹۸

نقدِ سند: (۱) **النفیلی:** ان کے حالات حدیث نمبر ۲۴ صفحہ ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲) **زھیر:**

پورا نام ابوخیثمہ زہیر بن معاویہ بن خدیج الجعفی الکوفی (م: ۱۷۴ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ ان کی ولادت ۱۰۰ھ میں ہوئی۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۳، ص۵۸۸ (ب) الطبقات، ج۶، ص۳۷۶

(ج) تقریب التہذیب، ج۱، ص۲۵۹

(۳)سماک بن حرب:

پورا نام ابو المغیرہ سماک بن حرب بن اوس بن خالد الذہلی البکری الکوفی (م: ۱۲۳ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے چوتھے طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ صدوق راوی ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص ۳۲۰ (ب) الجرح والتعدیل، ج۴، ص ۲۷۹

(ج) تہذیب الکمال، ج۱۲، ص ۱۱۶ (د) الثقات، ج۴، ص ۳۳۹

(۴)عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود:

پورا نام عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود الہذلی الکوفی (م: ۷۹ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دوسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن مسعود سے سماع کیا ہے۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۱، ص ۴۵۴ (ب) الجرح والتعدیل، ج۵، ص ۲۴۸

(ج) تاریخ الثقات، ۲۹۴

(۵)عبداللہ بن مسعود: ان کے حالات حدیث نمبر ۳۰ صفحہ ۴۲ پر ملاحظہ ہوں۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے حق کے بغیر اپنی قوم کی مدد کی وہ کنویں میں گرے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جسے دم پکڑ کر کھینچا جاتا ہے۔

عبر و نصائح

☆ اسلام میں عصبیت حرام ہے۔(۲۰۲) ☆ ظلم کرنے میں اپنی قوم کی مدد کرنا عصبیت اور حرام ہے۔(۲۰۳) ☆ اپنے خاندان والوں کے ساتھ نیکی کے کاموں میں مدد کرنی چاہیے اور گناہ کے کاموں میں ان کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔(۲۰۴) ☆ گناہ کے کاموں میں مدد کرنے والا خود گمراہی میں چلا جاتا ہے اور اس کیلئے گناہوں سے بچنا بڑا مشکل کام ہے۔(۲۰۵) ☆ جو بندہ عصبیت کا شکار ہو وہ عدل و انصاف نہیں کر سکتا۔(۲۰۶)

(۱۴۹) حدثنی محمد بن یحیی حدثنا یحیی بن عبداللہ بن بکیر حدثنا ابن لهیعة عن موسی بن ایوب الغافقی عن عکرمة عن ابن عباس قال، فصعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فقال:

"انما الطلاق لمن اخذ الساق"(۲۰۷)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
طلاق اس کیلئے جو پنڈلی کو پکڑے۔

۲۰۲۔ ابوداؤد، الادب، رقم ۵۱۲۱، ص ۱۵۹۸ ۲۰۳۔ ایضاً، رقم ۵۱۱۹، ایضاً
۲۰۴۔ ایضاً، رقم ۵۱۲۰، ایضاً ۲۰۵۔ معالم السنن، ج ۴، ص ۱۳۸
۲۰۶۔ عون المعبود، ج ۱۴، ص ۲۴

(۲۰۷) ابن ماجہ، الطلاق، رقم ۲۰۸۱، ص ۲۶۰۲

نقد سند: (۱) **محمد بن یحیی:**

پورا نام محمد بن یحیی بن عبداللہ بن خالد الازھلی (م: ۲۵۸ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے گیارہویں طبقہ

سے ہیں اور ثقہ حافظ جلیل راوی ہیں۔ان کی عمر چھیاسی (۸۶) برس تھی۔ا/خ ۴

(الف) تقریب التہذیب، ج۲،ص ۲۲۶

(۲) یحییٰ بن عبد الله بن بکیر:

پورا نام۔یحی بن عبداللہ بن بکیر المخزومی المصری (م:۲۳۱ھ) ہے۔یہ رواۃ کے دسویں طبقہ کبار سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ان کی عمر ننانوے (۹۹) برس تھی۔ا/خ ق

(الف) تقریب التہذیب، ج۲،ص ۳۵۸ (ب) الثقات، ج۹،ص ۲۶۲

(۳) ابن لھیعة:

پورا نام قاضی ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن لھیعۃ بن عقبۃ الحضرمی المصری (م:۱۹۴ھ) ہے۔یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں اور صدوق راوی ہیں۔ان کی عمر اسی (۸۰) برس تھی۔ا/م دت ق

(الف) تقریب التہذیب، ج۱،ص ۴۱۷ •

(۴) موسیٰ بن ایوب الغافقی:

پورا نام موسیٰ بن ایوب بن عامر الغافقی (م: ۱۵۳ھ) ہے۔یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ا/دس ق

(الف) تقریب التہذیب، ج۱،ص ۲۸۶ (ب) الثقات، ج۷،ص ۴۴۹

(۵) عکرمة:

پورا نام عکرمۃ بن عبداللہ مولیٰ ابن عباس بربری مکی (م:۱۰۷ھ) ہے۔یہ تفسیر کے بہت بڑے عالم ہوئے ہیں۔یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں۔اور ثقہ تابعی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۷،ص۷ (ب) الثقات، ج۵،ص ۲۲۹ (ج) تاریخ الثقات،ص ۳۳۹

(۶) ابن عباس:

پورا نام حبر الامۃ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف (م:۶۸ھ) ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں اور مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔آپ فقہاء عبادلۃ میں سے ہیں۔آپ مکثرین صحابہ میں سے ہیں۔آپ سے ایک ہزار چھ سوتیس (۱۶۳۰) احادیث مروی ہیں۔آپ کیلئے رسول اللہ ﷺ نے علوم قرآن کی خصوصی دعا فرمائی۔

(الف) تدریب الراوی،ص ۲۱۷ (ب) تقریب التہذیب، ج۱،ص ۴۰۲

(ج) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۳،ص ۲۹۱ (د) سیر اعلام النبلاء، ج۴،ص ۴۳۹

عبر ونصائح

☆ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے۔(۲۰۸) ☆ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے۔(۲۰۹)
☆ عورت کو خلع کا اختیار ہے۔(۲۱۰) ☆ عورت کا نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔(۲۱۱)

(۱۵۰) حدثنا عبدالله بن محمد بن رمح ثنا عبدالله بن وهب عن الماضی بن محمد عن علی بن سلیمان عن القاسم بن محمد عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم :

"لا عقل کالتدبیر ، ولا ورع کالکف ، ولا حسب کحسن الخلق" (۲۱۲)

ترجمہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تدبیر کے برابر کوئی عقل مندی نہیں، حرام سے بچنے سے زیادہ کوئی پرہیزگاری نہیں اور آدمی کے اخلاق عمدہ ہوں تو اس سے بڑھ کر کوئی حسب نسب نہیں ہے۔

۲۰۸۔ النسآء ۴: ۳۴ ۲۰۹۔ البقرۃ ۲: ۲۳۷

۲۱۰۔ ایضاً: ۲۲۹ ۲۱۱۔ النسآء ۴: ۳۴

(۲۱۲) ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۱۸، ص ۴۷۳۳

نقدِ سند: (۱) **عبدالله بن محمد بن رمح :**

پورا نام عبداللہ بن محمد بن رمح بن المھاجر التجیبی المصری ہے۔ یہ رواۃ کے گیارہویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ صدوق راوی ہیں ان کی وفات اپنے والد محمد بن رمح سے پہلے ہوئی۔

(الف) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۴۱۹

(۲) **عبدالله بن وهب :**

ان کے حالات حدیث نمبر ۹۷ صفحہ ۱۰۵ پر ملاحظہ ہوں۔

(۳) الماضی بن محمد:

پورا نام ابو مسعود الماضی بن محمد بن مسعود الغافقی المصری (م: ۱۸۳ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ سے ہیں اور ضعیف راوی ہیں۔ /ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۲۳۱

(۴) علی بن سلیمان:

پورا نام علی بن سلیمان شامی ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں اور مجہول راوی ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۴۳ (ب) الثقات، ج ۷، ص ۲۱۲

(۵) القاسم بن محمد:

پورا نام القاسم بن محمد ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں اور علی بن سلیمان کے شیخ ہیں یہ بھی مجہول راوی ہیں۔

تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۱۲۷

(۶) ابی ادریس الخولانی:

پورا نام ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ الخولانی (م: ۸۰ھ) ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں غزوہ حنین کے دن پیدا ہوئے۔ انہوں نے کبار صحابہ کرام سے احادیث سماعت کیں۔

(الف) الطبقات، ج ۷، ص ۴۴۸ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۷، ص ۳۷

(ج) تاریخ الثقات، ص ۲۴۶

(۷) ابوذر:

پورا نام ابوذر جندب بن جنادۃ الغفاری (م: ۳۲ھ) ہے۔ یہ مشہور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۴۲۰ (ب) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج ۶، ص ۹۶

(ج) سیر اعلام النبلاء، ج ۳، ص ۳۷۸

عبر ونصائح

☆ اصلاح معاش ومعاد کیلئے محنت کرنی چاہیے۔(۲۱۳) ☆ تمام امور کے انجام کو سوچ کر کام کرنے چاہیے۔(۲۱۴) ☆ حرام رزق وذرائع سے ہر حال میں بچنا، پرہیزگاری کی علامت ہے۔(۲۱۵) ☆ ناجائز کاموں سے رکنا اور فرائض وواجبات کی ادائیگی کرنا ہی تقویٰ ہے۔(۲۱۶) ☆ اچھے اخلاق کی مثل کوئی اور شرف نہیں ہے۔(۲۱۷)

(۱۵۱) حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا الحسن بن موسیٰ عن حمادؔ بن سلمة عن علی بن زید عن اوس بن خالد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :

"مثل الذی یجلس یسمع الحکمة ثم لا یحدث عن صاحبه الا بشر ما یسمع کمثل رجل اتی داعیا فقال یا داعی اجزرنی شاة من غنمك قال اذهب فخذ باذن خیرها فذهب فاخذ باذن کلب الغنم."(۲۱۸)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص حکمت کی بات سنے اور اپنے ساتھی سے بُری بات کے علاوہ کچھ بیان نہ کرے تو اس شخص کی مثال اس طرح ہے کہ کوئی شخص کسی بکری چرانے والے کے پاس گیا اور اس سے کہا مجھے ایک بکری ذبح کرنے کیلئے دے دو، اس نے کہا جو بکری پسند ہے وہ پکڑ لو وہ ریوڑ میں گیا اور بجائے بکری کے کتے کا کان پکڑ کر لے آیا۔

۲۱۳۔ فوائد سنن ابن ماجہ، ج ۳، ص ۵۵۵
۲۱۴۔ تعلیقات سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۴۱۰
۲۱۵۔ فوائد سنن ابن ماجہ، ج ۳، ص ۵۵۵
۲۱۶۔ تعلیقات سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۴۱۰
۲۱۷۔ ایضاً
(۲۱۸) ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۷۲، ص ۲۷۳۰

نقدِ سند: (۱) **ابوبکر بن ابی شیبۃ:**

ان کے حالات حدیث نمبر ۵۷ صفحہ ۷۶ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲) **الحسن بن موسیٰ:**

پورا نام قاضی ابوعلی الحسن بن موسیٰ الاشیب البغدادی (م:۲۱۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۳، ص۳۷ (ب) تقریب التہذیب، ج۱، ص۱۷۳

(ب) الثقات، ج۸، ص۱۷۰

(۳) **حماد بن سلمۃ:**

پورا نام ابوسلمۃ حماد بن سلمۃ بن دینار البصری (م:۱۶۸ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ کبار سے ہیں۔ اور ثقہ عابد راوی ہیں۔/۶

(الف) الطبقات، ج۷، ص۲۸۲ (ب) الثقات، ج۶، ص۲۱۶

(ج) تاریخ الثقات، ص۱۳۱

(۴) **علی بن زید:**

پورا نام علی بن زید بن عبداللہ بن زہیر بن عبداللہ بن جدعان التیمی البصری ہے۔ یہ رواۃ کے چوتھے طبقہ سے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کو صدوق، ابن سعد نے کان کثیر الحدیث لکھا ہے۔/۶

(الف) ترمذی، العلم، رقم ۲۶۷۸، ص۱۹۲۲ (ب) الطبقات، ج۷، ص۲۵۲

(۵) **اوس بن خالد:**

پورا نام ابوخالد اوس بن خالد الحجازی ہے۔ ان کی ایک کنیت ابوالجوزاء بھی ہے۔ یہ جماجم کے دن حجاج کے دورِ حکومت میں قتل کیے گئے۔ امام ذھبی نے ان کا نام ابوالجوزا اوس بن عبداللہ الربعی البصری لکھا ہے۔ (۱) یہ کبار تابعین میں سے ہیں اور ثقہ تابعی راوی ہیں۔

(الف) سیر اعلام النبلاء، ج۵، ص۳۲۲ (ب) الطبقات، ج۷، ص۱۶۷

(ج) میزان الاعتدال، ج۱، ص۲۷۸

(۶) **ابوھریرہ:**

ان کے حالات حدیث نمبر ۲۴ صفحہ ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

عبر ونصائح

☆مؤمن کو ہر وقت حکمت کی تلاش میں رہنا چاہیے۔(۲۱۹) ☆مؤمن وہ ہے جو دوسروں سے حکمت کی باتیں حاصل کرتا ہے۔(۲۲۰) ☆دانا آدمی سے بھی غلطی اور بھول ہوسکتی ہے۔(۲۲۱) ☆ سننے والے کو چاہیے کہ وہ حکمت والی باتیں آگے بیان کرے اور برائی والی باتوں کو دوسرے سے بیان نہ کرے۔(۲۲۲) ☆ دین اور دنیا دونوں کیلئے حکمت کا پایا جانا ضروری ہے۔(۲۲۳)

۲۱۹۔تعلیقات سنن ابن ماجہ، ج ۲،ص ۱۳۹۵ ۔۔۔ ۲۲۰۔ایضاً ۔۔۔ ۲۲۱۔حاشیہ سندھی، ج ۲،ص ۵۴۳

۲۲۱۔حاشیہ سندھی، ج ۲،ص ۵۴۳ ۔۔۔ ۲۲۲۔ایضاً

۲۲۳۔النحل ۱۶: ۱۲۵

فصل سوم

فضائل

(۱۵۲) عن انس انّ رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم قال :

" فضل عائشة علی النسآء کفضل الثرید علی سائر الطعام "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے کھانا ثرید کی تمام کھانوں پر۔

عبر ونصائح

☆ ثرید افضل ترین کھانا ہے۔ (۲) ☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی رضی اللہ عنہا افضل ترین خاتون ہیں۔ ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں ثرید اور عورتوں میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پسند تھیں۔ (۳) ☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امہات المؤمنین میں سے اپنے وقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند تھیں۔

(۱۵۳) عن جابر بن عبدالله ان اعرابیا بایع رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم :فقال :

" انما المدینة کالکیر تنفی خبثها وینصع طیبها"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۴)

---

(۱) i بخاری، فضائل اصحاب النبی، رقم ۳۷۶۹، ص ۳۰۶ ii مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۲۹۹، ص ۲۰۴۹
iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۸۸۷، ص ۲۰۴۹ iv ابن ماجہ، الاطعمۃ، رقم ۳۲۸۱، ص ۲۶۷۵
نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۴۹۱ ۳۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۱۰۹

(۴) i بخاری، الاحکام، رقم ۷۲۰۹، ص ۶۰۱ ii مسلم، الحج، رقم ۳۳۵۵، ص ۹۰۷
iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۹۲۰، ص ۲۰۵۲ iv مسند احمد، رقم ۱۵۱۳۴/۲۱۶۹۳
نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ   حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک مدینہ بھٹی کی طرح ہے، جو خبیث چیز یعنی میل کچیل کو باہر نکال دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف ستھرا بنا تا ہے۔

عبر ونصائح

☆ مدینہ منورہ خیر و برکت کا شہر ہے۔ ☆ مدینہ منورہ کو حضور اکرم ﷺ تمام شہروں سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔ (۵) ☆ مسلمانوں کو مدینہ منورہ خالص بنا دیتا ہے۔ (۶) ☆ منافق، گمراہ، بے دین مدینہ منورہ سے اطمینان قلب حاصل نہیں کرسکتا۔ ☆ اہل ایمان کیلئے مدینہ اطمینان کی جگہ ہے۔ ☆ مدینہ منورہ کو برا بھلا کہنے والا بد بخت ہے۔ ☆ مدینہ منورہ میں قیامت تک خیر و برکت قائم رہے گی اور اس شہر اور اس کے رہنے والوں کی فضیلت دائمی ہے۔ (۷)

(۱۵۴) عن ابی ہریرۃ یقول :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" بینما رجل یسوق بقرۃ لھا قد حمل علیھا ، التفت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق لھذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس تعجبا وفرعا أ بقرۃ تکلم ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فانی اومن بہ وابو بکر و عمر"

قال ابو ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" بیننا راع فی غنمہ عدا علیہ الذئب فأخذ منھا شاۃ فطلبہ الراعی حتی استنقذھا منہ فالتفت الیہ الذئب فقال لہ :من لھا یوم السبع ،یوم لیس لھا راع غیری ؟ قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۸)

۵۔ فیوض الباری، ج۷، ص۱۱۱   ۶۔ عمدۃ القاری، ج۱۶، ص۴۵۷

۷۔ فتح الباری، ج۱۳، ص۲۰۰

(۸) i بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۹۰، ص۳۰۰

ii مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۱۸۳، ص۱۰۹۸   iii ترمذی، المناقب، رقم ۳۶۹۵، ص۲۰۳۲

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی ایک بیل پر بوجھ ڈالے ہوئے اسے ہانک رہا تھا کہ اس بیل نے اس آدمی کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کام کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہوں بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا اور کہا! کیا بیل بھی بولتا ہے ؟تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بکری پکڑی اور لے گیا تو اس چرواہے نے اس بھیڑیے کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس بھیڑیے سے بکری کو چھڑالیا تو بھیڑیے نے اس چرواہے کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس دن بکری کو کون بچائے گا کہ جس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔

عبر ونصائح

☆ جو جانور جس کام کیلئے ہے اس سے وہی کام لیا جائے۔☆ جانوروں کو تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔☆ جانوروں کو دوسرے کے ظلم سے بچانا ہم تمام پر لازم ہے۔☆ اللہ کے حکم سے جانور بھی بول سکتے ہیں۔☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہر بات کو سچا سمجھنا ایمان ہے۔ ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایمان کامل اور آپ فضیلت والے ہیں۔(۹) ☆ رب تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔☆ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں۔☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔(۱۰) ☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔(۱۱)

۹۔فتح الباری، ج۷، ص۴۵ ۱۰۔بخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۳۶۵۵، ص۲۹۷

۱۱۔ایضاً

(۱۵۵) عن ابی سعید خدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون وعلیھم قمص منھاما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ دون ذلك ومر عمر بن الخطاب وعلیه قمیص یجرہ ، قالوا :ماذا اولت ذلك یا رسول اللہ ؟ قال " الدین "(۱۲)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور ان کے بدنوں پر کُرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کے کُرتے چھاتی تک ہیں اور کچھ کے کُرتے اس سے نیچے تک ہیں اور پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گزرے، اور وہ اتنا لمبا کُرتا پہنے ہوئے ہیں کہ وہ زمین پر گھسٹتا چلا جارہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا: دین۔

عبرونصائح

☆ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے۔ (iv) ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے حالات پر آگاہ کیا گیا تھا۔ ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر کا علم رکھتے تھے۔ ☆ لوگوں کے درجات مختلف ہیں۔ ☆ جو دین پر جتنا عمل کرے گا اس کا درجہ اتنا ہی اعلیٰ ہوگا۔ ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کامل دین والے تھے۔ (v)

---

(۱۲) i- بخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۳۶۹۱، ص ۳۰۰

ii- مسلم، فضائل الصحابہ، رقم ۶۱۹۰، ص ۱۰۹۹ iii- ترمذی، الرؤیا، رقم ۲۲۵۸، ص ۱۸۸۲

iv- فتح الباری، جلد ۷، ص ۴۶ v- عمدۃ القاری، جلد ۱۱، ص ۴۲۲

(۱۵۶)عن حمزة بن عبدالله بن عمر بن الخطاب عن ابیه ، عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال :

" بینا انا نائم اذر أیت قدحا اتیت به ، فیه لبن ۔ فشربت منه حتی انی لأری الری یجری فی اظفاری ثم أعطیت فضلی عمر بن الخطاب ۔ قالوا فما اولت ذلك یا رسول الله ؟ قال "العلم"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح (۱۳)

ترجمہ حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں سو رہا تھا میں نے ایک پیالہ دیکھا، جو میری طرف لایا گیا، اس پیالے میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں میں سے نکلنے لگی ۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

عبر ونصائح

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ملی ۔ ☆ آپ رضی اللہ عنہ کو فضیلت علم وتقویٰ کے ذریعے حاصل ہوئی ۔ ☆ آپ رضی اللہ عنہ کو فیض نبوت عطا ہوا۔ ☆ علم نافع کیلئے استاد یا شیخ کی توجہ کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ ☆ علم کے تمام سرچشمے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے پھوٹتے ہیں۔ ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے علوم عطا ہوئے ۔ ☆ علم سے جسم اور روح کو تازگی اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔ ☆ بدن کی غذا دودھ اور روح کی غذا علم ہے ۔(۱۴) ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کتاب وسنت کا کامل علم حاصل تھا۔(۱۵)

---

(۱۳) i بخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۳۶۸۱، ص ۲۲۹ ii مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۱۹۰، ص ۱۰۹۹
iii ترمذی، الرؤیا، رقم ۲۲۸۴، ص ۱۸۸۲

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عمر حدیث صحیح ہے۔

۱۴۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۴۶ ۱۵۔ ایضاً

(۱۵۷) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم :

" لاتسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم و لا نصیفۃ "(۱۶)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو، پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے گا تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد (ایک کلو) خیرات کرنے کو بھی نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی صحابہ کے نصف مد کا صدقہ کرنے کو پہنچ سکتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محترم ہیں۔☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا یا برا کہنا حرام ہے۔ ☆ امت محمدیہ کے اعلیٰ ترین لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔(۱۷) ☆ غیر صحابی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پیار تھا۔☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دوسرے کو گالی دینا بھی ناجائز ہے۔(۱۸) ☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام کے تمام سخی تھے۔

---

(۱۶) i بخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۳۶۷۳، ص ۲۹۹ ii مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۴۸۷، ص ۱۱۲۳
iii ابوداؤد، السنۃ، رقم ۴۶۵۸، ص ۱۵۶۵ iv مسند احمد، رقم ۱۱۰۷۹

۱۷۔ عمدۃ القاری، ج ۱۱، ص ۴۰۶ ۱۸۔ ایضاً

(۱۵۸) عن ابراهیم بن سعد عن ابیه قال قال النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم لعلی

" اما ترضٰی ان تکون منی بمنزله هارون من موسٰی الا انه لا نبی بعدی "(۱۹)

ترجمہ حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عبر و نصائح

☆ نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل تھا۔☆ کسی بھی نبی علیہ السلام کا اپنے کسی امتی کو کسی کام کی انجام دہی کیلئے خلیفہ بنانا جائز ہے۔☆ وصف نبوت میں خلافت نہیں ہوتی ۔☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے کے اہل تھے۔

(۱۵۹) عن مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم :

" یذهب الصالحون الاول فالاول و یبقی حفالة کحفالة الشعر او التمر لا یبالیهم الله باله"

قال ابو عبداللہ یقال حفاله وحثالة۔(۲۰)

ترجمہ حضرت مرداس اسلمی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سب سے پہلے نیک لوگ اُٹھ جائیں گے اور پھر جو ان کے بعد ہیں اور پھر کوڑا باقی رہ جائے گا، جیسے جو یا کھجور کا خراب حصہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حُفَالة خراب حصے کو کہتے ہیں۔

---

(۱۹) i- بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶، ص ۳۶۱ ii- مسلم، الفضائل، رقم ۶۲۱۷، ص ۱۱۰۱

iii- ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۲۴، ص ۲۰۳۵

(۲۰) i بخاری ، الرقاق، رقم ۶۴۳۴، ص ۵۴۰ ii مسند احمد، رقم ۲۲۰/۲

عبر ونصائح

☆ نبی کریم ﷺ کا زمانہ بہترین تھا اس کے بعد جتنا زمانہ گزرتا جائے گا نیک لوگ کم ہوتے جائیں گے۔ ☆ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کا حیاء فرماتا ہے۔ ☆ بُرے لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی قدر ومنزلت نہیں ہے۔ (۲۱) ☆ نیک لوگوں کی ارواح قبض کر لی جائیں گی۔ (۲۲)
☆ قرب قیامت ہر طرف برائی ہی برائی ہوگی۔ (۲۳) ☆ قرب قیامت زمین علماء وصلحاء سے خالی ہو جائے گی اور جہلاء اور شریر لوگ سردار بن جائیں گے۔ (۲۴)

(۱۶۰) عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

" مثل الذی یقرأ القرآن وھو حافظ لہ مع السفرۃ الکرام البررۃ ومثل الذی یقرأ القرآن وھو یتعاھدہ وھو علیہ اشد فلہ اجران "(۲۵)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس شخص کی مثال جو قرآن مجید کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کیلئے دوہرا اجر ہے۔

عبر ونصائح

☆ قرآن مجید کو پڑھنا بڑی عزت وشرف والا کام ہے۔ ☆ قرآن مجید کا اصل مقصد اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔ ☆ دینی امور میں مشکلات ومشقت کی وجہ سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔
☆ قرآن مجید پڑھنے والے کیلئے فرشتے ثواب لکھتے رہتے ہیں۔ (۲۶) ☆ قرآن پڑھنے والوں کی اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے مدد فرماتا ہے۔ (۲۷)

۲۱۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۱۴ ۲۲۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۲۵۲ ۲۳۔ ایضاً ۲۴۔ ایضاً

(۲۵) بخاری، التفسیر، رقم ۴۹۳۷، ص ۴۲۵ ۲۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۴۶۴ ۲۷۔ ایضاً

(۱۶۱) عن عبداللہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال " مامن مسلم یصیبہ اذی شوکة فمافوقھا الا کفر اللہ بھاسیئاتہ کما تحط الشجرۃ ورقھا"(۲۸)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اس سے کم پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ مسلمان کیلئے تکلیف باعث رحمت ہے۔(۲۹) ☆ تکلیف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرماتا ہے۔(۳۰) ☆ مسلمان کی نظر ہر وقت رب تعالیٰ پر ہونی چاہیے۔(۳۱) ☆ تکلیف کے وقت صبر کرنا چاہیے۔(۳۲) ☆ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہ معاف کرنے کے بہانے تلاش کرتا ہے۔(۳۳) ☆ آزمائش رفع درجات کا سبب ہے۔(۳۴)

(۱۶۲) حدثنا قتیبة حدثنا محمد بن فضیل عن سالم بن ابی حفصة والاعمش وعبداللہ بن صھبان وابن ابی لیلی وکثیر النفراء کلھم عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

" ان اھل الدرجات العلی لیراھم من تحتھم کما ترون النجم الطالع فی افق السماء وان ابا بکر وعمر منھم وانعماء"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن (۳۵)

---

(۲۸) بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۸، ص ۴۸۴ ۲۹۔ بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۰، ص ۴۸۳

۳۰۔ ایضاً، رقم ۵۶۴۱، ۳۱۔ البقرۃ ۲: ۱۵۵ ۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۴۴۳ ۳۴۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۴۸۸

(۳۵) i ترمذی، المناقب، رقم ۳۶۵۸، ص ۲۰۲۸ ii ابن ماجہ، السنة، رقم ۹۶، ص ۲۴۸۳۔

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنیٰ درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے اُفق پر چمکتا ہوا دیکھتے ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی اعلیٰ درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خوب ہیں۔

عبر ونصائح

☆ علماء امت میں اعلیٰ ترین اور رتبے والے ہیں۔(۳۶) ☆ علماء کا رتبہ علم کی وجہ سے ہے۔(۳۷) ☆ علماء کا رتبہ ان کے حصول علم اور تبلیغ علم کی وجہ سے ہے۔ (۳۸) ☆ علم حاصل کرنا نفلی عبادت سے بہتر ہے۔ (۳۹) ☆ عالم چاند اور عابد ستارے ہیں۔ عالم خود روشن ہوتا ہے اور دوسروں کو اپنی روشنی سے فیض یاب کرتا ہے، عابد خود روشن ہوتا ہے لیکن اس کی روشنی دوسروں کیلئے نہیں ہوتی۔ (۴۰) ☆ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔(۴۱)

(۱۶۳) حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا ابراهیم بن موسیٰ اخبرنا الولید بن مسلم حدثنا روح بن جناح عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

" فقیه اشد علی الشیطان من الف عابد"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب (۴۲)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔

۳۶۔ المجادلۃ ۵۸: ۱۱ ۳۷۔ الزمر ۳۹: ۹ ۳۸۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۴۸۵

۳۹۔ ایضاً ۴۰۔ ایضاً، ص ۴۵۶ ۴۱۔ ترمذی، العلم، رقم ۲۶۷۲، ص ۱۹۲۲

(۴۲) ترمذی، العلم، رقم ۲۶۸۱، ص ۱۹۲۲ ii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۲۲، ص ۲۴۹۱

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

عبر و نصائح

☆ جنت میں لوگوں کے درجات مختلف ہوں گے۔ ☆ اعلیٰ فضیلت والوں کو اعلیٰ نعمتیں عطا ہوں گی۔ (۴۳) ☆ درجات کے لحاظ سے جنت میں مقام و مکان ملیں گے۔ (۴۴) ☆ اونچے درجات والوں کو زیادہ نعمتیں ملیں گی۔ (۴۵) ☆ امت محمدیہ میں سب اعلیٰ درجہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (۴۶) ☆ اعلیٰ درجات والوں کی جنت میں شان قابل رشک ہوگی۔ ☆ ہمیں زندگی میں نیک اعمال کرنے چاہیے تاکہ جنت میں اچھا مقام و مرتبہ حاصل ہو۔

(۱۶۴) حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی حدثنا مسلمة بن رجاء حدثنا الولید بن جمیل حدثنا القاسم ابو عبدالرحمٰن عن ابی امامة الباهلی قال، فقال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:

"فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم"

"فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح (۴۷)

۴۳۔ تحفۃ الاحوذی، ج۱۰، ص۱۳۶ ۴۴۔ ایضاً ۴۵۔ ایضاً

۴۶۔ بخاری، فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۳۶۵۵، ص۲۹۷

(۴۷) ترمذی، العلم، رقم ۲۶۸۲، ۲۶۸۵، ص۱۹۲۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام ابوداؤد نے دو سندوں اور امام ابن ماجہ و امام احمد بن حنبل نے ایک ایک سے روایت کیا ہے اور یہ اسناد امام ترمذی کی سند کے علاوہ ہیں۔

سندِ ابوداؤد: (i) حدثنا مسدد بن مسرهد حدثنا عبدالله بن داؤد قال سمعت عاصم بن رجاء بن حیوة یحدث عن داؤد بن جمیل عن کثیر بن قیس، عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

(ii) حدثنا محمد بن الوزیر الدمشقی حدثنا الولید قال لقیت شبیب بن شیبة فحدثنی به عن عثمان بن ابی سودة عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

سندِ ابن ماجہ: حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا عبدالله بن داؤد عن عاصم بن رجاء بن حیوة (آگے ابوداؤد والی سند نمبر ا ہے۔)

سندِ احمد: حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا محمد بن یزید انا عاصم بن رجاء (آگے ابوداؤد والی سند نمبر ا ہے۔)

ترجمہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔

عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی تمام ستاروں پر۔

عبرونصائح

☆ دین اسلام کی فقاہت عبادت سے افضل ہے۔ (۴۸) ☆ فقیہ عابد سے بہتر ہے۔ ☆ فقیہہ شیطان کے بہکاوے میں نہیں آتا اور لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتا ہے۔ (۴۹) ☆ عابد کے پھسلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ☆ فقیہہ شیطان کے مکروفریب، دنیاوی خواہشات اور دوسرے شیطانی حملوں سے واقف ہوتا ہے اور ان سے بچنے کی تدبیر کر لیتا ہے۔ (۵۰) ☆ عابد عبادت میں مصروفیت کی وجہ سے یہ مقام حاصل نہیں کرتا اور شیطانی حملوں کی تدبیر نہیں کرتا۔ (۵۱) ☆ ہمیں خود عالم فقیہہ بننے کی کوشش کرنی چاہیے اور علماء وفقہاء کا احترام کرنا چاہیے۔

(۱۶۵) حدثنا علی بن حجر قال اخبرنا الولید بن محمد الموقری عن الزهری عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

"مثل المریض اذا بری وصح من مرضه کمثل البردة تقع من السمآء فی صفائها ولونها" (۵۲)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مریض جب بیماری سے شفایاب ہوتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے گرنے اولے کی، کہ وہ پاک صاف اور بے داغ ہوتا ہے۔

۴۸۔ترمذی، العلم، رقم ۲۶۸۱، ص ۱۹۲۲ ۴۹۔تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۴۸۳

۵۰۔ایضاً ۵۱۔ایضاً

(۵۲) ترمذی، الطب، رقم ۲۰۸۶، ص ۱۸۶۰

عبر ونصائح

☆ اللہ تعالیٰ بیماری کی وجہ سے مسلمان کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔(۵۳) ☆ بیماری کے وقت مسلمان کو صبر سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے آزمائش سمجھنا چاہیے۔(۵۴)
☆ مسلمان کیلئے بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔(۵۵)

(۱۶۶) حدثنا هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد ثنا عثمان بن ابی عاتكة عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:

" علیکم بهذا العلم قبل ان یقبض و قبضه ان یرفع و جمع بین اصبعیه الوسطی والتی تلی الابهام هکذا ثم قال العالم والمتعلم شریکان فی الاجر ولا خیر فی سائر الناس "(۵٦)

۵۳۔ بخاری، المرضی، رقم ۵٦۴۰، ص ۴۸۳ ۵۴۔ عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ٦۴۳

۵۵۔ بخاری، المرضی، رقم ۵٦۴۵، ص ۴۸۳ (۵٦) ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۲۸، ص ۲۴۹۱

نقدِ سند: (۱) **ہشام بن عمار:**

پورا نام ہشام بن عمار بن نصیر السلمی الدمشقی (م: ۲۴۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ صدوق مقری راوی ہیں۔ ان کی عمر بانوے (۹۲) سال ہوئی ہے۔ اخ ۴

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۳۲۵ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۹، ص ٦٦

(ج) تہذیب الکمال، ج ۳۰، ص ۲۴۸

(۲) **صدقۃ بن خالد:**

پورا نام ابو العباس صدقۃ بن خالد الاموی الدمشقی (م: ۱۷۱ھ/۱۷۸ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ اخ د س ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۳۴۹ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۴، ص ۴۳۰

(۳) عثمان بن ابی عاتکة :

پورا نام قاضی ابو حفص عثمان بن ابی العاتکۃ سلیمان الدز دی الدمشقی (م: ۱۵۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے انہیں علی بن یزید سے روایت لینے میں ضعیف لکھا ہے لیکن امام ابو داود نے انہیں صالح، علامہ ابو عمر و خلیفہ نے ثقہ اور امام عجلی نے لا بأس بہ لکھا ہے۔ ا ب ج د ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۱۳ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۶، ص ۱۶۳

(ج) تاریخ الثقات، ص ۳۲۷ (د) الطبقات، ص ۳۶

(۴) علی بن یزید:

پورا نام ابو عبد الملک علی بن یزید بن ابی زیاد الالھانی الدمشقی (م: ۱۱۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقے سے ہیں۔ یہ ضعیف راوی ہیں۔ ا ت ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۵۲ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۶، ص ۲۰۸

(ج) الضعفاء والمتروکین، ص ۴۳۲ (د) الضعفاء والمتروکین، ص ۴۰۸

(۵) القاسم :

پورا نام ابو عبد الرحمٰن القاسم بن عبد الرحمٰن الدمشقی (م: ۱۱۲ھ) ہے یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ صدوق تابعی راوی ہیں۔ ر بخ ۴

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۱۲۵ (ب) الطبقات، ج ۷، ص ۴۴۹

(ج) الجرح والتعدیل، ج ۷، ص ۱۱۳ (د) تاریخ الثقات، ص ۳۸۸

(ر) سوالات ابن جنید، ص ۲۰۳

(۶) ابوامامة:

پورا نام ابو امامۃ صدی بن عجلان الباھلی (م: ۸۶ھ) ہے یہ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ انہوں نے ملک شام میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

(الف) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۳۵۰ (ب) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج ۶، ص ۱۴

(ج) سیر اعلام النبلاء ج ۳، ص ۴۵۷

ترجمہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
علم کو اس کے قبض ہونے سے پہلے لازم پکڑلو۔ اور علم کا قبض یہ ہے کہ اسے اٹھالیا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی اور شہادت کی انگلی ملا کر فرمایا، اس طرح۔ پھر فرمایا سکھانے اور سیکھنے والا ثواب میں شریک ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی خوبی نہیں۔

عبر ونصائح

☆ فضلِ علم فضلِ عبادت سے افضل ہے۔(۵۷) ☆ علم سیکھنے اور سکھانے والوں کا رتبہ تمام سے بڑھ کر ہے۔(۵۸) ☆ تمام مسلمانوں پر علم ضروریات دین حاصل کرنا فرض ہے۔(۵۹) ☆ جسے خود علم حاصل نہیں وہ دوسرے سے حاصل کرے۔(۶۰) ☆ مسلمانوں کے ایک گروہ کیلئے ہر دور میں علم دین حاصل کرنا اور پھیلانا لازم ہے۔(۶۱)

(۱۶۷) حدثنا هشام بن عمار ثنا حفص بن سليمان ثنا كثير بن شنظير عن محمدبن سيرين عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :

" وواضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجواهر واللؤلؤ والذهب "(۶۲)

۵۷۔ فوائد سنن ابن ماجہ، ج ا، ص ۱۶۵ ۵۸۔ ایضاً
۵۹۔ ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۲۴، ص ۲۴۹۱
۶۰۔ النحل ۱۶: ۴۳ ۶۱۔ التوبۃ ۹: ۱۲۲
(۶۲) ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۲۴، ص ۲۴۹۱

نقد سند: (۱) ہشام بن عمار:

(۱) ان کے حالات حدیث نمبر ۱۶۶ صفحہ ۱۶۶ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲) حفص بن سلیمان:

پورا نام ابوعمرو والبز ار حفص بن سلیمان الاسدی الکوفی الغاضری (م: ۱۸۰ھ) ہے یہ قراءت

کے مشہور امام ہیں۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں۔

ابن حجر عسقلانی اور امام بخاری نے انہیں متروک الحدیث اور امام احمد بن حنبل نے انہیں صالح لکھا ہے۔ ر ت س ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۱۸۵ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۳، ص ۱۷۳

(ج) التاریخ الصغیر، ج ۲، ص ۲۵۶ (د) الکامل فی ضعفاء الرجال، ج ۲، ص ۴۸۰

(۳) کثیر بن شنظیر:

پورا نام ابو قرۃ کثیر بن شنظیر البصری المازنی ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ صدوق راوی ہیں۔ ۲/د ت ق

(الف) العلل ومعرفۃ الرجال، ج ۱، ص ۱۳۶ (ب) الطبقات، ج ۷، ص ۲۴۳

(ب) الجرح والتعدیل، ج ۷، ص ۱۵۳

(۴) محمد بن سیرین:

پورا نام ابو بکر محمد بن سیرین الانصاری البصری (م: ۱۱۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں۔ یہ ثقہ عابد تابعی راوی ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۱۷۸، ۱۷۹ (ب) العلل ومعرفۃ الرجال، ج ۲، ص ۵۹

(ج) تاریخ الثقات، ص ۴۰۵ (د) الثقات، ج ۵ ص ۳۴۸

(۵) انس بن مالک:

ان کے حالات حدیث نمبر ۸۶ صفحہ ۹۳ پر ملاحظہ ہوں۔

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علم کو نااہلوں کے سامنے پیش کرنا ایسا ہے جیسے خنزیروں کے گلے میں جواہرات ،موتی اور سونے کے ہار پہنانا۔

عبر ونصائح

☆ ہر شخص کو علم کی استعداد نہیں ہے۔(۶۳) ☆ نالائق کو علم سکھانا تضیع اوقات واستطاعت ہے۔(۶۴) ☆ علماء کیلئے لازم ہے کہ وہ طلباء کی استعداد کے مطابق علوم میں درجہ بندی کر کے علم سکھلائیں۔(۶۵) ☆ درجہ بندی کے بغیر علم سکھلانا زیادہ نفع بخش نہیں ہے۔(۶۶)

(۱۶۸) حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا حاتم بن اسمعیل عن عبید بن صخر عن المقبری عن ابی هریرة قال سمعت رسول لله صلی الله علیه و آله وسلم یقول :

" من جآء مسجدی هذا لم یاته الالخیر یتعلمه او یعلمه فهو بمنزلة المجاهد فی سبیل لله ومن جآءه لغیر ذلك فهو بمنزلة الرجل ینظر الی متاع غیره "(۶۷)

۶۳۔فوائد سنن ابن ماجہ، ج۱،ص ۱۶۳ ۶۴۔ایضاً

۶۵۔حاشیہ سنن ابن ماجہ، ج۱،ص ۹۹ ۶۶۔فوائد سنن ابن ماجہ، ج۱،ص ۱۶۲

(۶۷)ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۲۷،ص ۲۴۹۱

نقدِ سند: (۱) **ابوبکر بن ابی شیبة:**

ان کے حالات حدیث نمبر ۵۷ صفحہ ۶۶ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲) **حاتم بن اسماعیل:**

پورا نام ابواسماعیل حاتم بن اسماعیل المدنی الحارثی (م:۱۸۷ھ) ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ صدوق راوی ہیں۔

(الف)الجرح والتعدیل، ج۳،ص ۲۵۸ (ب)الطبقات، ج۵،ص ۴۲۵

(ج) تاریخ الثقات،ص ۱۰۱

(۳)حمید بن صخر:

پورا نام ابو مودود حمید بن صخر بن ابو المخارق الخراط المدنی المصری (م:۱۸۷ھ) ہے بعض نے نام حمید بن زیاد لکھا ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں، اور ثقہ صدوق راوی ہیں۔ رخ ۴

(الف) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۲۰۰ (ب) تہذیب الکمال، ج ۷، ص ۳۶۶

(ج) الثقات، ج ۶، ص ۱۸۸ (د) تاریخ الدارمی، ۲۶۰

(۴)المقبری:

پورا نام ابو سعد کیسان بن سعید المقبری المدنی مولیٰ اُم شریک (م:۱۰۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دوسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ امام ذہبی نے ان کا نام ابو سعد سعید بن ابو سعید کیسان لکھا ہے ان کی عمر نوے برس تھی۔

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۱۴۶ (ب) الجرح والتعدیل، ج ۷، ص ۱۶۶

(ج) سیر اعلام النبلاء۔ ج ۶، ص ۴۹

(۵)ابوھریرہ:

ان کے حالات حدیث نمبر ۲۴ صفحہ ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو میری اس مسجد میں خیر کی تعلیم دینے یا حاصل کرنے آئے، تو اسے مجاھد فی سبیل اللہ کا درجہ حاصل ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور کام کی غرض سے آیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ غیر کے مال پر اس کی نظر ہو۔

عبر و نصائح

☆ مساجد کو علم کے مراکز بنانا چاہیے۔(۶۸) ☆ مساجد میں جانے کا مقصد نماز کے علاوہ علم سیکھنا یا سکھلانا ہونا چاہیے۔(۶۹) ☆ طالب علم کا احیاء دین اور مخالفتِ شیطان میں کوشش کرنا بھی جہاد ہے۔(۷۰) ☆ مسجد نبوی علم کا مرکز ہے اس میں علم سیکھنے یا سکھلانے کیلئے آنا چاہیے۔(۷۱) ☆ مسجد نبوی میں درس و تدریس علوم دینیہ بمنزلہ جہاد کے ہے۔(۷۲)

۶۸۔حاشیۂ سندھی، ج ۱،ص ۱۰۰ ۶۹۔ایضاً ۷۰۔ایضاً

۷۱۔ایضاً،ص ۱۰۱ ۷۲۔فوائد سنن ابن ماجہ، ج ۱،ص ۱۶۴

متفرق

(۱۶۹) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

" انما الناس کابل مائة لا یجد الرجل فیھا راحلة "

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں کی مثال ایسے ہے جیسے کہ سو اونٹ ہوں اور ان میں سے آدمی کی سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

عبر و نصائح

☆ قرب قیامت اہل ایمان کی کمی ہوگی۔ ☆ امت محمدیہ پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ صالحین اور اصحاب فضیلت لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں گے۔(۲) ☆ قرب قیامت کمینہ صفت لوگوں کی اکثریت ہوگی۔(۳) ☆ آخر وقت میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی کہ جن کی صحبت اصلاح سے خالی ہوگی۔(۴) ☆ جب دینی احکامات کی لوگ پرواہ نہیں کریں گے تو قیامت قریب ہوگی۔(۵) ☆ قرب قیامت کفار مقدار میں زیادہ ہوں گے۔(۶) ☆ آخر وقت میں ذہین فطین، صاحب علم و فضل، دین دار، خدا ترس اور لوگوں کے خیر خواہوں کی کمی ہوگی۔(۷)

(۱۷۰) عن عائشة رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یقول:

"اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الأبیض من الدنس "(۸)

---

(۱) i بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۹۸، ص ۵۴۵ ii مسلم، فضائل الصحابة، رقم ۶۴۹۹، ص ۱۱۲۴

iii ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۲، ص ۱۹۴۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۱ ۳۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۵

۴۔ ایضاً

۵۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۱ ۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۵

۷۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۶۴

(۸) بخاری، الدعوات، رقم ۶۳۶۸، ص ۵۳۵

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اللہ! میرے گناہوں کو اس طرح صاف کردے جیسے کہ تو سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کرتا ہے۔

عبر ونصائح

☆ گناہوں کی معافی مانگنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا استغفار کرنا بہت پسند ہے۔(۹) ☆ انبیاء کرام علیہم السلام کا گناہوں کی معافی مانگنا بلندی درجات کیلئے ہے وگرنہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے پاک ہیں۔(۱۰) ☆ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(۱۱) ☆ جس طرح پانی آگ کو ٹھنڈا کردیتا ہے اسی طرح توبہ جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرنے والی ہے۔(۱۲) ☆ بندے کو کمال طہارت بدنی وقلبی کیلئے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے۔(۱۳)

(۱۷۱) عن ابی هريرة رضى الله عنها قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

" كافل اليتيم له او لغيره انا وهو كهاتين فى الجنة واشار مالك بالسبابة والوسطىٰ "(۱۴)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی بھی یتیم بچے کی کفالت کرنے والا، اس کا کوئی قریبی رشتہ دار یا اس کے علاوہ اور جو کوئی بھی ہو، میں اور وہ جنت میں اس طرح سے ہوں گے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے شہادت کی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرکے بتایا۔

۹۔ البقرۃ ۲: ۲۲۲ ۱۰۔ عمدۃ القاری، ج ۱۲، ص ۳۲۲ ۱۱۔ ایضاً، ج ۱۵، ص ۴۶۲

۱۲۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۱۷۷ ۱۳۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۳۲

(۱۴) i مسلم، الزھد، رقم ۷۴۶۹، ص ۱۱۹۴ ii مسند احمد، رقم ۸۸۹۰

عبر و نصائح

☆ یتیم کی کفالت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ درجات عطا کرے گا۔(۱۵)
☆ یتیم کی کفالت اپنے مال سے کرنے کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۱۶)☆ ولی اگر یتیم کے مال سے ہی ایمان داری سے اس کی پرورش کرے تو ایسے بندے کیلئے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔(۱۷)☆ یتیم کا مال ناجائز طور پر کھانا حرام ہے۔(۱۸)☆ یتیم کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے اور ان کی تعلیم و تربیت احسن طریقہ سے کرنی چاہیے۔(۱۹)☆ یتیم کی ضروریات کو پورا کرنا ہمارا دینی، اخلاقی اور معاشرتی فریضہ ہے۔(۲۰)

(۱۷۲) حدثنا قتیبة حدثنا حماد بن یحیی الا بح عن ثابت البنانی عن انس قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

" مثل امتی مثل المطر لایدری او له خیر ام أخره "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۲۱)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہیں کہ اس کا پہلا قطرہ خیر ہے یا آخری خطرہ۔

۱۵۔شرح صحیح مسلم، ج ۷، ص ۸۶۸ ۱۶۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۸، ص ۱۱۳
۱۷۔النسآء ۴:۶ ۱۸۔ایضاً: ۱۹۱۰۔ایضاً: ۸
۲۰۔الدھر ۷۶:۸
(۲۱) i ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۹، ص ۱۹۳۹ ii مسند احمد، رقم ۱۴۳/۳

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔
یہ حدیث حضرت عمار، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی مروی ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت ہے کہ یہ حماد بن یحیٰ الابح سے بھی ثابت ہے اور فرماتے ہیں وہ میرے اساتذہ میں سے ہیں۔

عبر ونصائح

☆ نیکی کرنے کیلئے دیر نہیں کرنی چاہیے۔ جب موقع ملے فوراً نیکی کرنا چاہیے۔ (۲۲)
☆ ظاہری حالت کے اعتبار سے دیکھنے والے امت کے پہلے لوگوں اور بعد والے لوگوں میں فضیلت کے اعتبار سے فرق نہیں کر سکتے۔ (۲۳) ☆ آخر زمانہ میں آنے والے بعض لوگ بہت نیک خصلت اور کامل ایمان والے ہوں گے۔ (۲۴) ☆ سب سے زیادہ رتبے والے صحابہ پھر تابعین اور پھر تبع تابعین ہیں۔ (۲۵) ☆ امت میں خیر آخر وقت تک قائم رہے گی۔ (۲۶)

(۱۷۳) حدثنا اسحاق بن موسیٰ الانصاری حدثنا محمد بن معن المدنی الغفاری حدثنی ابی عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال :

" الطاعم الشاکر بمنزلة الصائم الشاکر "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۲۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھا کر شکر ادا کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر شکر ادا کرنے والا ہے۔

۲۲۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۱۰، ص ۳۱۷ ۲۳۔ ایضاً، ص ۳۱۸ ۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۷۱ ۲۶۔ ایضاً

(۲۷) ترمذی، صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۸۶، ص ۱۹۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام بخاری نے ایک عنوان کے تحت ذکر کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے اسے دو مختلف سندوں سے ذکر کیا ہے۔

سندِ ابن ماجہ: (i) حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا محمد بن معن عن ابیه وعن عبدالله بن عبدالله الاموی عن معن بن محمد عن حنظلة بن علی الاسلمی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

(ii) حدثنا اسماعیل بن عبدالله الرقی حدثنا عبدالله بن جعفر حدثنا عبدالعزیز بن محمد بن محمد عن محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن عمه حکیم بن ابی حرة عن سنان بن سنة الاسلمی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

باب بخاری: امام بخاری نے کتاب الاطعمۃ میں باب نمبر ۵۶ کو اس حدیث کے الفاظ کے ساتھ لکھا ہے۔ باب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔ " باب الطعام الشاکر مثل الصائم الصابر "

باب کے نیچے امام بخاری نے صرف یہ الفاظ لکھے ہیں۔ " فیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم "

نتیجہ بحث: اس طرح اس حدیث کی غرابت دور ہوگئی ہے۔

عبر ونصائح

☆ روزہ رکھنا بڑی فضیلت کا کام ہے۔☆ بھوک و پیاس اور مصیبت، دکھ اور پریشانی میں صبر سے کام لینا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔(۲۸)☆ کھا کر شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی صفت ہے۔(۲۹)☆ شکر ادا کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔(۳۰) ☆ شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ نعمتوں میں اضافہ کردیتا ہے۔(۳۱)☆ کھا کر شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ہے۔(۳۲)☆ ہر قسم کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔(۳۳)☆ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرنا کفران نعمت اور باعث گناہ ہے۔(۳۴) ☆ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ حمد بھی شکر ہے۔(۳۵)

(۱۷۴)حدثنا ابوهريرة محمد بن فراس البصرى ، حدثنا ابو قتيبة حدثنا ابو العوام عن قتادة عن مطرف بن عبدالله بن الشخير عن ابيه عن النبى صلى الله عليه و آله وسلم قال :

" مثل ابن آدم والى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطانه المنايا وقع فى الهرم حتى يموت"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب (۳۶)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بنو آدم کی تصویر اس نقشے پر تیار کی گئی ہے کہ اس کے دونوں جانب ننانوے خواہشات ہیں۔ اگر وہ زندگی بھر ان تمام تمناؤں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھر اسی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

۲۸۔البقرۃ ۲: ۱۵۳ ۲۹۔الزمر ۳۹: ۳ ۳۰۔عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۴۵۸

۳۱۔ابراہیم ۱۴: ۷ ۳۲۔فتح الباری، ج ۹، ص ۵۸۳ ۳۳۔المآئدہ ۵: ۶

۳۴۔النمل ۲۷: ۴۰ ۳۵۔عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۴۵۸

(۳۶) ترمذی ،القدر، رقم ۲۱۵۰، ص ۱۸۶۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

عبر و نصائح

☆ انسان کی خواہشات بہت زیادہ اور عمر کم ہے۔(۳۷) ☆ انسان موت کو بھول کر خواہشات کی تکمیل میں لگا رہتا ہے۔(۳۸) ☆ اس کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں لیکن موت اپنے مقررہ وقت پر آجاتی ہے۔(۳۹) ☆ انسان زندگی میں دکھ و پریشانیوں، مصیبتوں اور بیماریوں کو اپنے سے دور کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ لیکن یہ مرنے تک ختم نہیں ہوتیں۔(۴۰) ☆ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کے حکم پر صابر رہے اور جو تقدیر میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے اس پر راضی رہے۔(۴۱)

(۱۷۵) حدثنا محمد بن العلاء اخبرنا ابو بکر حدثنا مغیرة بن زیاد الموصلی عن عدی بن عدی عن العرس بن عمیرة الکندی عن النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قال:

"اذا علمت الخطیئة فی الارض کان من شهدها فکرها وقال مرة انکرها کان کمن غاب عنها، ومن غاب عنها فرضیها کان کمن شهدها"۔(۴۲)

۳۷۔ تحفۃ الاحوذی، ج۶، ص۳۶۵ ۳۸۔ ایضاً ۳۹۔ ایضاً ۴۰۔ عارضۃ الاحوذی، ج۸، ص۳۱۷
۴۱۔ تحفۃ الاحوذی، ج۶، ص۳۶۵ (۴۲) ابوداود، لملاحم، رقم ۴۳۴۵، ص۱۵۴۰

نقدِ سند: (۱) **محمد بن العلاء**: پورا نام ابو کریب محمد بن العلاء بن کریب الھمدانی الکوفی (م:۲۴۷ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ حافظ راوی ہیں۔ ان کی عمر ستاسی برس ہوئی۔
(الف) تقریب التھذیب، ج۲، ص۲۰۶ (ب) الجرح والتعدیل، ج۸، ص۵۲ (ج) الثقات، ج۹، ص۱۰۵

(۲) **ابوبکر**: ان کے حالات حدیث نمبر ۵۷ صفحہ ۶۶ پر ملاحظہ ہوں۔

(۳) **المغیرة بن زیاد الموصلی**: پورا نام ابوھشام المغیرة بن زیاد البجلی الموصلی (م:۱۵۲ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ /۴
(الف) تاریخ الثقات، ص۴۳۷ (ب) تاریخ الدوری، ج۲، ص۵۷۹ (ج) تقریب التھذیب، ج۲، ص۲۷۴

(۴) **عدی بن عدی**: پورا نام ابوفروہ عدی بن عدی بن عمیرة الکندی الجزری (م:۱۲۰ھ) ہے۔ یہ موصل میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عامل رہے ہیں۔ یہ رواۃ کے چھوتھے طبقہ سے ہیں اور ثقہ فقیہ راوی ہیں۔ /دس ق
(الف) التاریخ الصغیر، ج۱، ص۳۰۴ (ب) الطبقات، ج۷، ص۴۸۰ (ج) الثقات، ج۵، ص۲۷۰

(۵) **العرس بن عمیرة الکندی**:
پورا نام عرس بن عمیرة الکندی ہے۔ یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ عدی بن عمیرة کے بھائی ہیں۔ (الف) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۴، ص۲۰

ترجمہ حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب زمین میں برا کام کیا جائے تو جس نے اسے دیکھا اور ناپسند کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے دیکھا ہی نہیں، اور جو موجود نہیں تھا لیکن اس سے راضی ہے تو وہ دیکھنے والے کی طرح ہے۔

عبر ونصائح

☆ گناہ سے راضی ہونا بھی گناہ ہے۔(۴۳) ☆ جس کے سامنے گناہ ہوا اور وہ گناہ سے نفرت کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔(۴۴) ☆ جو گناہ کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کیلئے معافی ہے۔(۴۵) ☆ جو خود تو گناہ سے دور ہو لیکن گناہ سے راضی ہو تو وہ ایسے ہی ہے جیسے گناہ کرنے والا ہے۔(۴۶) ☆ ہمیں خود گناہ سے دور رہنا چاہیے اور گناہ کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کچھ نہ ہو سکے تو نفرت کا اظہار ہی کر دینا چاہیے۔(۴۷)

(۱۷۶) حدثنا عبدالرحمن بن ابراهيم الدمشقي حدثنا بشر بن بكر حدثناابن جابر حدثني ابو عبدالسلام عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :

" يوشك الامم ان تداعى عليكم كما تداعى الاكلةالى قصعتها،ولكنكم غثاء كغثاء السيل "(۴۸)

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عنقریب دیگر قومیں تم پر ایسے ٹوٹ پڑیں گی جیسے بھوکا کھانے سے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے، تم ایسے بیکار ہو جاؤ گے جیسے سمندر کی جھاگ ہوتی ہے۔

۴۳۔عون المعبود، ج۱۱، ص۵۰۱ ۴۴۔ایضاً ۴۵۔ایضاً

۴۶۔بذل المجھود، ج۱۷، ص۲۷۷ ۴۷۔ایضاً

(۴۸) ابوداؤد، الملاحم، رقم ۴۲۹۷، ص ۱۵۳۶

نقدِ سند: (۱) **عبدالرحمن بن ابراھیم الدمشقی**:

ان کے حالات حدیث نمبر ۳۰ صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲) **بشر بن بکر**:

پورا نام ابوعبداللہ بشر بن بکر البجلی الدمشقی (م: ۲۰۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔/خ دس ق

(الف) میزان الاعتدال، ج۱، ص۳۱۴ (ب) تاریخ الثقات، ص۸۰

(ج) سوالات الحاکم النیسابوری للدارقطنی، ص۱۲

(۳) **ابن جابر**:

پورا نام ابوعتبہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر الازدی الشامی الدرانی (م: ۱۵۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۵، ص۲۹۹ (ب) الطبقات، ج۷، ص۴۶۶

(ج) تقریب التھذیب، ج۱، ص۴۶۶

(۴) **ابوعبدالسلام**:

پورا نام ابوعامر صالح بن رستم الخزاز المزنی البصری (م: ۱۵۲ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے چھٹا طبقہ سے ہیں اور صدوق کثیر الخطاء راوی ہیں۔ امام عجلی نے ان کے بارے میں جائز الحدیث کے الفاظ لکھے ہیں۔/۶

(الف) تقریب التھذیب، ج۱، ص۳۴۵ (ب) تاریخ الثقات، ص۲۲۵

(۵) **ابوعبداللہ ثوبان**:

پورا نام ابوعبداللہ ثوبان بن بجدد (م: ۵۴ھ) ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کے غلام اور خادم تھے اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد شام منتقل ہو گئے تھے۔/۶

(الف) تقریب التھذیب، ج۱، ص۱۲۵ (ب) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۱، ص۴۸۰

(ج) سیر اعلام النبلاء، ج۴، ص۲۱۳

عبر ونصائح

☆ قرب قیامت مسلمان دنیا کی محبت اور موت کے ڈر سے بزدل ہو جائیں گے۔(۴۹)

☆ قرب قیامت مسلمان کثرت میں ہونے کے باوجود مغلوب ہوں گے۔(۵۰)

☆ جب مسلمان ایمان میں کمزور ہوں گے تو کفار قومیں متحد ہو کر مسلمانوں سے ان کے وطن اور مال چھین لیں گی۔(۵۱) ☆ مسلمان قوم جب تک ایمان کامل رکھے گی دوسری اقوام پر غالب رہے گی۔(۵۲) ☆ قرب قیامت مسلمانوں کے دلوں پر کفار کا رعب اور خوف طاری ہو جائے گا۔(۵۳) ☆ مسلمان اگر دنیا پر غالب آنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے ایمان واعمال کی اصلاح کرنی چاہیے۔(۵۴) ☆ قرب قیامت تمام کفار قومیں مسلمانوں کو مٹانے کیلئے متحد ہو جائیں گی۔(۵۵)

(۱۷۷) حدثنا عثمان بن ابی شیبة ثنا طلحة بن یحیی عن یونس عن الزھری عن ابی حمید عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"لینتقون کما ینتقی التمر من اغفالہ فلیذھبن خیارکم ولیبقین شرارکم ، فموتوا ان استطعتم "(۵۶)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم ایسے چھانٹے جاؤ گے جیسے ردی کھجوروں میں سے عمدہ کھجوریں چھانٹی جاتی ہیں۔تمہارے نیک لوگ گذر جائیں گے اور بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے تو اگر تم سے ہو سکے تو تم بھی مر جانا۔

۴۹۔ابوداؤد، الملاحم، رقم ۴۲۹۷، ص ۱۵۳۶ ۵۰۔ایضاً ۵۱۔عون المعبود، ج ۱۱، ص ۴۰۴

۵۲۔آل عمران ۳: ۱۳۹ ۵۳۔عون المعبود، ج ۱۱، ص ۴۰۵

۵۴۔آل عمران ۳: ۱۵۲ ۵۵۔بذل المجهود، ج ۱۷، ص ۲۱۱

(۵۶) ابن ماجہ، الفتن، رقم ۴۰۳۸، ص ۲۷۲۰

نقد سند: (۱) **عثمان بن ابی شیبة:**

پورا نام ابوالحسن عثمان بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی (م: ۲۳۹ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ ان کی عمر تراسی (۸۳) برس تھی۔ ۲/ دس ق

(الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۱۷ (ب) الثقات، ج۸، ص۴۵۴

(ج) تاریخ بغداد، ج۱۱، ص۲۸۳

(۲) **طلحة بن یحیی:**

پورا نام طلحہ بن یحیٰ بن النعمان بن ابی عیاش الزرقی الانصاری المدنی ہے۔ یہ بغداد میں منتقل ہو گئے تھے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ صدوق راوی ہیں۔

(الف) تاریخ الثقات، ص۲۳۷ (ب) الثقات، ج۶، ص۴۸۷

(ج) العلل ومعرفۃ الرجال، ج۱، ص۴۲ (د) تقریب التہذیب، ج۱، ص۳۶۲

(ر) التاریخ الکبیر، ج۴، ص۳۰۲

(۳) **یونس:**

پورا نام ابویزید یونس بن یزید بن ابی النجاد الایلی القرشی (م: ۱۵۹ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے ساتویں طبقہ کبار سے ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔

(الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۳۹۶ (ب) التاریخ الکبیر، ج۸، ص۸۰-۲۷۹

(ج) تاریخ الثقات، ص۴۸۸

(۴) **الزھری:**

پورا نام ابوبکر محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شھاب القرشی الزھری (م: ۱۲۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے چوتھے طبقہ کبار سے ہیں اور اہل علم ان کے تقویٰ اور ثقاہت وجلالت وفقاہت پر متفق ہیں۔

(الف) الطبقات، ج۴، ص۱۲۶ (ب) تقریب التہذیب، ج۲، ص۲۱۶

(۵) **ابی حمید:**

پورا نام ابوحمید عبدالرحمٰن بن سعد الاعراج المقعد المدنی ہے۔ یہ بنومخزوم کے غلام ہیں۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ ۱م دق

(الف) تقریب التہذیب، ج۲، ص۴۴۹ (ب) الجرح والتعدیل، ج۵، ص۲۳۸

(۶) **ابوھریرہ:** ان کے حالات حدیث نمبر ۲۴ صفحہ ۳۴ پر ملاحظہ ہوں۔

عبر ونصائح

☆ جب دنیا میں ہر طرف برائی ہی برائی ہو تو موت کا آ جانا بہتر ہے۔(۵۷)☆ ایسی صورت میں دنیاوی زندگی عزیز نہیں ہونی چاہیے۔(۵۸)☆ جب لوگوں کی اکثریت برائی میں مبتلا ہو جائے تو مؤمن کیلئے موت کی تمنا کرنا بھی افضل واعلیٰ ہے۔(۵۹)☆ جب لوگوں کی اکثریت ذلیل اور کمینہ پرست ہوگی تو شریف النفس اور عالی ہمت لوگوں کی قدر ومنزلت نہیں ہوگی۔(۶۰)

(۱۷۸) حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير ثنا اسباط بن محمد ثنا الاعمش عن يزيدالرقاشي عن غنيم بن قيس عن ابي موسىٰ الاشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

"مثل القلب مثل الريشة تقلبها الرياح بفلاة" (۶۱)

۵۷۔ تعلیقات سنن ابن ماجہ، ج۲، ص۱۳۴۰ ۵۸۔ ایضاً ۵۹۔ حاشیہ سندھی، ج۲، ص۴۹۵

۶۰۔ فوائد سنن ابن ماجہ، ج۳، ص۴۵۷ (۶۱) ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۸۸، ص ۲۴۸۳

نقدِ سند: (۱) **محمد بن عبدالله بن نمیرؒ**:

پورا نام ابو عبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ بن نمیر الھمدانی الکوفی (م: ۲۳۴ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ حافظ فاضل راوی ہیں۔

(الف) تہذیب الکمال، ج۲۵، ص۵۶۹ (ب) تاریخ الثقات، ص۴۰۶

(ج) الثقات، ج۹، ص۸۵

(۲) **اسباط بن محمد**:

پورا نام ابو محمد اسباط بن محمد بن عبدالرحمٰن بن خالد القرشی (م: ۲۰۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الطبقات، ج۶، ص۳۹۳ (ب) تاریخ الثقات، ص۶۰

(ج) تقریب التہذیب، ج۱، ص۶۶

(۳) الاعمش:

پورانام ابومحمد سلیمان بن مھران الاعمش الاسدی الکاھلی (م: ۱۴۸ھ) الکوفی ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ حافظ راوی ہیں۔

(الف) تہذیب الکمال، ج ۱۲، ص ۷۷ (ب) الثقات، ج ۴، ص ۳۰۲

(ج) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۳۱۹

(۴) یزید الرقاشی:

پورانام ابوعمرو یزید بن ابان الرقاشی البصری (م: ۱۲۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے پانچویں طبقہ سے ہیں۔ امام ابوداؤد نے انہیں رجل صالح لکھا ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے زاہد ابوحاتم نے کـــان واعظا بکاء کثیر الروایۃ اور ابن عدی نے لہ احادیث صالحۃ کے الفاظ ان کے بارے میں لکھے ہیں۔ ا،خ،ت،ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۳۷۰ (ب) الطبقات، ج ۷، ص ۲۴۵

(ج) الضعفاء للنسائی، ص ۶۴۲ (د) الکامل، ج ۷، ص ۲۵۷

(۵) غنیم بن قیس:

پورانام ابوالعنبری غنیم بن قیس المازنی البصری (م: ۹۰ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دوسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ ا،م،۴

(الف) تہذیب الکمال، ج ۲۳، ص ۱۲۰ (ب) الطبقات، ج ۷، ص ۱۲۳

(ج) الثقات، ج ۵، ص ۲۹۳

(۶) ابوموسیٰ الاشعری:

پورانام ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار الاشعری (م: ۵۰ھ) ہے۔ آپ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ آپکی عمر تریسٹھ (۶۳) برس ہوئی۔ آ کوفہ میں فوت ہوئے آپکی تاریخ وفات میں بڑا اختلاف ہے۔ علامہ ابن اثیر نے چھ اقوال نقل کیے ہیں۔ یہ جنگ صفین میں حاکم بھی مقرر رہوئے۔

(الف) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج ۳، ص ۳۶۴، ج ۶، ص ۲۹۹

(ب) سیر اعلام النبلاء، ج ۴، ص ۴۴ (ج) تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۴۱۵

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دل کی مثال اس پر کی طرح ہے جسے جنگلوں میں ہوائیں ادھر اُدھر اڑاتی پھرتی ہیں۔

عبر ونصائح

☆ دل میں جو بھی خیر وشر آتا ہے۔وہ سب تقدیر الٰہی سے ہے۔(۶۲) ☆ دل کی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔(۶۳) ☆ دل پر کبھی نیکی کا غلبہ ہوتا ہے اور کبھی برائی کا غلبہ ہوتا ہے۔(۶۴)
☆ تمام دل اللہ تعالیٰ کے قبضہءقدرت میں ہیں۔(۶۵)

(۱۷۹) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعلی بن محمد قالا ثنا وقیع ثنا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن ابی کبشة الانماری قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم:

"مثل هذه الامة کمثل اربعة نفر رجل اتاه اللہ مالا وعلما فهو یعمل بعلمه فی ماله ینفقه فی حقه ورجل اتاه اللہ علما ولم یؤته مالا فهو یقول: لو کان لی مثل هذا عملت فیه مثل الذی یعمل قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فهما فی الاجر سواء ورجل اتاه الله مالا ولم یؤته علما فهو یخبط فی ماله وینفقه فی غیر حقه ورجل لم یؤته الله علما ولا مالا فهو یقول لو کان لی مثل هذا عملت فیه مثل الذی یعمل قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فهما فی الوزر سوآء" (۶۶)

۶۲۔فوائد سنن ابن ماجہ،ج ا،ص ۸۰ ۶۳۔حاشیہ سندھی،ج ا،ص ۴۶
۶۴۔ایضاً ۶۵۔آل عمران ۳:۸
(۶۶) ابن ماجہ،الزھد،رقم ۴۲۲۸،ص ۲۷۳۳

نقدِ سند: (۱) **ابوبکر بن ابی شیبة:** ان کے حالات حدیث نمبر ۵۷ صفحہ ۶۶ پر ملاحظہ ہوں۔

(۲)علی بن محمد :

پورا نام علی بن محمد بن اسحاق الطنافسی (م:۲۳۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ سے ہیں۔ اور ثقہ عابد راوی ہیں۔

(الف) الجرح والتعدیل، ج۶،ص۲۰۲ (ب) تقریب التہذیب، ج۲،ص۴۹

(ب) الثقات، ج۸،ص۴۶۷

(۳)وکیع :

پورا نام ابوسفیان وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی الکوفی (م:۱۹۷ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے نویں طبقہ کبار سے ہیں۔ اور ثقہ حافظ راوی ہیں۔

(الف) التاریخ الکبیر، ج۸،ص۶۶ (ب) تقریب التہذیب، ج۲،ص۳۳۸

(ج) الطبقات، ج۶،ص۲۹۴ (د) تاریخ الثقات،ص۴۶۴

(۴)الاعمش: ان کے حالات حدیث نمبر ۷۸ صفحہ ۱۷۹ پر ملاحظہ ہوں۔

(۵)سالم بن ابی الجعد :

پورا نام سالم بن ابی الجعد رافع الغطفانی الاشجعی الکوفی (م:۱۰۰ھ) ہے یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) تہذیب الکمال، ج۱۰،ص۱۳۱ (ب) تاریخ ابوذرعۃ الدمشقی،ص۲۹۳

(ج) تاریخ الثقات،ص۱۷۳

(۶)ابوکشبۃ الانماری:

پورا نام ابوکشبۃ عمرو بن سعد یا سعد بن عمرو ہے یہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ ابن حجر عسقلانی نے ان کا نام سعید بن عمرو یا عمرو بن سعید لکھا ہے۔/دت ق

(الف) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۶،ص۲۵۵ (ب) تقریب التہذیب، ج۲،ص۴۵۱

ترجمہ حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس امت کی مثال ان چار آدمیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کو اللہ نے مال اور علم عطا کیا ہو تو وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اپنے مال کو حق کے مطابق خرچ کرتا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے علم دیا ہو اور مال نہ دیا ہو اور وہ یہ کہتا ہو اگر میرے پاس بھی اسی طرح مال ہوتا تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دونوں ثواب میں برابر ہیں۔ تیسرا آدمی وہ ہے جسے اللہ نے مال تو دیا ہو لیکن علم نہ دیا ہو اور وہ اسے ناحق خرچ کرتا ہو۔ اور چوتھا وہ آدمی ہے جسے اللہ نے نہ علم دیا نہ مال دیا ہو۔ اور وہ یہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اسی طرح عیاشی میں خرچ کرتا۔ تو یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

عبر و نصائح

☆ نیک کام کرنے کی نیت کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرماتا ہے۔ (۶۷) ☆ بُرے کام کی حسرت پر بھی مواخذہ ہوگا۔ (۶۸) ☆ مسلمان کی یہ خصوصیت ہے کہ جب تک برا کام سرزد نہ ہو اس کا گناہ نہیں ہوگا۔ (۶۹) ☆ جو برا وسوسہ دل میں آئے اور اعتقاد کی طرح جم جائے اس پر مواخذہ ہوگا۔ (۷۰) ☆ اچھے کام کی نیت پر ایک نیکی اور اس پر عمل کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (۷۱)

۶۷۔ حاشیہ سندھی، ج ۲، ص ۵۵۷ ۶۸۔ تعلیقات سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۴۱۳

۶۹۔ حاشیہ سندھی، ج ۲، ص ۵۵۷

۷۰۔ فوائد سنن ابن ماجہ، ج ۳، ص ۵۶۰ ۷۱۔ حاشیہ سندھی، ج ۲، ص ۵۵۷

(۱۸۰) حدثنا عثمان بن اسماعیل الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر حدثنی ابو عبدرب قال سمعت معاویة بن ابی سفیان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول:

انما الاعمال کالوعاء اذا طاب اعلاہ طاب اسفلہ واذا خبث اعلاہ خبث اسفلہ (۷۲)

ترجمہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اعمال کی مثال برتن کی طرح ہے جو برتن نیچے سے اچھا ہوگا وہ اوپر سے بھی اچھا ہوگا۔ اور جو نیچے سے برا ہوگا وہ اوپر سے بھی برا ہوگا۔

---

(۷۲) ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۹۹، ص ۲۷۳۲

نقد سند: (۱) **عثمان بن اسماعیل الدمشقی**:

پورا نام ابو محمد عثمان بن اسماعیل بن عمران الھذلی الدمشقی ہے۔ یہ رواۃ کے دسویں طبقہ صغار سے ہیں اور ثقہ مقبول راوی ہیں۔/ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۹

(۲) **الولید بن مسلم**:

پورا نام ابو العباس الولید بن مسلم القرشی الدمشقی (م: ۱۹۵ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے آٹھویں طبقہ سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

(الف) الطبقات، ج ۷، ص ۴۷۰ (ب) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۳۴۲

(ج) تاریخ الثقات، ص ۴۶۶

(۳) **عبدالرحمن بن یزید بن جابر**:

ان کے حالات حدیث نمبر ۷۶ صفحہ ۱۷۷ پر ملاحظہ ہوں۔

(۴) **ابوعبداللہ**:

پورا نام ابو عبدرب عبدالجبار الزاھد الدمشقی (م: ۱۱۲ھ) ہے۔ یہ رواۃ کے تیسرے طبقہ سے ہیں اور ثقہ مقبول راوی ہیں۔/ق

(الف) تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۴۳۷ (ب) الثقات، ج ۵، ص ۵۸۰

(۵) **معاویة بن ابوسفیان**:

ان کے حالات حدیث نمبر ۴۳ صفحہ ۴۷ پر ملاحظہ ہوں۔

عبر ونصائح

☆ امور کا دارومدار ان کے اختتام پذیر ہونے پر ہے۔(۷۳) ☆ جو اعمال خلوص اور صدق دل سے کیے جائیں ان کی تاثیر آدمی پر پڑتی ہے۔(۷۴) ☆ جو اعمال دکھلاوے یا کسی اور نیت سے کیے جائیں، عقل مندوں پر واضح ہو جاتے ہیں۔(۷۵) ☆ خلوص نیت کے ساتھ کیے ہوئے کام اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہیں اور ریا کاری یا کسی اور فاسد نیت سے کیے ہوئے کام اس کے ہاں مردود ہیں۔(۷۶) ☆ اہل اسلام کو تمام کام خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنے چاہییے۔

۷۳۔تعلیقات سنن ابن ماجہ، ج ۲،ص ۱۴۰۵

۷۴۔فوائد سنن ابن ماجہ، ج ۳،ص ۵۴۷

۷۵۔ایضاً

۷۶۔حاشیہ سندھی، ج ۲،ص ۵۴۹

خلاصہ بحث

خلاصہ بحث

قرآن وحدیث ذریعہ ہدایت ونجات ہیں۔ ان دونوں کا اندازِ تبلیغ سب سے اعلیٰ ہے۔ چونکہ دونوں کا مقصود لوگوں کو گمراہی سے بچانا اور سیدھی راہ دکھلانا ہے، اس لیے قرآن وحدیث میں زیادہ تر عام فہم اندازِ تبلیغ اپنایا گیا ہے۔ ان تمام ذرائع میں امثال کے ساتھ بات سمجھانا ہر دور میں آسان ترین ذریعہ تفہیم رہا ہے۔ اور امثال کے ساتھ بات سمجھانا ہر زمانہ میں مقبول ترین ذریعہ رہا ہے۔

اس لیے قرآن مجید میں بہت سارے احکام وامور مثالیں دے کر سمجھائے گئے ہیں۔ قرآن مجید کی اتباع میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس ذریعہ کو اپنایا اور لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کیلئے مثالیں بیان فرمائیں۔ حدیث کی کوئی کتاب ایسی نہیں ملے گی بلکہ کتب احادیث میں کوئی موضوع ایسا نہیں ہوگا جس میں مثالیں بیان نہ ہوئی ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مشکل موضوع کو مثال کے ذریعے آسان بنایا اور ہر موضوع کی امثال بیان فرمائیں۔ یہ مثالیں بڑی بڑی ضخیم کتب میں بکھری ہوئی ہیں اس لیے امثال الحدیث ایک وسیع موضوع ہے جس کا احاطہ کرنا ایک نہایت مشکل کام ہے اور اس کیلئے کئی دفتر درکار ہیں اس لیے اس مقالہ میں کتب احادیث صحاح ستہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) سے امثال کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس مقالہ میں امثال الحدیث کو مختلف ابواب کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔ پھر ہر باب کے تحت مختلف فصول اور فصول میں بھی مختلف عنوان کے تحت امثال الحدیث کو جمع کیا گیا ہے۔

کتاب کے ابواب درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں۔

۱۔ معنی ومفہوم اور ضرورت واہمیت ۲۔ عقائد ۳۔ عبادات

۴۔ اخلاق وفضائل ۵۔ متفرق

مذکورہ ابواب میں پہلا، تیسرا اور چوتھا باب تین تین فصول اور دوسرا باب پانچ فصول

پر مشتمل ہے اور آخری باب متفرقات پر مشتمل ہے۔ فصول کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

باب اول

۱۔ حدیث، مثال، عبر اور نصائح کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفاہیم

۲۔ امثال الحدیث کی ضرورت و اہمیت

۳۔ امثال القرآن اور امثال الحدیث کا باہمی ربط و تعلق

باب دوم

۱۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ

۲۔ انبیاء علیہم السلام

۳۔ ایمان، کفر، نفاق، فتن

۴۔ موت، قیامت، جنت، دوزخ

۵۔ متفرق

باب سوم

۱۔ مالی عبادات

۲۔ بدنی عبادات (نماز، روزہ، متفرق)

۳۔ لسانی عبادات

باب چہارم

۱۔ دعوت دین

۲۔ معاشرتی اخلاقیات

۳۔ فضائل

باب پنجم

متفرقات

کتاب میں ابواب وفصول میں احادیث حسب ذیل ترتیب پر ذکر کی گئی ہیں۔

۱۔صحیح بخاری	۲۔صحیح مسلم	۳۔سنن ترمذی
۴۔سنن ابوداؤد	۵۔سنن نسائی	۶۔سنن ابن ماجہ

مقالہ میں احادیث کو مسلسل نمبر دیا گیا ہے۔اسی طرح حوالہ جات میں ہر فصل کے اعتبار سے مسلسل حوالہ نمبر دیا گیا ہے۔

ایک ہی حدیث اگر مختلف عنوانات کے تحت آئی ہے تو پہلی جگہ اس کے مکمل حوالہ جات ذکر کیے گئے ہیں اور باقی مقامات پر صرف نشاندہی کی گئی ہے۔

اصل کتب سے امثال جمع کرنے کے بعد ان احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ احادیث کی تخریج کتب صحاح ستہ، مسند احمد بن حنبل، سنن بیہقی، سنن دارمی اور مصنف عبدالرزاق سے کی گئی ہے۔مقالہ میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت کردہ احادیث کے علاوہ باقی احادیث کی اسناد پر جرح وتعدیل "نقدِ سند" کے عنوان سے کی گئی ہے۔اور اس میں مذکورہ احادیث جن پر امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "غریب" کا حکم لگایا ہے ان احادیث کی دوسری اسناد سے تخریج کر کے غرابت دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مقالہ میں کل ایک سو اسی (۱۸۰) احادیث سے بحث کی گئی ہے۔کتب کے حوالہ سے احادیث کے جمع کرنے کا سرسری جائزہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔متفق علیہ	۵۸	احادیث
۲۔صحیح بخاری	۲۱	احادیث
۳۔صحیح مسلم	۳۲	احادیث
۴۔سنن ترمذی	۳۷	احادیث
۵۔سنن ابوداؤد	۱۰	احادیث

۶۔سنن نسائی ۳ احادیث

۷۔سنن ابن ماجہ 19 احادیث

اس مقالہ میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی اسناد پر ان کی ثقاہت کی وجہ سے بحث نہیں کی گئی۔البتہ سنن ابوداؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے رجال پر جرح وتعدیل کے اعتبار سے بحث کی گئی ہے اس طرح کل بتیس (۳۲) اسناد کے ایک سو اڑسٹھ راوی ہیں۔جن میں سے چوبیس (۲۴) مکرر آئے ہیں اور ایک سو چوالیس (۱۴۴) رجال پر بحث کی گئی ہے۔

اسناد پر بحث "**نقد سند**" کے عنوان سے حاشیہ میں کی گئی ہے۔نقد سند میں راویوں کے مختصر حالات اور فن حدیث میں مقام کے حوالہ سے گفتگو کی گئی ہے۔اسی طرح راوی کے طبقہ کا بھی بیان کیا گیا ہے۔

اشارات ورموز

نقد سند میں رجال کے حالات کے آخر میں کچھ اختصارات کے الفاظ (مثلاً خ م ت ۲ وغیرہ) درج ہیں۔یہ الفاظ کتب احادیث کے مخففات ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i- خ = بخاری   ii- م = مسلم

iii- ت = ترمذی   iv- د = ابوداؤد

v- س = نسائی   vi- ق = ابن ماجہ

vii-۶ = صحاح ستہ   viii-۲ = صحیح بخاری وصحیح مسلم

ix- ۴ = سنن اربعہ   x- بخ = بخاری فی ادب المفرد

جن احادیث پر امام ترمذی نے حسن صحیح کا حکم لگایا ہے ان پر بحث نہیں کی گئی۔

البتہ جن احادیث پر امام ترمذی نے غریب کا حکم لگایا ہے ان احادیث کی دوسری اسناد سے تخریج کر کے غرابت دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔مقالہ میں ایسی احادیث کی کل تعداد

بائیس (۲۲) ہے۔ان میں سے اکیس احادیث کی تخریج دوسری اسناد سے کر کے غرابت دور کی گئی ہے۔اس طرح یہ احادیث صحیح لغیرہ کے درجہ میں ہیں۔البتہ ایک حدیث کی تخریج کسی دوسری سند سے نہیں مل سکی۔

مقالہ میں ترجمہ اور عبر ونصائح علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت لکھے گئے ہیں۔عبر ونصائح لکھنے کیلئے اصل ماخذ عربی شروحات اور اس کے ساتھ ساتھ اردو شروح سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔احادیث سے مستنبط عبر ونصائح لکھنے کیلئے قرآن مجید کی آیات سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔اوراس کا طریقہ کار اس طرح اپنایا گیا ہے کہ عبر ونصائح اردو میں لکھی گئی ہیں۔البتہ مستدل آیات واحادیث کا حوالہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔اسی طرح شروح کتب احادیث اور دیگر فنون کی کتب سے استفادہ کا بھی یہی طریقہ اپنایا گیا ہے۔

عبر ونصائح لکھنے کیلئے بلاتفریق ہر مسلک کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔مقالہ میں فقہی مسائل کے حوالہ سے امثال کی عبر ونصائح لکھنے میں کتب فقہ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔مقالہ میں مختصر مگر جامع مانع انداز سے مختلف بحوث کو سمیٹا گیا ہے۔عبر ونصائح کو نہایت سہل اور عام فہم انداز سے بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

☆ فہرست آیات

☆ فہرست احادیث

☆ فہرست مصطلحات

فہرست آیات

فہرست مصطلحات

مصادر ومراجع

مصادر و مراجع

قرآن حکیم

۱۔ ابن ابو حاتم، عبد الرحمن، ابو محمد رازی، المراسیل، مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت، ط۲، ۱۹۸۲

۲۔ ابن ابو حاتم، عبد الرحمن، ابو محمد رازی، الجرح والتعدیل، مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف العثمانیہ حیدر آباد، ط۱، ۱۹۵۲

۳۔ ابن اثیر، عز الدین علی بن محمد، ابو الحسن الجزری، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ط۲، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

۴۔ ابن حبان، محمد، ابو حاتم البستی، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان، ط۱، ۱۹۹۲ء۔

۵۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، ابو الفضل شہاب الدین، تقریب التہذیب، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

۶۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، ابو الفضل شہاب الدین، فتح الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ نشر الکتب الاسلامیۃ لاہور، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

۷۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، ابو الفضل شہاب الدین، لسان المیزان، مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد، ط۱، ۱۹۶۷

۸۔ ابن حنبل، احمد، ابو عبد اللہ، العلل ومعرفۃ الرجال، مطبوعہ الدار السلفیہ بومبائی، الھند، ط۱، ۱۹۸۸ء

۹۔ ابن حنبل، احمد، ابو عبد اللہ، مسند الامام احمد بن حنبل، مطبوعۃ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۰۔ ابن حنبل، احمد، ابو عبد اللہ، مسند الامام احمد بن حنبل، مطبوعۃ المطبعۃ المیمنیۃ، القاہرہ، المصر ۱۳۱۳ھ

۱۱۔ ابن خیاط، ابو عمرو، خلیفہ، الطبقات، مطبوعہ دار طیبۃ الریاض، السعودیۃ، ط۱، ۱۹۸۲ء

۱۲۔ ابن سعد، محمد، ابو عبد اللہ، الطبقات الکبریٰ، مطبوعہ دار صادر بیروت، لبنان، ۱۹۶۰ء

۱۳۔ ابن عباس، عبد اللہ، تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

۱۴۔ ابن عدی، عبد اللہ، ابو احمد الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ط۱، ۱۹۸۴ء

۱۵۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابوعبداللہ، سنن ابن ماجہ (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۱۶۔ ابن معین، یحییٰ، ابوزکریا، معرفۃ الرجال، مطبوعہ مجمع اللغۃ العربیہ، دمشق، ط۱، ۱۹۸۵

۱۷۔ ابن مدینی، علی بن عبداللہ بن جعفر، ابوالحسن السعدی، العلل، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان، ط۲، ۱۹۸۰ء۔

۱۸۔ ابن نجیم، زین الدین حنفی، البحر الرائق، مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ

۱۹۔ ابن ہمام، کمال الدین، فتح القدیر، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

۲۰۔ ابو داود، سلیمان بن اشعث، السجستانی، سنن ابی داوٗد (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۲۱۔ ابوزرعۃ، عبدالرحمٰن بن عمرو، الدمشقی، تاریخ ابی زرعۃ الدمشقی، مطبوعۃ جامعہ بغداد، عراق، ۱۹۷۳ء۔

۲۲۔ الازھری، محمد کرم شاہ، تفسیر ضیاء القرآن، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۱۴۰۰ھ

۲۳۔ الطحان، محمود، تیسیر مصطلح الحدیث (اردو)، مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور، ط۲، ۱۹۹۹ء

۲۴۔ امجدی، شریف الحق، نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ط۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۲۵۔ بابرتی، محمد بن محمود، عنایۃ علی ھامش فتح القدیر، مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر

۲۶۔ بجنوری، احمد رضا، انوار الباری شرح صحیح البخاری، ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان، ۱۴۲۵ھ

۲۷۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، التاریخ الصغیر، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان، ط۱، ۱۹۸۶ء

۲۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، التاریخ الکبیر، مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد، الھند، ط۱، ۱۹۴۳ء

۲۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح البخاری (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، المطبعۃ الثالثۃ محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۳۰۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح للبخاری، مطبوعہ محمد علی صبیح القاہرہ، المصر

۳۱۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الضعفاء الصغیر، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ط۱، ۱۹۸۶ء

۳۲۔ برقانی، احمد بن محمد، ابوبکر، سؤالات البرقانی للدارقطنی، مطبوعہ نشرۃ احمد میاں تھانوی لاہور، پاکستان، ط۱، ۱۹۸۴ء

۳۳۔ بیہقی، احمد بن الحسین، ابوبکر، شعب الایمان، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء
۳۴۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابوعیسیٰ، الجامع الترمذی (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء
۳۵۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابوعیسیٰ علل الترمذی، مطبوعہ عالم الکتب بیروت، ط۱، ۱۹۸۹ء
۳۶۔ تھانوی، شیخ محمد، التقریرات الرائعۃ علی النسائی علی ھامش سنن النسائی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
۳۷۔ جوزجانی، ابراھیم، ابواسحاق، احوال الرجال، مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت، ط۱، ۱۹۸۵ء
۳۸۔ حاکم نیشاپوری، محمد بن عبداللہ، ابوعبداللہ، سوالات الحاکم النیسابوری للدارقطنی، مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض، ط۱، ۱۹۸۴ء
۳۹۔ حصکفی، محمد بن علی، درمختار علی ھامش ردالمحتار، مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول، ۱۳۲۷ھ
۴۰۔ ختلی، ابراھیم بن عبداللہ، ابواسحاق، سوالات ابن جنید، مطبوعہ مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ، السعودیۃ ۱۹۸۸ء
۴۱۔ خطابی، حمد بن محمد، ابوسلیمان، معالم السنن شرح سنن ابی داؤد، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
۴۲۔ خطیب بغدادی، احمد بن علی، ابوبکر، تاریخ بغداد، مطبوعہ مکتبۃ الخانجی القاھرۃ، ط۱، ۱۹۳۰ء
۴۳۔ دارقطنی علی بن عمر، ابوالحسن، الضعفاء والمتروکین، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، ۱۹۸۴ء
۴۴۔ دارقطنی علی بن عمر، ابوالحسن، العلل، مطبوعہ دار طیبۃ الریاض، ط۱، ۱۹۸۵ء
۴۵۔ دارمی، عبداللہ بن عبدالرحمن، ابومحمد، سنن دارمی، مطبوعہ دار المغنی للنشر والتوزیع الریاض، السعودیہ، ط۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء
۴۶۔ دارمی، عثمان بن سعید، تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن ابن معین، مطبوعہ مرکز البحث العلمی مکۃ المکرمۃ، ط۱، ۱۹۸۰ء
۴۷۔ دشتانی محمد بن خلفہ، ابوعبداللہ، اکمال اکمال العلم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۴۸۔ ذھبی، احمد بن عثمان، ابوعبداللہ، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، مکتبۃ عیسیٰ البابی الحلبی القاھرہ، ط۱، ۱۹۶۳ء
۴۹۔ ذہبی، محمد بن احمد، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔

۵۰۔ رضوی، محمود احمد، فیوض الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ مکتبہ رضوان لاہور، معلوم ندارد۔
۵۱۔ سبکی، محمد خطاب، محمود، المنھل العذب المورود شرح سنن الامام ابی داؤد، مطبوعہ مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت، لبنان
۵۲۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ط۳، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء
۵۳۔ سعیدی، غلام رسول، تذکرۃ المحدثین، ط۲، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء
۵۴۔ سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ط۹، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء
۵۵۔ سندھی، حاشیۃ سنن النسائی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، معلوم ندارد
۵۶۔ سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی، ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء۔
۵۷۔ سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین، زہر الربی علی ھامش سنن النسائی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، معلوم ندارد
۵۸۔ شاذلی، علی بن سلیمان، نفع قوت المغتذی علی ھامش جامع الترمذی، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور
۵۹۔ شامی، محمد امین، ابن عابدین، رد المحتار علی در المختار، مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول، ۱۳۲۷ھ
۶۰۔ عبدالرزاق، ابن الھمام، ابوبکر الصنعانی، المصنف، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان، ط۱، ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء
۶۱۔ عثمانی، شبیر احمد، فتح الملہم، مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی، کراچی، ۱۴۲۴ھ
۶۲۔ عثمانی، محمد تقی، علوم القرآن، مطبوعہ دار العلوم کراچی، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء
۶۳۔ عجلی، احمد بن عبداللہ، ابوالحسن، تاریخ الثقات، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ط۱، ۱۹۸۴ء
۶۴۔ عظیم آبادی، شمس الحق، ابوطیب، عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، ط۱، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء
۶۵۔ عقیلی، محمد بن عمرو، ابوجعفر، الضعفاء الکبیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ط۱، ۱۹۸۴ء
۶۶۔ علوی، عبدالرؤف، مختصر شرح جامع ترمذی، مطبوعہ مکتبۃ العلم لاہور
۶۷۔ علی قاری، بن سلطان، ملا، مرقات، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۳۹۰ھ
۶۸۔ عینی، محمود، ابو محمد بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، مطبوعہ دار الحدیث ملتان، معلوم ندارد
۶۹۔ کاسانی، ابوبکر بن مسعود، علاؤ الدین، بدائع الصنائع، مطبوعہ ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ۱۴۰۰ھ

۷۰۔ کاندھلوی، زکریا بن یحیی محمد، بذل المجھود فی حل ابی داؤد، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان

۷۱۔ کاندھلوی، محمد ادریس، حجیت حدیث، مطبوعہ ایم ثناء اللہ خان اینڈ سنز ریلوے روڈ لاہور

۷۲۔ کشمیری، محمد انور شاہ، العرف الشذی شرح سنن الترمذی، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

۷۳۔ مبارکپوری، عبدالرحمٰن، ابو العلاء محمد، تحفۃ الاحوذی، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، ط۳، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

۷۴۔ مزی، جمال الدین یوسف، ابو الحجاج، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، ط۱، ۱۹۹۲ء

۷۵۔ مسلم، ابن حجاج، القشیری، الجامع الصحیح المسلم (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۷۶۔ مودودی، ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن، مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ط۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۷۷۔ نسائی، احمد بن علی بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن، الضعفاء والمتروکین، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان، ۱۹۸۶ء

۷۸۔ نسائی، شعیب بن علی، ابو عبدالرحمٰن احمد، سنن النسائی (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۷۹۔ نووی، یحیی بن شرف، ابو زکریا، شرح صحیح مسلم للنووی، مطبوعہ مکتبۃ الغزالی دمشق/موسسۃ مناہل العرفان بیروت، لبنان

۸۰۔ وحید الزمان خان، مختصر شرح نووی مترجم، مطبوعہ خالد احسان پبلشرز لاہور، ط۱، ۱۹۸۱ء

۸۱۔ وحید الزمان خان، فوائد سنن ابن ماجہ علی حاشی سنن ابن ماجہ، مطبوعہ مہتاب کمپنی لاہور

کتب لغات

۸۲۔ ابن منظور، محمد بن مکرم، ابو الفضل جمال الدین الافریقی المصری، لسان العرب، مطبوعہ دار صادر بیروت، لبنان

۸۳۔ احمد رضا، معجم متن اللغۃ، مطبوعہ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت، لبنان، ۱۹۵۸ء

۸۴۔ اصفہانی، حسین، ابو القاسم راغب، المفردات فی غریب القرآن، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان

۸۵۔ امین، محمد ترقی، المعجم الوسیط، مطبوعہ اشرف علی الطبع حسن علی عطیہ دار الفکر بیروت، لبنان
۸۶۔ بلیاری، عبدالحفیظ، ابوالفضل، مصباح اللغات، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱۹۸۲ء
۸۷۔ پرویز، غلام احمد، لغات القرآن، مطبوعہ ادارہ طلوع اسلام لاہور، ۱۹۶۰ء
۸۸۔ جوھری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت، لبنان، ط۲، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء
۸۹۔ زبیدی، محمد مرتضیٰ، ابوفیض، تاج العروس من جواھر القاموس، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، لبنان، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء
۹۰۔ سرھندی، وارث، علمی اردو لغات جامع، علمی کتاب خانہ لاہور
۹۱۔ غیاث الدین، محمد، غیاث اللغات، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۹۲۔ فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان
۹۳۔ فیروز الدین، فیروز اللغات (اردو) جامع نیا ایڈیشن، مطبوعہ فیروز سنز لاہور، ۱۹۶۷ء
۹۴۔ قاسمی، وحید الزمان، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات لاہور کراچی، ط۱، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
۹۵۔ قاضی، زین العابدین، قاموس القرآن، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی، ۱۹۷۸ء
۹۶۔ کریم الدین، کریم اللغات مع اضافہ عظیم اللغات، مطبوعہ مقبول اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۸ء
۹۷۔ وحید الزمان، لغات الحدیث، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی
۹۸۔ یسوعی، لوئیس معلوف، المنجد (عربی)، مطبوعہ دار المشرق بیروت، لبنان، ط۲۱، ۱۹۷۳ء
۹۹۔ یسوعی، لوئیس معلوف، المنجد (عربی اردو)، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی، ط۱۱، ۱۹۹۴ء

صاحب تصنیف

نام : مفتی محمد کریم خان بن محمد لقمان خان

ولادت : 20اپریل1980ء

مقام پیدائش: سندرانہ، نزد واہنڈو، تحصیل کامونکی، ضلع گوجرانوالہ

تعلیم : ۱۔Ph.D علوم اسلامیہ (سکالر)، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، (2007ء)
۲۔ایم فل علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2006ء)
۳۔ایم اے عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2004ء)
۴۔ایم اے اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، (2003ء)
۵۔ایم اے تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2001ء)
۶۔تخصص فی الفقہ (مفتی کورس)، جامعہ نعیمیہ، لاہور، (2001ء)
۷۔شہادۃ العالمیہ فی العربیۃ والاسلامیہ، تنظیم المدارس پاکستان، (2000ء)
۸۔تکمیل درسِ نظامی، جامعہ نعیمیہ، لاہور، (2000ء)

تحقیقی کام : ۱۔قصص الحدیث (تعلیمی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی پہلو) کا تجزیاتی مطالعہ
اور عصر حاضر میں اس کا اطلاق (مقالہ Ph.D)
۲۔امثال الحدیث ۔۔۔عبر ونصائح (مقالہ ایم فل)
۳۔سیدنا امیر معاویہؓ ۔۔۔ایک عظیم مدبر حکمران (مقالہ شہادۃ العالمیہ)
۴۔قانونِ وراثت ایکٹ اور شریعت اسلامیہ کا تجزیاتی مطالعہ (مقالہ اکیڈمی)
۵۔امثالِ صحیح بخاری ۶۔امثالِ صحیح مسلم ۷۔امثالِ جامع ترمذی
۸۔نظریات سید ہجویرؒ
۹۔مختلف مجلات ورسائل میں 30 سے زائد تحقیقی مضامین

ھجویری بک شاپ گنج بخش روڈ لاہور
0344-4123924